کرے حمدِ رَب ہے یہ کس کی زباں
نبیؐ کو ہے اِقرارِ عجز بیاں

الٰہی کِس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی | کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو | نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زِنہار

سوئے حرم

(مجموعۂ حمد و نعت و سلام)

مع اَنوار و تجلّیاتِ حرمین
بزبان اُردو، عربی، فارسی

مُرَتِّب
شبیر احمد عُفی عنہ

تقریظ
مولانا محمد عبدالحلیم چشتی

زمزم پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرے حمدِ رب ہے یہ کس کی زباں
نبیؐ کو ہے اقرارِ عجزِ بیاں

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

سوئے حرم

(مجموعۂ حمد و نعت و سلام)

مع انوار و تجلیاتِ حرمین
بزبان اُردو، عربی، فارسی

مُرتّب
شبیر احمد عفی عنہ

تقریظ
مولانا محمد عبدالحلیم چشتی

کتاب کا نام —— سوئے حرم

تاریخ اشاعت —— جولائی ۲۰۰۶ء

باہتمام —— احبابِ زمزم پبلشرز

کمپوزنگ ——

سرورق —— احبابِ زمزم پبلشرز

مطبع ——

ناشر —— زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2760374 - 021-2725673

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ضروری گزارش

ایک مسلمان، مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور نہیں کر سکتا۔ سہواً جو اغلاط ہو گئی ہوں اس کی تصحیح واصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم زرِ کثیر صرف کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو اسی گزارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور آپ "تعاونوا علی البرّ و التقوٰی" کے مصداق بن جائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً جمیلاً جزیلاً

—— مِنجانب ——

احبابِ زمزم پبلشرز

ملنے کے دیگر پتے

- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AL-FAROOQ INTERNATIONAL
68, Asfordby Street Leicester LE5-3QG
Tell : 0044-116-2537640
Fax : 0044-116-2628655

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
Tel/Fax : 01204-389080
Mobile: 07930-464843

فہرست مضامین

حصہ اوّل، اردو

فہرست

الجزء الثانی ﴿حصہ دوم، عربی﴾

فہرست

حصہ سوم، فارسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حَامِدًا وَ مُصَلِّیًا

امابعد! نعت ہر مومن کے دل کا نور وسُرور اور اس کے درد کی دوا و شفاء ہے۔ نعت کے مجموعے چھوٹے بڑے بہت شائع ہوتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ان میں مستقل دیوان بھی ہیں اور انتخابات بھی۔ چنانچہ عبدالعزیز خالد کے مجموعے منحمنا وغیرہ اپنی نوعیت کے واحد مجموعے ہیں جن کی نظیر دوسری زبانوں میں بھی ملنا مشکل ہے اور جب تک قیامت نہیں آتی یہ سلسلہ برابر چلتا رہے گا، اس لئے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے پیرائے بھی لاتناہی ہیں، ہر نعت گو کا رنگ جدا ہے اور اندازِ فکر ونظر جدا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بجا ہے کہ اس سلسلہ کا قیامت تک جاری رہنا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

شبیر احمد زید لطفہ کے مجموعۂ نعت وسلام (سوئے حرم) کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مختصر بھی ہے اور جامع بھی اور اس میں اردو، فارسی، عربی تینوں زبانوں کا چیدہ چیدہ انتخاب ہے اور انتخاب نعت میں ایک سے ایک بڑھ کر نعت ہے لیکن ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ہست کا مصداق ہیں جو جناب شبیر احمد صاحب میرٹھی کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار اور حسنِ ذوق ووسعتِ نظر اور محنت وکاوش کا شاہد عدل ہے۔

اس مجموعہ کے حصہ اردو میں ہندوستان و پاکستان کے مشہور نعت گو شعراء

امیر مینائی، مولانا ظفر علی خانؒ، زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی، اقبال سہیل، ماہر القادری، علامہ اقبال، سیّد نفیس الحسینی، بہزاد لکھنوی، زکی کیفی، سیّد اقبال عظیم، حنیف اسعدی، روش صدیقی وغیرہ کے علاوہ اکابر علماء ومشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، سیّد سلیمان ندویؒ، مولانا حسرت موہانیؒ اور دیگر غزل گو شعراء مثلاً حفیظ جالندھری، اصغر گونڈوی، احسان دانش وغیرہ کا نعتیہ کلام بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حرمین شریفین کی حاضری کا شوق پڑھنے والے کے دل کو حبّ رسولؐ سے گرماتا اور بیتاب کرتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ کتاب کا نام ''سوئے حرم'' بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔

اسی حصہ میں اقبال سہیل اعظم گڑھی کی نعت ''موجِ کوثر'' کا حسب ذیل شعر اردو زبان میں ایک ایسا جامع شعر ہے جس کی نظیر اردو ہی نہیں کسی اور زبان میں بھی شاید ہی مل سکے۔ پڑھئے اور لطف اندوز ہوجئے:

جتنے فضائل جتنے محاسن ممکن میں ہوسکتے تھے ممکن
حق نے کیے سب اس میں فراہم صلی اللہ علیہ وسلم[1]

عربی زبان میں قصائد اور نعتیہ کلام کو دیکھ کر مرتب کے حق میں بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے۔ انتخاب اتنا بلند اور معیاری ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینہ منورہ کی محبت ایک ایک لفظ سے ٹپکتی ہے۔

اس حصہ میں مشہور نعت گو صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے علاوہ علامہ بوصیریؒ، امام صرصریؒ، امام عبداللہ البسکریؒ، علامہ محمد ابن جابر اندلسیؒ، شیخ عبداللہ شبراویؒ، شہاب الدین محمود حلبی وغیرہ کا نعتیہ کلام شامل ہے۔

عربی کلام کا ''باستثنا چند'' اردو ترجمہ وتشریح بھی بڑی کاوش سے لکھا ہے۔

---

[1] انتخاب کلام اقبال سہیل، ص ۳۷، ترتیب ومقدمہ ضیاء الدین اصلاحی، اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ ۱۹۸۹ء

فارسی حصہ میں اولیاء کرام شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ، شیخ نظام الدین اولیاءؒ، شمس تبریزیؒ، مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ، شیخ سعدیؒ کے علاوہ دیگر شعراء علامہ اقبال، جگر مراد آبادی وغیرہ کے جذباتِ محبت سے بھرے ہوئے کلام ہیں۔

تینوں زبانوں میں چیدہ چیدہ اشعار بھی کتاب کی زینت ہیں اور عجیب جذبات انگیز اثر رکھتے ہیں۔

نعتیہ کلام کے اس مجموعہ میں مجھے جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ مرتب کی محنت اور اخلاص ہے۔ کراچی میں جہاں علمی کتب خانون کی جیسی کمی ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ بعض کتب خانے ضرور ہیں لیکن ان تک ان کی رسائی کہاں جو نہ ادیب ہیں اور نہ شاعر۔ لہٰذا اس مجموعہ کو مرتب کرنے میں شبیر احمد صاحب کو جو دشواریاں پیش آئیں ہوں گی اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اس کی مثال وہ اشعار ہیں جو مسجد نبویؐ کے باب السّلام کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں پر لکھے ہوئے ہیں۔ یہ اشعار نہ کسی مجموعۂ نعت میں میری نظر سے گزرے اور نہ کسی سیرت کی کتاب میں منقول دیکھے۔ مرتب موصوف نے کسی لائبریری کی الماریون سے تلاش کر کے انہیں اس مجموعہ کی زینت بنایا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو شرف قبول عطا فرمائے اور جس نے اس کارِ خیر میں مدد کی ہے اسے بھی اجر عظیم سے نوازے اور اس کتاب کی اشاعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد عبدالحلیم چشتی خادم شعبہ تخصص علوم حدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! تمام تعریفیں عمدہ سے عمدہ، اوّل سے آخر تک جو ہوئی ہیں اور جو ہوں گی اللہ جل شانہٗ کے لائق ہیں، جو اس کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، ربّ العالمین ہے، وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کی پرؔورش کرنے والا، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ صمد ہے، ہر چیز سے بے نیاز ہے، ساری مخلوق اس کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تمام آسمانوں اور زمینوں پر اسی کی حکومت ہے اور کائنات کی ایک ایک چیز اور ایک ایک ذرّہ پر اسی کا قبضہ اور تصرف ہے اور ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے لہٰذا ہر اچھے کلام کی ابتدا اسی کی حمد وثنا کی مستحق ہے اور انتہا اسی کی تسبیح وتحمید کی۔

حمد باری تعالیٰ کے بعد ثناء وتعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ برگزیدہ بندے یعنی انبیاء ورُسُل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف وقتاً فوقتاً اپنا دین پہنچانے کیلئے بھیجا۔ ان حضرات نے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذات اور صفات کا تعارف کرایا، اس کی عظمت اور بڑائی لوگوں کے دلوں میں پیدا کی، اس کا دین پہنچایا اور اس کی طاعت اور عبادت کی طرف بلایا اور اس دعوت وتبلیغ کے راستے میں ہر طرح کی مشقتیں اٹھائیں تاکہ اس کے بندے دین پر چلنے والے بن جائیں اور جہنم سے بچ جائیں اور جنت میں جانے والے بن جائیں۔

تمام انبیاء و رُسُل میں برگزیدہ ترین ہستی سیّد المرسلین، خاتم النّبیین،

رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جن کی وجہ سے یہ کائنات پیدا کی گئی اور جن کی آمد اور بعثت سے کائنات کی تخلیق کا مقصد پورا ہوا، جن کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقہ کی طرح کسی قوم یا کسی علاقہ کی طرف اور کسی محدود مدت کیلئے نہیں بھیجا بلکہ اپنا آخری اور مکمل دین اسلام دیکر اپنی آخری کتابِ ہدایت قرآن مجید عطا فرما کر قیامت تک آنے والے تمام روئے زمین کے انسانوں اور جنات کی طرف مبعوث فرمایا، جن کی بعثت کے بعد تمام سابقہ شرائع منسوخ کردی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر اور آپ کی اتباع کے سوا نجات کے تمام راستے بند کردیئے گئے، جن کی ذات ہمہ صفات کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب قرار دیا، جن کی عمر کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اور اللہ تعالیٰ جن پر خود بھی صلوٰۃ (رحمت) بھیجتا ہے، اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور تمام اہل ایمان کو ان پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا، جو آخرت میں صاحبِ لوائے حمد ہیں، مالکِ آبِ کوثر ہیں، صاحبِ مقامِ محمود ہیں اور صاحب شفاعت ہیں۔

شاعری کی زبان میں اسی ذاتِ والاصفات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف و ثناء کا نام ''نعت'' ہے۔ اس لئے تمام اصناف سخن میں نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام ومرتبہ ہے اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔

زیرنظر مجموعۂ نعت وسلام مرتب کرنے کے بعد دیباچہ لکھنے کی فکر لاحق ہوئی۔ اس ہیچمدان کی اس موضوع پر جرأت اظہار و بیان چھوٹا منہ بڑی بات کے سوا اور کس چیز سے تعبیر کی جاسکتی ہے۔ اس لئے کسی اہل علم کی تلاش وجستجو تھی کہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ کا رسالہ ''نعتِ رسولؐ اور اس کے آداب'' ہاتھ آ گیا، پڑھا تو دل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ گویا وہ سب کچھ مل گیا جس کی قلبِ مضطر کو تلاش تھی۔

اسی رسالہ کا خلاصہ اس دیباچہ کی زینت بنا کر پیش کررہا ہوں اگرچہ پورا

رسالہ جو صرف ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس کتاب کی گنجائش کے لحاظ سے جستہ جستہ عبارات پیش کر رہا ہوں جن سے نعت گوئی کے وہ تمام پہلو سامنے آجائیں گے جو اس موضوع پر گویا رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ اس رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''نعت''، جتنی مقدس، جتنی پاکیزہ اور جتنی شیریں صنف سخن ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ اتنی ہی نازک بھی ہے۔ یہ محبوب مجازی کی تعریف والی غزل نہیں ہے جس میں رہوارِ خیال کو بے لگام چھوڑ کر جو منہ میں آئے کہہ دیا جائے، یہ اس ذاتِ گرامی کا تذکرہ ہے جس کی عظمت و تقدس کے آگے فرشتوں کی گردنیں بھی خم ہیں۔ لہٰذا ایک طرف تو ایک بے مایہ انسان اس احساس سے مغلوب ہوتا ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

دوسری طرف اس ذاتِ مقدس ﷺ کی صفات و کمالات کا تصور الفاظ کی تنگ دامنی کا احساس دلاتا ہے اور انسان یہ یقین کئے بغیر نہیں رہتا کہ اظہار و بیان کے جتنے اسلوب انسان کے تصرف میں ہیں، ان میں سے کوئی بھی ذاتِ گرامی کی حقیقی تعریف و توصیف کیلئے کافی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس اعترافِ عجز کے بغیر چارہ نہیں کہ ؎

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم

کاں پاک ذات مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

تیسرے جس ذاتِ پاک کا ذکرِ مبارک نعت کا اصل موضوع ہے اسی نے ہمیں ہمارے ہر قول و فعل کے کچھ آداب بتائے ہیں۔ ان تمام آداب کی کما حقہ

رعایت کے بغیر کوئی نعت شریعت کے مطابق ہو سکتی ہے اور نہ یہ کوئی حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبؐ کے ارشادات کی خلاف ورزی کر کے اس کی تعریف و توصیف کی جائے۔

مثلاً خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم

میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا۔ (صحیح بخاری)

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ محبت کا دعویٰ کیا لیکن چونکہ یہ کھوکھلی محبت اطاعت کے عنصر سے خالی تھی اسی لئے انہوں نے مبالغہ کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور حبّ رسول جو مدارِ نجات تھی وہ اس جاہلانہ مبالغہ کے نتیجے میں شرک کا ذریعہ بن گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس خطرناک انجام سے پہلے ہی قدم پر آگاہ فرما دیا۔ لہٰذا نعت کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں کسی بھی مرحلے پر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے، ہر وہ شعر جو شرک کی ادنیٰ بو لئے ہوئے ہو، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خدائی صفات منسوب کی گئی ہوں یا اس کا کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو وہ درحقیقت نعت نہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (معاذ اللہ) بغاوت ہے۔''

اس سلسلہ میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا صحابیہ کی شادی میں پڑھے جانے والے مصرعہ وَ فِینَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ (اور ہمارے درمیان وہ نبیؐ موجود ہیں جو کل کے حالات سے باخبر ہیں) کی ممانعت کی حدیث بطور مثال کا حوالہ دینے کے بعد آگے ارقام فرماتے ہیں۔

یہ نعت کی قبولیت کی وہ اوّلین شرط اور نعت کا سب سے پہلا ادب ہے جس کا خیال نہ رکھنے سے اچھے اچھے ثقہ لوگوں کی نعت میں شدید نقص پیدا ہوگیا ہے۔

(۲) اسی طرح اگرچہ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے بہت سے انبیاء علیہم السلام کی صفات کے جامع ہیں۔ چنانچہ یہ شعر کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ ؎

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن ساتھ ہی خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم بھی دی ہے کہ

لا تفضلونی علی الانبیاء

مجھے دوسرے نبیوں پر فضیلت مت دو

علماء کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب بتایا ہے کہ عقیدہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل قرار دینے کی ممانعت مقصود نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس فضیلت کا بلاوجہ اس طرح تذکرہ کرنا جس سے کسی دوسرے پیغمبر کی شان میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی یا ان کی ادنیٰ تنقیص لازم آئے کسی طرح جائز نہیں۔ لہٰذا نعت میں بھی کوئی ایسا مضمون باندھنا جس سے کسی دوسرے پیغمبر کی شان پر کوئی حرف آتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ورزی ہے جس سے ہر قیمت پر احتراز لازم ہے۔

(۳) نعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کے نتائج کو بیان کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور نعت گو شاعر کا کمال یہ ہے کہ وہ ان مقدس تعلیمات کو ایسے دلنشین اور جامع پیرائے میں بیان کرے کہ شعر کی لطافت بھی

برقرار رہے اور حقیقت کی مکمل تصویر کشی بھی ہو جائے۔

کئی سطر کے آگے فرماتے ہیں ''لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو شعر میں بیان کرنے کیلئے علم اور قدرت بیان دونوں کی ضرورت ہے، ایسا نہ ہو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب ہو جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے خلاف ہو۔''

(۴) نعت میں محبت کے ساتھ ادب کا مکمل لحاظ ضروری ہے، عشق مجازی میں محبوب کے تذکرہ کیلئے جو عنوانات اور اسالیب قابل تعریف سمجھے جاتے ہیں وہ نعت میں بسا اوقات ادب کے خلاف ہوتے ہیں۔ ناز میں جو باتیں محبوبِ مجازی سے کی جاسکتی ہیں وہ محبوبِ حقیقی کے شایانِ شان نہیں ہوتیں، جن نعتوں میں اس قسم کا انداز بیان اختیار کیا جاتا ہے وہ اس مقدس صنف سخن کے ساتھ انصاف نہیں کرتیں۔

(۵) اس بات میں کیا شبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معنوی حسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن و جمال سے بھی نوازا تھا، یہاں تک کہ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

واجمل منک لم تلد النساء

اور آپ سے زیادہ حسین و جمیل شخص عورتوں نے نہیں جنا

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا ذکر کرتے ہوئے کیا خوبصورت شعر کہا ہے کہ

لواحی زلیخا لو رائین جبینہ

لاثرن بقطع القلوب علی الایدی

ترجمہ: زلیخا کی سہیلیاں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جبینِ مبارک

کا جلوہ دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھ کاٹنے کے مقابلے میں اپنے دل
چیرنے کو ترجیح دیتیں۔

لہٰذا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک تذکرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا بیان بھی نعت کا موضوع ہے لیکن اس میں ادب و احترام کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے، کسی کے حسن و جمال کا بیان چونکہ غزل کا موضوع ہوتا ہے، اس لئے بعض اوقات نعت میں بھی غیر شعوری طور پر غزل کے اسالیب داخل ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اشعار میں ایسی سوقیت پیدا ہو جاتی ہے جو نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و وقار کے منافی ہوتی ہے۔ یہ شاعری کا بڑا ہی نازک مقام ہے جس پر اچھے اچھے پھسل گئے ہیں اور بعض مرتبہ بڑے بڑے باادب شعراء بھی ایسے شعر کہہ گئے ہیں جو بعض اوقات نعت کے ذوقِ لطیف پر بار محسوس ہوتے ہیں۔

(۶) ان تمام آداب کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ''نعت'' میں اچھے شعر کی تمام ادبی خصوصیات موجود ہوں، اس کا کوئی مطلب نہیں ہے کہ اس ذاتِ والا صفات (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکرِ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف پھسپھسے انداز میں کی جائے، جس سے سننے اور پڑھنے والے پر کوئی تاثر قائم نہ ہو۔

پھر ان تمام آداب کی رعایت کے علاوہ ''نعت'' میں جس چیز کو بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ کہنے والے کا سچا جذبۂ محبت ہے، یہ میرا ایمان ہے کہ اچھی نعت اس وقت تک نہیں کہی جاسکتی جب تک دل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے جذبے سے آباد نہ ہو۔''

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ علومِ

اسلامی کا ذخیرہ عربی زبان کے بعد اس وقت اردو زبان میں سب زبانوں سے زیادہ ہے جس میں چھوٹے چھوٹے رسالوں سے لیکر کئی کئی ضخیم جلدوں کی کتابیں بھی شامل ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ عربی اور فارسی زبان کی بڑی بڑی کتابوں کے ترجمے اردو زبان میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اور نئی نئی تصنیفات ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے اس لحاظ سے فارسی زبان کا دوسرا نمبر تھا لیکن اب وہ غالباً تیسرے نمبر پر پہنچ گئی ہے۔

نعتیہ کلام کے لحاظ سے بھی اردو زبان کا دامن پُر ہے، قدیم اور جدید شعراء نے ذوق وشوق سے نعتیں لکھی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں نعت گوئی نہایت عروج پر ہے۔ ہر نیا شاعر نعت کہنے کا شائق نظر آتا ہے اور بلاشبہ یہ مسلم اُمّہ کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت وشغف کی علامت ہے کیونکہ حبّ نبیؐ ایمان کی نشانی ہے اور عشق نبیؐ مطلوب ومحمود ہے لیکن اس سلسلہ میں یہ ضرور عرض کیا جائے گا کہ نعت کا میدان اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھی ہوئی تحریر سے ظاہر ہے۔ یہاں ہر خیال اور ہر عبارت پر ان حدود وقیود کی رعایت ضروری ہے جو اوپر مذکور ہوئیں ورنہ افراط وتفریط سے دامن بچانا مشکل ہے اور بارگاہِ نبویؐ میں مبالغہ کی اجازت نہیں اور اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات کی بزرگ ترین ہستی سیّد کائنات، فخر موجودات، محبوبِ رب العالمین کے بے مثال اور بے نظیر اوصاف اور محاسن وکمالات کو عامی اور سطحی انداز میں بیان کرنا شانِ اقدس کے مناسب نہیں کیونکہ آپ کے جملہ اوصاف ایسے درجہ کمال پر ہیں کہ کسی فرد بشر کی طاقت نہیں کہ ان کا احصاء کر سکے یا کسی ایک وصف کو بھی کماحقہ بیان کر سکے۔ بقول شیخ سعدیؒ ؎

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

ان اوصاف وکمالات کی فہرست بڑی طویل ہے۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا اجمال بڑے احسن طریقہ سے ایک مصرعہ میں سمو دیا ہے

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

لہٰذا آپ کے بے شمار اوصافِ حمیدہ میں سے کسی ایک وصف کا کوئی جزو کماحقہ' بیان کرنے سے حقیقتاً اپنے آپ کو قاصر سمجھتے ہوئے مستند روایات کی روشنی میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ پیرائے میں بیان کرنے کی کوشش کرنا ہی وصاف نبی ﷺ کیلئے صحیح راہ ہے۔

مندرجہ بالا تمہید کے پیش نظر دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ ایک متوسط درجہ کا انتخاب معیاری نعتوں اور سلاموں کا پیش کیا جائے اور یہی اس کتاب کی اشاعت کا محرک ہے۔ اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ایسی نعتیں اور سلام منتخب کئے جائیں جن کے مضامین سادہ اور شیریں ہوں، سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو برانگیختہ کرنے والے ہوں لیکن غلو سے پاک ہوں، لہجہ اور ترنم کی چاشنی ہو لیکن تغنی کا انداز بالکل نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ بس یہی مجموعۂ کلام اس معیار پر پورا ہے، نہیں بلکہ اپنے اپنے ذوق کے مطابق انتخاب کی بہت بہت گنجائش ہے۔ ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے ہم نے بس اتنے ہی پر اکتفا کیا ہے۔ ہم اس پر معذرت خواہ ہیں کہ بعض بزرگوں اور شعراء کے نعتیہ قصائد اور کلام مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قصیدۂ بہاریہ یا محسن کاکوروی کے قصائد اور دیگر بزرگوں کی نعتیں اور سلام محض ضخامت کی خاطر اس میں شامل نہیں کئے گئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اس مجموعہ کو عازمین حج وعمرہ وزیارت کیلئے بھی قابل استفادہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ بھی اپنے سفر میں آسانی کے ساتھ اس کو لے جاسکیں۔ اسی وجہ سے اس میں ایسی نعتیہ نظمیں شامل کی ہیں جن سے حرمین شریفین کی زیارت کا شوق وجذبہ بیدار ہو کیونکہ

عازمین حج وعمرہ وزیارت کیلئے جتنا حج وزیارت کے مسائل اور آداب سے واقف ہونا ضروری ہے اتنا ہی یہ بھی ضروری ہے کہ دل اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو۔ حج وزیارت کا سفر عاشقانہ سفر ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس عظیم عمل کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار بندے حرمین شریفین کی زیارت کی آرزو لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے لہٰذا جس مسلمان کو یہ سعادت نصیب ہو جائے اپنی خوش نصیبی پر جتنا ناز کرے کم ہے اور زیادہ سے زیادہ اخلاص ومحبت کے ساتھ اس مبارک سفر کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

اس عشق ومحبت کے پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تو فرائض وواجبات کی ادائیگی اور دوسری طاعات کو بجالانا ہے، تلاوت، ذکر وتسبیح، دعاء واستغفار، درود شریف کی کثرت اور نفلی عبادات کا ادا کرنا ہے، کیونکہ تمام طاعات وعبادات کا مقصد رضائے الٰہی ہے اور رضائے الٰہی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہی سے نصیب ہوتی ہے اور اتباع بغیر محبت کے مشکل ہے۔ اس لئے تمام اعمالِ صالحہ اور سنن کی پابندی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذریعہ ہیں۔

نعتیہ کلام بھی اس محبت کو پیدا کرنے کا ذریعہ اور معاون ہے، بشرطیکہ نعتیہ کلام اپنے محاسن میں پورا ہو جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے معمول کے مطابق ایک مرتبہ رات کو مدینہ منورہ کا حفاظتی گشت فرما رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ جلتا ہوا نظر آیا، جب اس گھر کے قریب ہوئے تو دیکھا کہ ایک بڑھیا اپنا اون کاتنے کیلئے دھنک رہی ہے اور یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ
صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارِ

قَدْ کُنْتَ قَوَّامًا بُکًی بِالْاَسْحَارِ
یَا لَیْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارِ
هَلْ تَجْمَعُنِیْ وَحَبِیْبِیْ الدَّارِ

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیکوں کا درود پہنچے، آپ پر پاک اور بھلے لوگ درود بھیجتے ہیں۔ بے شک یا رسول اللہ آپ راتوں کو خوب عبادت کرنے والے اور صبح سحری کے وقت (اللہ کے سامنے) بہت زیادہ رونے والے تھے۔ اے کاش! مجھے معلوم ہوجاتا کہ مجھ کو اور میرے حبیب کو دارِ آخرت (جنت کا گھر) جمع کرے گا (اور مجھے آپ کی زیارت نصیب ہوگی)، اس لئے کہ موت مختلف حالتوں میں آتی ہے (معلوم نہیں کہ میری موت کس حال میں آئے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اشعار کو سن کر رونے بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے۔

ہم نے اہل ذوق کی رعایت سے اس مجموعہ میں عربی اور فارسی زبانوں میں نعتیہ کلام بھی شامل کیا ہے اور اس کتاب کو تینوں زبانوں کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

عربی زبان کا حق یہ ہے کہ اس کو اوّل حصہ بناتے لیکن چونکہ اس کتاب کی اشاعت خاص طور پر اردو زبان بولنے والوں کیلئے کی گئی ہے اس لئے اس کو پہلے رکھا گیا ہے مگر اس ترتیب میں بھی عربی زبان کی ایک خاص شان اور اس کی برتری نمایاں ہے۔

اس کتاب کی تالیف و تدوین میں ناچیز راقم الحروف نے جو جہد اور مشقت

اٹھائی ہے اس کو اللہ جل شانہ ہی بہتر جانتے ہیں، یہ ناچیز کا کسی پر احسان نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف جذبۂ حبّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بڑے ذوق وشوق اور محنت شاقہ کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اللہ جل شانہ اس احقر کی اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے، سیئات سے درگذر فرمائے اور بلا استحقاق اپنی رضا نصیب فرمائے۔ آمین

اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ انتخاب خوب سے خوب تر ہو، اشعار کے الفاظ پوری تحقیق کے ساتھ ماخذ سے نقل کئے ہیں، بعض جگہ الفاظ کی کتابت یا طباعت کی جو غلطیاں نظر آئیں ان کو درست کرنے کی پوری سعی اور کوشش کی گئی ہے، پھر بھی انسان خطاء ونسیان کا پتلا ہے، اس لئے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی لفظی یا معنوی غلطی ہو تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ طباعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

عربی قصائد اور نعتیہ کلام میں بھی زیادہ سے زیادہ احتیاط کی گئی ہے اور تشریح و فوائد کا بھی حسب موقع اضافہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ حصہ اور بھی دلچسپ اور حسین بن گیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

نعت کے سلسلہ میں ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے وہ یہ کہ نعت پڑھنے میں جذبہ حب نبوی کے ساتھ ساتھ سنجیدگی اور وقار بھی لازم ہے۔ فلمی گانوں کی لے میں نعت پڑھنا یا ساز وسرود کے ساتھ سنانا اور سننا یا اجنبی مرد اور عورت کا مل کر پڑھنا، یہ سب صورتیں ناجائز اور نعتیہ کلام کے ساتھ سوئے ادب کی ہیں جن سے ہر قیمت پر احتراز لازم ہے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق ہوگا۔ اسی طرح نعت خوانی کا ایسا طریقہ جس سے بعض احکام شرعیہ کی خلاف ورزی ہوتی ہو مثلاً عبادت گزاروں کی عبادت میں خلل واقع ہو یا بیماروں کی نیند خراب ہو محتاجِ

اصلاح ہے۔ خاکسار نے ایک معتبر کتاب میں ایک معتبر بزرگ کا یہ واقعہ پڑھا ہے کہ انہوں نے خواب میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کا یہ ارشاد مبارک سنا کہ جو شخص ہماری تعریف کر کے شفاعت چاہے ہم اس کی شفاعت نہیں کریں گے، ہم اس کے شافع ہوں گے جو ہماری احادیث پر عمل کرے گا۔

اس کتاب کی تدوین کے سلسلہ میں اپنے کرم فرما بزرگ محترم جناب مولانا محمد عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی کا بے حد ممنون ہوں جن کی مشفقانہ عنایتوں، قیمتی مشوروں، رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے یہ ناچیز اس خدمت کو انجام دے سکا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کو انہی کی تصنیفات وتالیفات کا ایک حصہ سمجھنا چاہئے۔ موصوف نے اپنے تدریسی اور تصنیفی مشاغل کے باوجود اپنا قیمتی وقت اس ناچیز کو عطا فرمایا اور اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں پورا تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بھرپور جزاء عطا فرمائے۔ آمین

مضمون ختم کرنے سے پہلے اپنا اسلامی جذبہ یہ بات عرض کرنے کا متقاضی ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کا اصل منشاء یہ ہے کہ جس دین کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور جس دین کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر تکلیفیں اور مشقتیں برداشت فرمائیں وہ دین ہماری عملی زندگیوں میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت کو جس قدر ظاہری اور باطنی نعمتوں سے نوازا ہے، پہلی امتوں میں سے کسی کو ان کا عشر عشیر بھی نہ ملا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا پیارا، آسان اور کامل دین لے کر آئے جو دنیا اور آخرت کی تمام...... سعادت اور نیک بختی کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے، جس پر عمل کا نتیجہ آخرت میں ابدی کامیابی اور جنت ہے اور دنیا میں اس کا ثمرہ اطمینان قلب، دنیا کی تنگیوں سے نجات اور عزت وکامرانی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ دین اسلام پر عمل کرنے سے ان کی زندگیوں میں کتنا بڑا انقلاب آ گیا

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

بھید کیا تھا کہ جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی

ہوگئے مشرق ومغرب کو ملانے والے

اس دین میں آج بھی وہی قوت، وہی طاقت اور وہی تاثیر ہے مگر بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں دین کی حقیقت تھی، اگر وہ حقیقت ہمارے اندر آجائے تو ہماری زندگی میں بھی تبدیلی آسکتی ہے۔ اس حقیقت کی روح ان کا ایمان واخلاص اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر کامل یقین تھا۔ ان کا مغیبات پر ایسا ہی یقین تھا جیسا کہ مشاہدہ پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا خوف ان کے دلوں میں تھا، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وفرمانبرداری، فکرِ آخرت اور تقویٰ، دین کی محبت اور اس کیلئے قربانی کا جذبہ اور رحماء بینھم ان کی خاص صفات تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ امت کا کوئی خیر خواہ نہیں ہوسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے ساتھ اس درجہ شفقت تھی جیسی ایک ماں کو اپنے گود کے بچے سے ہوتی ہے۔ آپؐ ہر وقت اس کیلئے فکرمند رہتے تھے کہ میرا ایک ایک امتی جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والا بن جائے۔ آپؐ کے ارشادات عالیہ کے دفتر کے دفتر موجود ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی حال ایسا نہیں جس کیلئے آپؐ کی تعلیمات موجود نہ ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور محبت کرنے والے تھے، اس کی طاعت اور عبادت میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والے تھے، دنیوی ضرورتوں میں آپؐ نے بقدر کفایت پر قناعت فرمائی، دنیا اور اسکے مال ومتاع کی کوئی وقعت آپؐ کے قلب میں نہ تھی۔ فکرِ آخرت اور رضائے الٰہی آپؐ کا نصب العین تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف میں فرمایا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ......العبدالضعیف......

شبیر احمد عفی عنہ

رہِ نعتِ مصطفیؐ میں نہ برنگِ عام چلئے
یہ کچھ اور ہی گلی ہے بصد احترام چلئے

بصد احتیاط لکھئے بصد احتساب کہئے
بخمیدہ سرگزریئے بشکستہ گام چلئے

(ڈاکٹر) محمد نیاز

آگئی فصلِ بہارِ چمنستانِ حرم
لے چل، اے جوشِ جنوں سوئے بیابانِ حرم

(حمید صدّیقی لکھنوی)

حصّہ اوّل

(اُردُو)

پھر سوئے حرم یہ دلِ شوریدہ رواں ہے
پھر ہر غمِ ہستی سے حفاظت ہے اماں ہے

(زکی کیفی)

حمد

مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی

(المتوفی ۱۹۱۷ء)

خدایا اوّل و آخر بھی تو ہے
خدایا باطن و ظاہر بھی تو ہے

وہ اوّل تو کہ ہے آخر سے آخر
وہ آخر تو کہ ہے اوّل سے فاخر

نہیں اوّل کو آخر سے جدائی
ورائے عقل ہے تیری خدائی

زمین و آسماں کا نور ہے تو
مگر خود ناظر و منظور ہے تو

مسلّم ہے تجھی کو حکمرانی
کہ تیری سلطنت ہے جاودانی

حمد

آثر فاضلی جے پوری

تری حمد خالقِ دو جہاں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں
ہیں ہزاروں جلوے ترے عیاں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

کہیں برگِ گُل میں عیاں ہے تو، کہیں بوئے گُل میں نہاں ہے تو
تو کبھی عیاں تو کبھی نہاں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

یہ زمیں پہ لالۂ و نسترن، یہ فلک پہ نور کی انجمن
ترے حسن کی یہ نشانیاں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

یہ جہانِ جنّ و بشر ترا، یہ نظامِ شمس و قمر ترا
ترا حکم چاروں طرف رواں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

کہیں بلبلوں کے ہیں چہچہے، کہیں قمریوں کے ہیں زمزمے
سبھی ذاتِ پاک کے مدح خواں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

تو ہی بیکسوں کی امید ہے، تو ہی بے نواؤں کی عید ہے
ترا لطف وجود ہے بیکراں، میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں

انوار بیت اللہ کے

کیا منظرِ دلکش ہے اللہ کی رحمت کا
اٹھتی ہیں جدھر نظریں اک نور برستا ہے

دیکھ کر انوار بیت اللہ کے
دل ہے سکتے میں زباں خاموش ہے

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ،
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بلاشبہ تمام تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لیے ہیں اور ملک بھی آپ ہی کا ہے اور آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

آرزوئے حرم

حسرتؔ موہانی

﴿المتوفی ۱۹۵۱ھ﴾

لے چلی ہے پھر آرزوئے حرم
عاشقانِ حرم کو سوئے حرم

ملتی جلتی ہے جاں نوازی میں
بوئے باغِ جناں سے بوئے حرم

دیکھ لیتے ہیں صاف اہلِ نظر
جلوۂ حق کو روبروئے حرم

شانِ ربّ العلا نظر آئی
چشمِ دل کو زہے علوئے حرم

منہ دو عالم سے موڑ کر حسرتؔ
بیٹھ رہنے کو بھی ہے کوئے حرم

بہارِ حرم

ماہر القادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

بہار اور حرم کی بہار کیا کہنا
تمام رحمتِ پروردگار کیا کہنا

قدم قدم پہ ہدایت رَوِش رَوِش پہ نجات
نَفَس نَفَس کَرَمِ بے شمار کیا کہنا

کثافتیں ہیں کہ سب دور ہوتی جاتی ہیں
رہِ حجاز کی گرد و غبار کیا کہنا

جگہ جگہ پہ کھجوروں کی دلنواز قطار
شُعاعِ مہر سرِ شاخسار کیا کہنا

بس اس خیال سے پائے طلب نہ سو جائیں
کبھی کبھی خَلِشِ نوکِ خار کیا کہنا

قُبا کی مسجدِ اقدس، یہ بَدر ہے، یہ اُحد
نبیؐ کے دَور کی ہر یادگار کیا کہنا

اُدھر سے بھی ہے نوازش کا سلسلہ ماہرؔ
مآلِ جذبۂ بے اختیار کیا کہنا

شانِ حرم

پوچھتے کیا ہو تم ہم سے شانِ حرم
بس نیا اک جہاں ہے جہانِ حرم

یہ زمیں ہے وہاں اور نہ یہ آسماں
اور ہی ہیں زمین و آسمانِ حرم

چپّہ چپّہ ملائک کی ہے سجدہ گاہ
بقعۂ نور ہے ہر مکانِ حرم

ہر دلِ مضطرب کی ہے تسکیں وہاں
مغتنم ہے یقیناً ہر آنِ حرم

جس جگہ ملتی ہے دولتِ دو جہاں
وہ درِ کعبہ وہ آستانِ حرم

جس پہ شاہ و گدا کی جبیں جھک گئی
اللہ اللہ وہ ہے آستانِ حرم

جس نے میلوں سے لبیک کہلا دیا
دل کھچے جس سے وہ ہے اذانِ حرم

شمع کے گرد پروانہ کہیئے انہیں
یوں گرے پڑتے ہیں عاشقانِ حرم

ہوش گم کردہ و مست و دیوانہ ہیں
تیرے پروانے اے گلستانِ حرم

رشک جن کی دعا پر ملائک کو ہے
وہ یہی ہیں یہی زائرانِ حرم

ہر گھڑی فیضِ بارانِ رحمت میں ہیں
کتنے خوش بخت ہیں خادمانِ حرم

اذانِ حرم

ماہرالقادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

حرم میں اذانِ سحر اللہ اللہ
کہ ہیں وجد میں بحر و بر اللہ اللہ

بہر طوف یہ ملتزم پر دعائیں
یقینِ قبول و اثر اللہ اللہ

مقامِ براہیم پر یہ نمازیں
بہ ہر سجدہ معراجِ سر اللہ اللہ

دھڑکتے ہوئے دل کا لے کر سہارا
مناجات با چشمِ تر اللہ اللہ

تصور بھی ہے ایک زندہ حقیقت
تخیل بھی ہے معتبر اللہ اللہ

تجلی میں دھوئے ہوئے سنگریزے
یہاں کے نجوم و قمر اللہ اللہ

جلالِ الٰہی کی تابندگی میں
جھلکتے ہوئے بام و در اللہ اللہ

یہ میزابِ رحمت وہ رکنِ یمانی
مقاماتِ اہلِ خبر اللہ اللہ

وہ کعبہ جسے دیکھ لینا عبادت
مسلسل ہے پیشِ نظر اللہ اللہ

لبیک لبیک

حمید صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

حریمِ کبریا ہے اور میں ہوں
زباں صرفِ دعا ہے اور میں ہوں
کھنچا جاتا ہوں میں بطحا کی جانب
کوئی خود رہنما ہے اور میں ہوں
زباں پر سب کی ہے لبیک لبیک
عجب دلکش نوا ہے اور میں ہوں
وفورِ شوق سے ہیں بند آنکھیں
درِ مقصود وا ہے اور میں ہوں
عجب کچھ جوش پر ہے ابرِ رحمت
سرور افزا گھٹا ہے اور میں ہوں

طوافِ کعبہ ہے وقتِ سحر ہے
نسیمِ دلکشا ہے اور میں ہوں

کبھی ہوں سعیِ راہِ عشق میں محو
کبھی کوہِ صفا ہے اور میں ہوں

کبھی ہوں مسجدِ شقّ القمر میں
کبھی غارِ حرا ہے اور میں ہوں

پڑے ہیں کشتگانِ خنجرِ عشق
یہ میدانِ منا ہے اور میں ہوں

منیٰ کی کیسی یہ پُرنور شب ہے
بس اک نورِ خدا ہے اور میں ہوں

کہاں اب نقدِ جان و دل کی پروا
کہ بازارِ منا ہے اور میں ہوں

نہیں اب گردو بادِ کفر کا غم
حریمِ کبریا ہے اور میں ہوں

انوارِ بیت اللہ

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنویؒ

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

جلوۂ کعبہ سے دل بے ہوش ہے
کس غضب کا آج کیف و جوش ہے

دیکھ کر انوار بیت اللہ کے
دل ہے سکتے میں زباں خاموش ہے

محو کردیتی ہے آوازِ اذاں
جس کو دیکھو وہ سراپا گوش ہے

پردۂ کعبہ پہ کیوں نظریں ہیں لوٹ
کیا وہ اس پردہ میں خود رو پوش ہے

سایۂ میزابِ رحمت میں ہوں میں
وا حطیمِ پاک کی آغوش ہے

جھومتی آتی ہے طیبہ سے گھٹا
کس قدر ابرِ کرم کا جوش ہے

چاہِ زمزم پر کھڑے ہیں تشنہ لب
ہر طرف گلبانگِ نوشا نوش ہے

ساقیٔ کوثر کی دُھن ہے اور حمید
بے پیئے سرشار ہے، مدہوش ہے

میں تو اِس قابل نہ تھا

سیّد نفیس الحسینی نفیسؔ

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بُلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبے کے پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا

مدّتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا
جام زمزم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

ڈال دی ٹھنڈک مرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بھا گیا میری زباں کو ذکر الا اللہ کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے دَر کا رکّھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں دَر دَر پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو رہ پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روزِ ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت، تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبدِ خضرا کا سایہ، میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہِ قدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہِ سیّد کونینؐ میں آکر نفیسؔ
سوچتا ہوں، کیسے آیا؟ میں تو اس قابل نہ تھا

غارِ حِرا

اے غارِ حِرا تجھ پر قرباں تو مہبطِ وحیٔ اوّل ہے
محبوبِ دو عالم کے جلوے مستور ہیں تیری خلوت میں

بزمِ عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
جب حِرا سے ہویدا ہوئی روشنی

غارِ ثور

جَبَلِ ثَوَر ترے غار کا ذرّہ ذرّہ
پاک انوار سے معمور نظر آتا ہے

جَبَلِ ثَوَر ترے غار کا یہ تنگ حصار
رحمتِ خاص سے محصور نظر آتا ہے

(امجد حیدر آبادی)

طیبہ کے جانے والے ......!

بعد مکہ کے مدینہ کا سفر کیا کہنا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (الحدیث)

جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ۔ (الحدیث)

جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

اے زائرِ خوش قسمت روضہ کی زیارت بھی
دراصل زیارت ہے سرکارِ دو عالم کی

(زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی)

شوق ہے دل میں مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھ کر ہمیں غربت میں مزہ ملتا ہے

(امیر مینائی)

ہو آستانہ آپؐ کا امداد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ

(حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ)

پاکیزہ تر از عرش و سما جنّت و فردوس
آرام گہِ پاکِ رسولِ عربیؐ ہے
آہستہ قدم نیچی نگہ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روحِ رسولِ عربیؐ ہے
اے زائرِ بیتِ نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جنبشِ لب بے ادبی ہے

(سید سلیمان ندویؒ)

ہم کہاں اور کہاں دیارِ حبیب
اللہ اللہ یہ ہمارے نصیب

(زائر حرم حمید صدیقی لکھنوی)

شوقِ مدینہ

امیر مینائی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۰۰ء)

جب مدینہ کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں

المدد و المدد اے شافعِ روزِ محشر
بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں

دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں

قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

اس لئے تا نہ ملے روکنے والوں کو پتہ
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہوں

فیضِ مولیٰ سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اٹھا جاتا ہوں

معراجِ جبیں

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

﴿المتوفی ۱۹۶۵ء﴾

مبارکباد دے مجھ کو زمانہ
ہوا ہوں جانبِ طیبہ روانہ

وہ خوش آیند آپہنچا زمانہ
کہ دیکھوں گا نبیؐ کا آستانہ

جمال افروزِ عالم قُبّۂ نور
تجلّی جس کی ہے خانہ بخانہ

وہ خلوت گاہِ سرکارِ دو عالم
جہاں دونوں جہاں کا ہے خزانہ

جمالِ گنبدِ خضرا کا عالم
کہ جیسے نور کا ایک شامیانہ

چلے دیوانگانِ کوئے طیبہ
بصد شوق و ادب شانہ بشانہ
عیاں جوشِ محبت ہر نظر سے
ہر اک انداز دل کا والہانہ
رواں ہیں دیدۂ پُرنم سے آنسو
جبینیں جھک رہی ہیں عاجزانہ
فضائیں گونج اٹھیں صَلِّ علیٰ سے
لبوں پر ہے درودوں کا ترانہ
یہی جو اک حقیقت بن گئی آج
یہی تھی زندگی کل تک فسانہ
مزاجِ عشق میں بھی آ گئی ہے
نشاط افزا ادائے دلبرانہ
نہیں ہے بے سبب دل کا یہ عالم
توجّہ ہے کسی کی غائبانہ
جبیں کو ہے تلاش اک نقشِ پا کی
یہ سجدے ہیں حقیقت میں بہانہ

کہاں میں ، اور کہاں خاکِ مدینہ
گدا ہے حاضرِ بزمِ شہانہ
یہ معراجِ جبیں، اللہ اکبر
مرا سر اور نبیؐ کا آستانہ
ہم آغوشِ اِجابت ہورہی ہے
مرے دل کی دُعائے مخلصانہ
زہے قسمت اگر مل جائے مجھ کو
دل و جاں نذر کرنے کا بہانہ
بنے مجھ طائرِ بے بال و پر کا
گلستانِ قُبا میں آشیانہ
ترّحم یا نبی اللہ ترّحم
ادھر بھی اک نگاہِ محرمانہ
مبارک اے حمیدؔ زار تجھ کو
ترے دل کی نوائے عاشقانہ

حج بیت اللہ کے بعد مدینہ کا سفر

ماہر القادری

﴿المتوفی ۱۹۷۸ء﴾

پاک دل پاک نفس پاک نظر کیا کہنا
بعد مکّہ کے مدینے کا سفر کیا کہنا

جیسے جنت کے دریچوں سے جھلکتی ہو بہار
پہلی منزل ہی کے انوارِ سحر کیا کہنا

تپشِ شوق بھی ہے گرمیِ موسم بھی ہے
اور پھر اس پہ مرا سوزِ جگر کیا کہنا

راہِ طیبہ کے ببولوں پہ مچلتی ہے نگاہ
مرحبا دیدۂ فردوس نگر کیا کہنا

سنگریزے ہیں کہ جاگی ہوئی قسمت کے نجوم
خارِ صحرا ہیں کہ انگشتِ خضر کیا کہنا

خشک آنکھوں کو مبارک ہو یہ طغیانیِ شوق
ہیں رواں اشک باندازِ دِگر کیا کہنا

مہبطِ انوار

زائرِ حرم حمیدؔ صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

آ گیا شاہِ دو عالم کا دیار
ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضراء کو تو
دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار

وہ نظر آئی مدینے کی زمیں
چھا رہا ہے دیکھ وہ رنگیں غبار

وہ پہاڑوں کا تسلسل دل فروز
چل رہی ہے جیسے اونٹوں کی قطار

دل ہوا جاتا ہے اپنا باغ باغ
گل کھلاتی ہے مدینہ کی بہار

ذرّہ ذرّہ نور سے معمور ہے
کیا نظر آتی ہے شانِ کردگار

یہ وہی پاکیزہ کوچے ہیں جہاں
چلتے پھرتے تھے شہِ عالی وقار

آنکھ رکھوں اس زمیں پر یا قدم
ذرّہ ذرّہ ہورہا ہے جلوہ زار
سجدہ کرتے جایئے ہر گام پر
چاہتا ہے دل یہی بے اختیار
بڑھ کے تو اے روح اب قربان ہو
یارسول اللہ کہہ کر ایک بار
حاجیو پڑھتے رہو دل سے درود
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم بار بار
مجھ پہ بھی آقا کرم فرمایئے
آپ ہیں دونوں جہاں کے تاجدار
سر بسر آلودۂ عصیاں ہوں میں
آپ کی رحمت کا ہوں امّیدوار
اب حریمِ قدس کے آداب کی
دے مجھے توفیق اے پروردگار
اب مدینے سے نہ جانا اے حمیدؔ
زندگی کا کچھ نہیں ہے اعتبار

حضوریِ دربار

بہزؔاد لکھنوی

(المتوفی ۱۹۷۴ء)

درِ خیر الوریٰ ہے اور میں ہوں
مرے غم کی دوا ہے اور میں ہوں

مرادوں کو ملی ہے منزلِ شوق
دعاؤں کا صلہ ہے اور میں ہوں

خوشا قسمت کہ محرابُ النبیؐ میں
کسی کا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

بھرا ہے جس نے دامانِ دوعالم
وہی دستِ سخا ہے اور میں ہوں

درِ اقدس کے آگے دل ہے لرزاں
کہ اُن کا سامنا ہے اور میں ہوں

ہوا ہوں بابِ رحمت سے جو داخل
عطاؤں پر عطا ہے اور میں ہوں

دکھا بہزؔاد کو ہر سال بطحا
یہی پیہم دعا ہے اور میں ہوں

نعت بحضور رحمۃ للعالمین

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

(المتوفی ۱۸۹۲ء)

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یارسولؐ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یارسولؐ

عالم نہ متقی ہوں، نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امّتی تمہارا گنہ گار یارسولؐ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپؐ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں بہت خوار یارسولؐ

ذات آپؐ کی تو رحمت و شفقت ہے سربسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسولؐ

کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیان و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسولؐ

ہو آستانہ آپؐ کا امداد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسولؐ

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

(المتوفی ۱۹۷۶ء)

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے
پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

پھر شکرِ خدا سامنے محرابِ نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے

محرابِ نبی ہے کہ کوئی طورِ تجلّی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منّتِ دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگہِ سیّد کونین میں پہنچا
یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے

یہ ذرّۂ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربیؐ کی
جنت کے خزائن کی یہی بیعِ سَلَم ہے
وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیّد کونین ہے آقائے اُمم ہے
وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیّر کا زباں ہے نہ قلم ہے

یادِ مدینہ

خواجہ عزیز الحسن مجذوب

﴿المتوفی ۱۳۶۳ھ﴾

الٰہی دکھا دے بہارِ مدینہ | کہ دِل ہے بہت بیقرارِ مدینہ
یہ دِل ہو اور انوار کی بارشیں ہوں | یہ آنکھیں ہوں اور جلوہ زارِ مدینہ
ہوائے مدینہ ہو بالوں کا شانہ | ہو آنکھوں کا سرمہ غبارِ مدینہ
وہاں کی ہے تکلیف راحت سے بڑھ کر | مجھے گل سے بڑھ کر ہے خارِ مدینہ
کبھی گرد کعبہ کے ہوں میں تصدّق | کبھی جا کے ہوں میں نثارِ مدینہ
کبھی لطف مکہ کا حاصل کروں میں | کبھی جا کے لوٹوں بہارِ مدینہ
رہے میرا مسکن حوالیٔ کعبہ | بنے میرا مدفن دیارِ مدینہ
پہنچ کر نہ ہو لوٹنا پھر وہاں سے | وہیں رہ کے ہوں جاں سپارِ مدینہ
بصد عیش سوؤں میں تا صبحِ محشر | جو ہو میرا مرقد کنارِ مدینہ
میں پسماندہ ہوں کیوں نہ حسرت سے دیکھوں | سوئے عازمانِ دیارِ مدینہ
نمک بر جراحت ہے اُف ذکرِ طیبہ | کہ ہوں آہ میں دلفگارِ مدینہ
میں جاؤں وہاں نیک اعمال لے کر | کہ یارب نہ ہوں شرمسارِ مدینہ
الٰہی بصد شوق مجذوبؔ پہنچے | یہ ناکام ہو کامگارِ مدینہ

نعت

زکی کیفی

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

یہ حقیقت ہے کہ جینا وہی جینا ہوگا
جب مرے پیشِ نظر حُسنِ مدینہ ہوگا

شوقِ دل راہنما بن کے چلے گا آگے
جب رواں سوئے حرم اپنا سفینہ ہوگا

آنکھ جب روضۂ اقدس کی جھلک دیکھے گی
یاخدا کیسا مبارک وہ مہینہ ہوگا

میری آنکھوں میں سمٹ آئے گا حسنِ کونین
جس طرف آنکھ اٹھاؤں گا مدینہ ہوگا

جب نگاہیں دراحمد کی بلائیں لیں گی
صرف آنکھیں ہی نہیں قلب بھی بینا ہوگا

حاضری ہوگی بصد شوق مواجہ کی طرف
دل حضوری میں سعادت کا خزینہ ہوگا

نغمۂ صلِّ علیٰ ہوگا لبوں پر جاری
اور ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہوگا

چومتا نقشِ قدم ان کے پھروں گا ہر سو
کیسا پرکیف یہ جینے کا قرینہ ہوگا

بابِ جبریل سے گزروں گا دعائیں پڑھتا
ذوق اور شوق سے معمور یہ سینہ ہوگا

ان کی جب چشمِ کرم ہوگی دلِ کیفی پر
دل نہیں پھر تو یہ انمول نگینہ ہوگا

مہکتے راستے

منظر ایوبی

سچ بتا اے گردشِ افلاک جز شہرِ رسول
تو نے دیکھے ہیں کہیں ایسے مہکتے راستے

ارضِ طیبہ دیدہ و دل کیوں نہ ہوں تجھ پر نثار
مہرباں گلیاں، حسیں جادے مہکتے راستے

سجدہ ریزی کیلئے پہنچا ہی تھا ارضِ حجاز
میری پابوسی کو آئے تھے مہکتے راستے

اک طرف ہے وا درِ کعبہ اگر میرے لئے
دوسری جانب ہیں طیبہ کے مہکتے راستے

دعوتِ نظارگی دیتے ہیں اک اک گام پر
اے مرے شہر نبیؐ تیرے مہکتے راستے

اے مدینہ! تیری آغوشِ طرب میں کیا نہیں
روضۂ اقدس، سجل کوچے، مہکتے راستے

آئینہ دارِ ارم ہے، ارضِ طیبہ کا جمال
اس پہ ہر دم بولتے، ہنستے، مہکتے راستے

مدینہ کی گلیاں

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

﴿المتوفی ۱۹۶۵﴾

مرا مدّعا ہیں مدینہ کی گلیاں
مری رہنما ہیں مدینہ کی گلیاں
کہاں ایسی ہوتی ہیں پھولوں کی کلیاں
بہت خوشنما ہیں مدینہ کی گلیاں
وہ عالم کہ بس چلتے پھرتے ہی رہئے
عجب دلربا ہیں مدینہ کی گلیاں
سکون اور راحت ہے ہر ہر قدم پر
دلوں کی دوا ہیں مدینہ کی گلیاں
بہارِ گلستانِ جنت یہیں ہے
بڑی پرفضا ہیں مدینہ کی گلیاں
ہدایت کے چشمے جہاں سے ہیں جاری
وہ بحرِ عطا ہیں مدینہ کی گلیاں

سمجھتے ہیں یہ راز اہلِ معانی
دِل باصفا ہیں مدینہ کی گلیاں

جو درکار صحت ہو، حاضر یہاں ہو
مریضو! دوا ہیں مدینہ کی گلیاں

نظر آتی ہے شکلِ اعمال سب کو
مگر آئینہ ہیں مدینہ کی گلیاں

یہاں جو ہیں ساکن وہ بیمار کیوں ہوں
کہ دارالشفا ہیں مدینہ کی گلیاں

پہنچ جائے گی کشتیٔ دل سلامت
مری ناخدا ہیں مدینہ کی گلیاں

خدا اور خدا کا نبی جانتا ہے
کہ دراصل کیا ہیں مدینہ کی گلیاں

کرو دیدۂ و دل کو روشن حمیدؔ اب
اگر دیکھنا ہیں مدینہ کی گلیاں

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر

سیّد اقبال عظیم

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائینگے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئینگے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائینگے

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر، ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہیں کو پکاریں گے ہم دور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائینگے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے، خود ہی پلکوں سے سجدے ٹپک جائینگے

اے مدینے کے زائر خدا کیلئے، داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
بات بڑھ جائیگی، دل تڑپ جائیگا، میرے محتاط آنسو چھلک جائینگے

جب چلے گی مدینے سے ٹھنڈی ہوا، گھر کے جب آئیگی اودی گھٹا
ہرطرف پھول ہی پھول کھل جائینگے، بام و در نکہتوں سے مہک جائینگے

نامِ آقا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائیگا، ساری محفل میں جلوے لپک جائینگے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقا کے دربار تک جائینگے

حضوریٔ دربار

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

کیفِ حضوری اللہ اکبر
چھایا ہوا ہے دیدۂ و دل پر
پیشِ نظر ہے روضۂ اطہر
آنکھیں بھی روشن دل بھی منوّر
تشنہ لبوں پر بخششِ پیہم
صلّی علیک اے ساقیٔ کوثر
بادۂ عرفاں کیفِ مجسّم
جھوم رہے ہیں شیشہ و ساغر
وقفِ زیارت چشمِ تمنّا
مُہرِ سکوتِ شوق لبوں پر
یوں ہیں وہ ہم آغوشِ تصوّر
بھول گیا ہوں خود کو بھی یکسر
دیکھتے ہیں وہ میری جانب
دل کو ہوا محسوس یہ اکثر

برقِ تجلّی کوند رہی ہے
جالی کے باہر جالی کے اندر
گنبدِ خضریٰ شمعِ تجلّی
محوِ نظارہ ہیں مہ و اختر
حلقہ بگوشِ بامِ حرم ہیں
کس کے پیامی ہیں یہ کبوتر
جذبِ سوادِ شامِ مدینہ
لرزاں لرزاں خسروِ خاور
جلوؤں کو اُن کے خوب ہی دیکھا
دور بھی ہٹ کر پاس بھی جاکر
حاصلِ زیست انعامِ حضوری
جس کو بھی ہوجائے میسّر
مجھ کو بھی لے آغوش میں اپنی
صدقے بقیعِ پاک میں تجھ پر
طیبہ میں مرنا طیبہ میں جینا
یہ بھی ہے بہتر، وہ بھی ہے بہتر

انوارِ طیبہ

ابو محمد امام الدین رام نگری

یہ روضہ یہ آنکھوں کا نور اللہ اللہ
یہ اہلِ محبت کا طور اللہ اللہ
یہ طیبہ یہ دل کا سرور اللہ اللہ
یہ چاروں طرف نور نور اللہ اللہ
یہ معراجِ تقدیر کی انتہا ہے
اک عاصی اور ان کا حضور اللہ اللہ
یہ آنکھوں میں کُھبتا ہوا سبز گنبد
وہ آنکھوں کا یہ دل کا نور اللہ اللہ
نگاہوں میں رقصاں ہیں جلوے ہی جلوے
چپ و راست، نزدیک و دور اللہ اللہ

ہو شامِ مدینہ کہ صبحِ مدینہ
ہیں دونوں ہی کیا پُرسرور اللہ اللہ

فضائے مدینہ پہ کیا چھا رہا ہے
برستا ہوا ابرِ نور اللہ اللہ

دیارِ نبی کی ہوا و فضا میں
یہ فرحت یہ کیف و سُرور اللہ

نہ کسریٰ کی پروا نہ قیصر کی پروا
گدائے نبی کا غرور اللہ اللہ

زیارتِ طیبہ

ماہر القادری

﴿المتوفی ۱۹۷۸ء﴾

کس بیم و رِجا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اک سَمتِ شریعت ہوتی ہے، اک سَمت محبت ہوتی ہے

اُس دل پہ خدا کی رحمت ہو، جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطا ہوجاتی ہے، سو بار ندامت ہوتی ہے

جو بات وہ فرمادیتے ہیں، معیارِ صداقت ہوتی ہے
دستورِ عمل بن جاتی ہے اور دین میں حجت ہوتی ہے

اے صلِّ علےٰ ایک اک ادا اللہ کی آیت ہوتی ہے
ہے روئے محمدؐ پیشِ نظر، قرآں کی تلاوت ہوتی ہے

اک وہ بھی مقدر ہوتا ہے، اک ایسی بھی قسمت ہوتی ہے
بوجہل یونہی رہ جاتا ہے، بوذرؓ کو ہدایت ہوتی ہے

طیبہ کی ببولوں کے کانٹے، پھولوں سے بھی نازک تر نکلے
تلووں کو بھی لذّت ملتی ہے، آسودہ طبیعت ہوتی ہے

مقصودِ جہاں محبوبِ خدا، اور اس پہ یہ شانِ فقر و غِنا
کپڑے بھی وہ خود دھو لیتے ہیں، فاقوں کی بھی عادت ہوتی ہے

اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ فرما کر، اللہ نے یہ اعلان کیا
اِتمامِ کرم اب ہو تو چکا، بس ختم نبوّت ہوتی ہے

اے نامِ محمدؐ صلِّ علیٰ ماؔہر کیلئے تو سب کچھ ہے
جس وقت زباں پر آتا ہے، آسودہ طبیعت ہوتی ہے

❀❀❀❀

نعت

حنیف اسعدی

ہم بھی آرام گہِ سرورِ دیں دیکھ آئے
عرش کو ناز ہے جس پر وہ زمیں دیکھ آئے

دیدہ و دل نے بصد شوق مدینہ دیکھا
طالبِ ذوقِ یقیں شہرِ یقیں دیکھ آئے

وہ در و بام وہ محراب، وہ منبر و ستون
خَم ہے جس جا پہ فرشتوں کی جبیں دیکھ آئے

خواب دیکھے تھے سدا جن کے وہ منظر دیکھے
اپنی آنکھوں سے وہ گلزارِ حسیں دیکھ آئے

نخلِ بُستانِ نبی اب بھی ترو تازہ ہیں
کشتِ فردوس کو بالائے زمیں دیکھ آئے

وہی آدابِ تمدّن ہیں وہی طرزِ حیات
ہم مدینے کے مکانوں کے مکیں دیکھ آئے

عرش سے بڑھ کے ہے اقصائے مدینہ کا جمال
ہم تو فردوس کے جلوے بھی وہیں دیکھ آئے

انوارِ حرمین

طرفہ قریشی بھنڈاروی

فردوس کی نزہت لوٹ آئے گلزارِ مدینہ دیکھ آئے
ہنستی ہوئی آنکھوں سے عاشق محبوب کا کوچہ دیکھ آئے

جو شائقِ حجِ کعبہ تھے شوق اپنا انھوں نے پورا کیا
جو طالبِ جلوۂ احمدؐ تھے جی بھر کے جلوہ دیکھ آئے

جو پیاس لگی تھی مدّت سے اک سانس میں کیسے بجھ جاتی
زمزم کے تموّج میں پیاسے کوثر کو اچھلتا دیکھ آئے

اے چاند فلک پر کیا دیکھیں اب تیری صباحت اہلِ نظر
طیبہ کے ذرّہ ذرّہ میں سورج کو ہنستا دیکھ آئے

ہفتوں رہے جا کر طیبہ میں لیکن ہے وہی اب بھی حسرت
معلوم نہیں کیا چھوڑ آئے معلوم نہیں کیا دیکھ آئے

یاد آئیں نہ کیوں رہ رہ کے انہیں اے طرفہ مدینہ کی گلیاں
ہر سانس کو مشک آلود کیا مہکی ہوئی دنیا دیکھ آئے

مصحف کا ایک صفحہ جبیں ہے جنابؐ کی
تقریظ حق نے لکھی ہے اپنی کتاب کی

نعت و قصائد

حلقے میں رسولوں کے وہ ماہِ مدنی ہے
کیا چاند کی تنویر ستاروں میں چھنی ہے

محمدؐ کا جہاں پر آستاں ہے

زمیں کا اتنا ٹکڑا آسماں ہے

(امام دین گجراتی)

جس خاک پہ ہو نقشِ کفِ پائے محمدؐ

اُس خاک کے نیچے ہے فضائل کا دفینہ

وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ

جہاں دفن ہیں تاجدارِ مدینہ

(نسیم احمد فریدی امروہوی)

ہر ایک ذرّہ وہاں کا ہے واجب التّعظیم

گلی گلی ہے مدینے کی شاہراہِ رسولؐ

خدا نے شرف یہ مدینہ کو بخشا

کہ اک اک گلی رشکِ جنّت بنا دی

(حمید صدّیقی لکھنوی)

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

(اقبال خاں سہیل اعظم گڑھی)

نہ پہنچے وہاں جبرئیلِ امیںؑ بھی
بُلند اِس قدر ہے مقامِ محمدؐ

(مولانا ظفر علی خاں مرحوم)

وہ ذات ہے جنابِ رسالت مآبؐ کی
الفاظ کی حدود سے بالا کہیں جسے

(مولانا محمد اسعد اللہ اسعدؒ)

کہاں ممکن تمھاری نعت حضرت مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اُس سے سوا تم ہو

(مولانا محمد اسعد اللہ اسعد)

تجلی ہو، مہ و مہر ہو، یا شمعِ حرم ہو
ہے سب کے جگر میں رُخِ تابانِ محمدؐ

(اصغر گونڈوی)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ ﷺ کا سا اک شب بھی
قمر نے گو کہ کروڑوں کیے چڑھاؤ اتار
(مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

حُسنِ پنہاں نے جھلک اپنی دکھانے کے لیے
بھیج دی شمعِ رسالت کی زمانے کے لیے
(مضطر گلاوٹھوی)

تو ہے مجموعۂ خوبی و سراپائے جمال
کونسی تیری ادا دل کی طلب گار نہیں
(سید سلیمان ندویؒ)

نازاں ہے جس پہ حُسن وہ حُسنِ رسول ﷺ ہے
یہ کہکشاں تو آپ ﷺ کے قدموں کی دھول ہے
(کوثر نیازی)

نعت

اقبال سہیل اعظم گڑھی

(المتوفی ۱۹۵۵ء)

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

ترے غلاموں میں بھی جو تیرا ہی عکسِ شانِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا خطاب خیر الامم نہ ہوتا

ہر اک سویدائے دل سے پیدا جھلک محمدؐ کے میم کی ہے
دل اس کی خلوت سرا نہ بنتا جو نقش یہ مُرتَسِم نہ ہوتا

اگر نہ کرتا وہ کنزِ مخفی جمالِ وحدت کی پردہ داری
تو آبِ گِل کے اس آئینے میں ظہورِ نورِ قدم نہ ہوتا

نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا

نہ کرتی خود شانِ کبریائی اگر تقاضائے خود نمائی
تو خاک کا ذرّۂ محقر وجود سے متّہم نہ ہوتا

کمالِ انسانیت کا پیکر، جمالِ وحدانیت کا مظہر
سوائے ذاتِ حضورِ انورؐ کوئی خدا کی قسم نہ ہوتا

سوائے صدّیق کون پاتا حضور انورؐ کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بُلند دیں کا علَم نہ ہوتا

اریکہ آرائیِ نبوّت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحیِ آسماں کا حضورؐ پر مختتم نہ ہوتا

خلافتِ راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیبِ عثمانؓ
تو دفترِ وحی آسمانی مرتّب و منتظم نہ ہوتا

زہے علُوئے مقامِ حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبرؐ
کہ فتح ہوتا نہ حصنِ خیبر جو آج یہ ابنِ عم نہ ہوتا

ذکرِ ساقیٔ کوثر

ان کے دربارِ اقدس میں جب بھی کوئی، غمزدہ آ گیا، تشنہ کام آ گیا
غم غلط ہو گئے معصیت دُھل گئی، مغفرت، عافیت کا پیام آ گیا

ضبط صدقے ہوا، ہوش قرباں ہوئے، دو جہاں عالمِ وجد میں آ گئے
دل کو لذت ملی چشم پُرنم ہوئی، جب زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا

تھے جو لینے گئے خود کلیمِ خدا، فرق یہ ہے کلیم اور محبوب میں
وہ کلام اُس کا لینے گئے طور پر، اِن کے گھر خود خدا کا کلام آ گیا

بزم کونین کی جب سنواری گئی، آسمان و زمیں میں صفیں بچھ گئیں
انبیاء آ گئے مرسلیں آ گئے، مقتدی آ چکے تو امام آ گیا

ذکرِ ساقیٔ کوثر سے اے ہم نشیں، دل کو کچھ لذت و فرحت ایسی ملی
جیسے تسنیم خود سامنے آ گئی، جیسے ہاتھوں میں کوثر کا جام آ گیا

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالرحیم فضلؔ گلبرگوی (دکن)

تم سا دلبر شہِ بطحا کہیں دیکھا نہ سنا
یہ سجل روپ یہ نقشا کہیں دیکھا نہ سنا

تر ہوئے لب جو لیا ساقیِٔ کوثر ترا نام
تو ہے وہ فیض کا دریا کہیں دیکھا نہ سنا

ہم پہ ہے سایہ فگن رحمتِ باری کی طرح
اور کسی نے ترا سایا کہیں دیکھا نہ سنا

ہائے وہ عہد نبوت، وہ ستارے، وہ قمر
پھر وہ دنیا نے نظارا کہیں دیکھا نہ سنا

فضلؔ کیوں کر نہ غلامی پہ تری فخر کرے
تجھ سا آقا مرے مولا کہیں دیکھا نہ سنا

قصیدہ (منتخب)

اقبال سہیل اعظم گڑھی

(المتوفی ۱۹۵۵ء)

محمدؐ وہ کتابِ کون کا طغرائے پیشانی
محمدؐ وہ حریمِ قدس کا شمعِ شبستانی

محمدؐ یعنی وہ حرفِ نخستیں کلکِ فطرت کا
محمدؐ یعنی وہ امضائے توقیعات ربّانی

وہ فاتح جس کا پرچم اطلسِ زنگاریِ گردوں
وہ اُمّی جس کے آگے عقلِ کل طفلِ دبستانی

وہ رابط، عقل و مذہب کو کیا شیر و شکر جس نے
وہ فارِق، زُہد سے جس نے مٹایا داغِ رُہبانی

وہ ناطق جس کے آگے مُہر برلب بُلبلِ سدرہ
وہ صادِق جس کی حق گوئی کا شاہد نُطقِ ربّانی

وہ حاذِق جس کا تنہا نسخۂ تنزیلِ فرقانی
دوائے جملہ علّت ہائے اخلاقی و روحانی

وہ عادل جس کی میزانِ عدالت میں برابر ہے
غبارِ مسکنت ہو یا وقارِ تاجِ سلطانی

وہ بادل سُن کے جس کے ابرِ رحمت کی گُہر باری
فضائے آسماں ہے شکوہ سنجِ تنگ دامانی

وہ جامع جس نے یکجا کردیئے بکھرے ہوئے دانے
مٹادی آ کے جس نے باہمی تفریقِ انسانی

وہ درس آموزِ فطرت جس نے سب سے پہلے دنیا میں
بتائے اہل عالم کو حقوقِ جنسِ نسوانی

اُٹھادی خودکُشی کی بزدلانہ رسم دنیا سے
سکھایا مشہدِ توحید پر آئینِ قربانی

وہ گنجورِ معارف جسکے اک اک حرف میں پنہاں
نکاتِ فلسفی، اسرارِ نفسی، رازِ عمرانی

وہ شاہِ بوریا مسند سکھایا جس نے دُنیا کو
یہ اندازِ جہانگیری، یہ آئینِ جہانبانی

وہ کشّافِ سرائر جس نے کھولا چند اشاروں میں
علومِ اوّلین و آخریں کا گنجِ پنہانی

وہ نسّاخِ مذاہب جس کے مَقدم نے کیا باطل
فروغِ کیشِ زردشتی، شکوہِ دینِ نصرانی

وہ مقصودِ دو عالم، مستغاثِ قاصی و دانی
کیا جس نے مکمل نسخۂ اخلاقِ انسانی

وہ سلطان الامم، فخرِ دو عالم، برزخِ کبریٰ
رسالت جسکی تصدیقی، جلالت جس کی اِذعانی

مُبشّر جس کی بعثت کا ظہورِ عیسیٰؑ مریم
مُصدِّق جس کی عظمت کا لبِ موسیٰؑ عمرانی

تراشہ جس کے ناخن کا ہلالِ آسماں منزل
غُسالہ جس کے تلووں کا زُلالِ آبِ حیوانی

تعالیٰ اللہ ذاتِ مصطفیٰ کا حسنِ لاثانی
کہ یکجا جمع ہیں جس میں تمام اوصافِ امکانی

دعائے یونسی، خُلقِ خلیلی، صبرِ ایوّبی
جلالِ موسوی، زُہدِ مسیحی، حُسنِ کنعانی

نہیں مہرِ درخشاں اس کے فیضِ جبہہ سائی سے
چمک اٹھا ہے چرخِ چارمیں کا داغِ پیشانی

خدا جانے خود اُس سرکار کا کیا مرتبہ ہوگا
غلامِ بارگہ جس کے کہیں "ما اعظمُ شانی"

تعالیٰ اللہ چہ می زیبد بہ فرقش تاجِ سلطانی
کہ مورِ درگہش رامی رسد نازِ سلیمانی

رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادتِ باسعادت

حفیظ جالندھری

(المتوفی ۱۹۸۲ء)

شاہنامۂ اسلام سے ترتیب دیئے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار ناچیز مرتب نے سیرت کے ایک جلسہ میں براہِ راست جناب حفیظ جالندھری مرحوم سے سنے تھے اور اپنی ڈائری میں محفوظ کر لئے تھے۔ اب بعینہٖ پیش خدمت قارئین ہیں۔

وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں مؤذن کی اذانوں میں
وہ جس کے معجزہ نے نظم ہستی کو سنوارا ہے
جو بے یاروں کا یارا بے سہاروں کا سہارا ہے
وہ نورِ احمدی جس سے شرف تھا روئے آدم کا
ہدایت کے لئے تاریکیوں میں پے بہ پے چمکا
اُسی نے غرق ہونے سے بچائی کشتیِ ہستی
ہوئی آباد اُسی کے دم سے یہ اجڑی ہوئی بستی
اشارہ تھا اسی جانب صحیفوں کی بشارت کا
اسی سے سلسلہ قائم رہا رُشد و ہدایت کا

وہ دن آیا کہ پورے ہوگئے تورات کے وعدے

خدا نے آج ایفا کر دیئے ہر بات کے وعدے

ربیع الاوّل امّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا

دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

تبسم ہی تبسم تھے نظارے لالہ زاروں کے

ترنم ہی ترنم تھے کنارے جوئباروں کے

جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا

اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

سرِ فاراں پہ لہرانے لگا جب نور کا جھنڈا

ہوا اِک آہ بھر کر فارس کا آتش کدہ ٹھنڈا

ندا آئی دریچے کھول دو ایوانِ قدرت کے

نظارے خود کرے گی آج قدرت شانِ قدرت کے

خدا کی شانِ رحمت کے فرشتے صف بصف اترے

پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے

ہوا عرشِ معلّٰی سے نزولِ رحمتِ باری

تو استقبال کو اُٹھی حرم کی چاردیواری

صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خطۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اجڑی ہوئی بستی
مبارکباد ہے ان کے لئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں
ضعیفوں بے کسوں آفت نصیبوں کو مبارک ہو
یتیموں کو، غلاموں کو، غریبوں کو مبارک ہو
مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے
بصد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی
ندا ہاتف کی گونج اٹھی زمین و آسمانوں میں
خموشی دب گئی اللہ اکبر کی اذانوں میں
حریمِ قدس کے میٹھے ترانوں کی صدا گونجی
مبارکباد بن کر شادیانوں کی صدا گونجی
بہر سو نغمۂ صلِّ علیٰ گونجا فضاؤں میں
خوشی نے زندگی کی روح دوڑا دی ہواؤں میں

ظہورِ قدسی

ماہر القادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

سَحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں
مئے عشرت چھلکتی ہے ستاروں کے کٹوروں سے
اُبلتی ہے شرابِ خلد مٹی کے سکوروں سے
لٹاتے ہیں دُرِ خوش آب گلزاروں کے فوّارے
خوشی سے جگمگاتے ہیں ثوابت ہوں کہ سیّارے
بہارِ شبنم گُل چور ہے کیفِ جوانی میں!
نہا کر جیسے آئی ہے ابھی کوثر کے پانی میں
خوشی کے گیت گائے جارہے ہیں آسمانوں پر
درودوں کے ترانے ہیں فرشتوں کی زبانوں پر
زمیں سے آسماں تک نور کی بارش ہی بارش ہے
کسی کی بے نیازی آج سرگرمِ نوازش ہے
برستے ہیں گہر انوار کے میزابِ رحمت سے
کبوتر رقص میں ہیں بامِ کعبہ پر مسرّت سے

مسرّت کے اثر سے مثلِ صبح خُلد ہیں خنداں
حرم کے در، منا کی وادیاں، عرفات کے میداں
ازل کی صبح آئی، جلوۂ شامِ ابد بن کر
کیا ہستی کے محور پر جہاں نے آخری چکّر
ابھی جبریلؑ اُترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے
مبارک ہو شہؐ ہر دوسرا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفٰےؐ تشریف لے آئے
مبارک غم گسارِ بے کساں تشریف لے آئے
مبارک ہو شفیعِ عاصیاں تشریف لے آئے
مبارک ہادیٔ دینِ مبیں تشریف لے آئے
مبارک رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے
مبارک صبح کو شمس الضحٰی تشریف لے آئے
مبارک رات کو بدر الدجٰی تشریف لے آئے
مبارک ہو رسولِ محتشم تشریف لے آئے
مبارک ہو نبیؐ محترم تشریف لے آئے
مبارک قاسمِ خُلد و جناں تشریف لے آئے
حریمِ قدس کے ساکن کہاں تشریف لے آئے

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی

وہ آئے نغمہ داؤدؑ میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریۂ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا

وہ آئے جن کے ہاتھوں سے سخا کا مینہ برستا تھا
وہ آئے جن کے سجدوں کیلئے کعبہ ترستا تھا

وہ آئے جن کا آنا باعثِ الطافِ یزداں تھا
وہ آئے جن کی پیشانی کا ہر خط شرحِ قرآں تھا

وہ آئے جن کو ابراہیمؑ کا نورِ نظر کہئے
وہ آئے جن کو اسمٰعیلؑ کا لختِ جگر کہئے

وہ آئے جن کے آنے کو گلستاں کی سحر کہئے
وہ آئے جن کو ختم الانبیاء خیر البشر کہئے

وہ آئے جن کے ہر نقشِ قدم کو رہنما کہئے
وہ آئے جن کے فرمانے کو فرمانِ خدا کہئے

وہ آئے جن کو رازِ کن فکاں کا پردہ در کہئے
وہ آئے جن کو حق کا آخری پیغامبر کہئے

نعت

سیّدامین گیلانی

حضورؐ آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت، علم و حکمت، آدمیت لے کے آئے ہیں

کوئی صدّیقؓ سے پوچھے صداقت کن سے حاصل کی
عمرؓ ہیں ان کے شاہد وہ عدالت لے کے آئے ہیں

کہا عثمانؓ نے میری سخاوت ان کا صدقہ ہے
علیؓ دیں گے شہادت وہ شجاعت لے کے آئے ہیں

رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآنِ مبیں، نورِ ہدایت لے کے آئے ہیں

خدا نے رحمۃ للعالمیں خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں

امیں بن کر امانت اہلِ دنیا کو وہ پہنچا دی
جو جبریلِ امیں ان تک امانت لے کے آئے ہیں

قناعت، حریت، فکروعمل، مہر و وفا، تقویٰ
وہ انساں کیلئے عظمت ہی عظمت لے کے آئے ہیں

خدا نے دین کامل کردیا ہے اے امیں اُن پر
محمدؐ پرچمِ ختمِ نبوت لے کے آئے ہیں

مسدس حالی (منتخب)

خواجہ الطاف حسین حالی

(التوفی ۱۹۱۴ء)

ہوئے محو عالم سے آثارِ ظلمت ۔ کہ طالع ہوا ماہِ برجِ سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت ۔ کہ تھا ابر میں ماہتابِ رسالت
یہ چالیسویں سال لطفِ خدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حرا سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ۔ مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ۔ وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا ۔ بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا ۔ قبائل کا شِیر و شکر کرنے والا
اتر کر حِرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کُندن بنایا ۔ کھرا اور کھوٹا الگ کر دِکھایا
عرب، جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا ۔ پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا	حقیقت کا گُر، ان کو اک اک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا	بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

سکھائی انہیں نوعِ انساں پہ شفقت	کہا ہے یہ اسلامیوں کی علامت
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت	شب و روز پہنچاتے ہیں ان کو راحت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں

دیئے پھیر دل ان کے مکر و ریا سے	بھرا ان کے سینے کو صدق و صفا سے
بچایا انہیں کِذب سے اِفترا سے	کیا سُرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھ باک ان کو
بس اک شوب میں کر دیا پاک ان کو

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت	ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت	نبیؐ نے کیا خلق سے قصدِ رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

مقامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ظفر علی خاںؒ

﴿المتوفی ۱۳۷۶ھ﴾

زمانے میں چمکا ہے نامِ محمدؐ
ہوئی روکشِ صبح و شامِ محمدؐ

مرا منہ لیا چوم روح الامیں نے
لیا میں نے جس وقت نامِ محمدؐ

نہ پہنچے وہاں جبرئیلِ امیں بھی
بلند اس قدر ہے مقامِ محمدؐ

پلائے ہیں ساقی نے بھر بھر کے مجھ کو
خدا کی خُمستاں سے جامِ محمدؐ

فقط دو عقیدوں پہ دنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوامِ محمدؐ

نعت

مولانا ظفر علی خاں

(المتوفی ۱۳۷۶ھ)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنّا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمہی تو ہو

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اَولیٰ تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیل کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے نکل گیا
وہ رہ نوردِ جادۂ اِسرا تمہی تو ہو

اُٹھ اُٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وہ درد دل میں کر گئے پیدا تمہی تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمہی تو ہو

نعت

مولانا ظفر علی خاںؒ

﴿المتوفی ۱۳۷۶ھ﴾

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبد گنبد پر
وحدت کی تجلّی کوند گئی آفاق کے سینا زاروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیّاروں میں

جو فلسفیوں سے کُھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سی پاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی، بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ہم حق کے علمبرداروں کا ہے اب بھی نرالا ٹھاٹھ وہی
بادل کی گرج تکبیروں میں، بجلی کی تڑپ تلواروں میں

نعت

مولانا ظفر علی خان

(المتوفی ۱۳۷۶ھ)

اے نشانِ حجتِ حق مظہرِ شانِ جلیل
تو نے کی تکمیلِ آئینِ مسیحا و خلیل

اوّلیں برہاں تری فرزندِ آذر کی دعا
اور نویدِ ابنِ مریم دوسری تیری دلیل

نقطۂ پرکارِ عشقِ کبریا تیرا جمال
تجھ سے اُس کو ہے محبت کیونکہ وہ خود ہے جمیل

ختم تجھ پر ہوگیا انسانِ کامل کا لقب
لا نہیں سکتے زمین و آسماں تیرا عدیل

بن گیا قرآں کی ہر ہر سطر ہر ہر لفظ میں
نطق تیرا شانۂ زلفِ پیامِ جبرئیل

لفظِ جنت قیدِ معنی سے رِہا ہوتا، اگر
تیری رحمت اہل عالم کی نہ ہوجاتی کفیل

تیری روشن زندگی کے کارنامے بن گئے
اہل ایماں کے لئے ہر مرحلہ میں سنگِ میل

حشر کے دن جن کو ملتا ساغرِ آبِ حمیم
تو نے پلوایا انہیں جامِ شرابِ سلسبیل

ہم ترے احکام پر جب تک عمل کرتے رہے
ہم کو ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا کہیں اپنا مثیل

پرچمِ اسلام اک عالم پہ لہراتا رہا
مشوروں میں ہم رہے اقوامِ عالم کے دخیل

سطوتِ اسلام کے ماتھے پہ جب پڑتا تھا بَل
سرکشوں کو ایک ساعت کی نہ مل سکتی تھی ڈھیل

جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف
فتح و نصرت کی نہ ہوتی تھی مجالِ قال و قیل

چھوڑ دی ہے جب سے لیکن ملّتِ بیضا کی راہ
ہم مسلماں ہو گئے دنیا کی قوموں میں ذلیل

ہم بھلے ہیں یا بُرے ہیں، تیرے آخر ہیں غلام
ہم کو ہم چشموں میں اے آقا نہ ہونے دے ذلیل

تکیہ جس طاقت پہ ہم کو ہے وہ ہے تیری دعا
جو کہ ہے مقبولِ درگاہِ خداوندِ جلیل

اے شفیع المذنبینؐ، اے رحمۃ للعالمینؐ
انتَ ہادی، انتَ حامی، انتَ لی نعم الوکیل

نعت

سیّد سلیمان ندویؒ

(المتوفی ۱۳۷۳ھ)

عشقِ نبویؐ دردِ معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمعِ ہدیٰ ہے

نورِ نبیؐ مقتبس از نورِ خدا ہے
بندہ کو شرَف نسبتِ مولا سے ملا ہے

احمدؐ سے پتہ ذاتِ اَحد کا جو ملا ہے
مصنوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے

پڑھتا ہے درود آپ ہی تجھ پر ترا خالق
تصویر پہ خود اپنی مصوّر بھی فدا ہے

بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیروِ احمدؐ ہے وہ محبوبِ خدا ہے

آمد تری اے ابرِ کرم رونقِ عالم
تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی یہ بنا ہے
فردوس و جہنم تری تخلیق سے قائم
یہ فرقِ بدو نیک ترے دم سے ہوا ہے
فرمانِ دو عالم تری توقیع سے نافذ
تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے
لے جائے گی منزل سے بہت دور بشر کو
جو جادہ سفر کا ترے جادہ کے سوا ہے

سراپائے اقدس

صلّی اللہ علٰی خیر خلقہٖ و آلہٖ وسلّم

سیّد نفیس الحسینی

اے رسولِ امیںؐ، خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حَسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے اَزَل کے حسیں، اے اَبد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّدُ الاوّلیں، سیّدُ الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خُلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سِدرۃُ المنتہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃُ القدر" تیری منوّر جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفےٰ مجتبےٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدّیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس اَنفَسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سرکارِ دو عالمؐ

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

کونین میں شہرت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی
چھائی ہوئی رحمت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

مومن کی نگاہوں میں فردوس سے بھی بڑھ کر
آغوشِ محبت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

اے ارضِ مدینہ کاش آنکھوں میں تجھے رکھ لوں
جنت ہے تو جنت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

انوارِ تجلّی سے ہیں دونوں جہاں روشن
کیا شمعِ رسالت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

مُردے ہی نہ جی اٹھیں پتھر بھی پڑھیں کلمہ
ٹھوکر میں وہ قدرت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

لازم ہے جسے رہنا سرتاجِ اُمم بن کر
وہ خاص جماعت ہے سرکارِ دو عالمؐ کی

طیبہ کا ہر اِک کوچہ کیونکر نہ معطّر ہو
پھیلی ہوئی نکہت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

اے زائرِ خوش قسمت روضہ کی زیارت بھی
دراصل زیارت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

تاحشر رہے یارب محفوظ حوادث سے
دل میں جو امانت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

کہتے ہوئے مرقد سے محشر میں حمیدؔ آئے
مجھ کو تو ضرورت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

نعت

احسان دانش

(المتوفی ۱۹۸۲ء)

افضل ہے مُرسلوں میں رسالت حضورؐ کی
اکمل ہے انبیاء میں نبوّت حضورؐ کی

ہے ذرّہ ذرّہ اُن کی تجلی کا اک سراغ
آتی ہے پھول پھول سے نکہت حضورؐ کی

پہچان لیں گے آپؐ وہ اپنوں کو حشر میں
غافل نہیں ہے چشمِ عنایت حضورؐ کی

آتے رہے تھے راہ نمائی کو انبیاء
جاری رہے گی رُشد و ہدایت حضورؐ کی

آنکھیں نہ ہوں تو خاک نظر آئے آفتاب
صدیقؓ جانتے ہیں صداقت حضورؐ کی

کھولے ہیں مشکلاتِ جہاں نے کئی محاذ
کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضورؐ کی

میری نظر میں مرشدِ کامل ہے وہ بشر
تفویض کرسکے جو محبت حضورؐ کی

جو ہوگئے ہوں آپؐ کے آپؐ ان کے ہوگئے
عادت نہیں ہے ترکِ مروّت حضورؐ کی

انجم مثالِ نقشِ قدم جا بجا ملے
لے کر کہاں چلی ہے محبت حضورؐ کی

میں ہوں زبانِ ماہ و ثریّا سے آشنا
ہے کائناتِ دہر حکایت حضورؐ کی

آہستہ سانس لے کہ خلافِ ادب نہ ہو
ہے آئینہ کی طرح طبیعت حضورؐ کی

آنکھوں کو اپنی چومتا رکھ رکھ کے آئینہ
ہوتی اگر نصیب زیارت حضورؐ کی

چشمِ طلب میں کس کا اجالا؟ حضورؐ کا
دنیائے دل میں کس کی حکومت؟ حضورؐ کی

انسانیت کو ماننے والوں کے واسطے
آئین دے گئی ہے فِراست حضورؐ کی

گزری ہے مفلسی میں بڑی آبرو کے ساتھ
اللہ کا کرم ہے عنایت حضورؐ کی

دانشؔ میں خوفِ مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز
میں جانتا ہوں موت ہے سنت حضورؐ کی

نعت

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

﴿المتوفی ۱۹۷۸ء﴾

رخشندہ ترے حسن سے رخسارِ یقیں ہے
تابندہ ترے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام ترا ہم قدمِ گردشِ دوراں
ہر جادہ ترا رہ گزرِ خلدِ بریں ہے

ہر قول ترا حرفِ صداقت کا ہے ضامن
ہر فعل ترا حُسنِ ارادت کا امیں ہے

جس میں ہو ترا ذکر، وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام، وہی بات حسیں ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبّر تری دہلیز پہ آکر
ہر شاہ تری راہ میں اک خاک نشیں ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدّر
تو خاتمِ دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آیا ہے ترا اسم مبارک مرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (بزبان ہندی)

عبدالرحیم فضل گلبرگوی (دکن)

شیتل، کومل بول تمہارے　　او بطحا کے راج دلارے
روپ سجل نیناں متوارے　　ان پرواروں سانجھ سکارے
مکھڑا تیرا چاند پونم کا　　گیسو تیرے بادر کارے
تجھ سے ساری دھرتی روشن　　تجھ سے دونوں جگ اجیارے
راجا تیری چوکھٹ پاکر　　کاہے گھوموں دوارے دوارے
تیرے چرن کی دھول ملے تو　　نین کجرا ڈاروں پیارے
درس دکھادو درشن دے دو　　آئے ہیں در پر داس تمہارے
عرش کی جانب کون چلا ہے　　کھول دیئے آکاش نے دوارے
آؤ سنبھالو راج سنگھاسن　　کب تک راج کریں اندھیارے
صورت تیری مصحف جیسی　　سیرت تیری تیسوں پارے

دیکھیں آقا کیا دیتے ہیں
فضلؔ کھڑا ہے ہاتھ پسارے

❁❁❁❁❁

تضمین بر قطعۂ شیخ سعدیؒ
مولانا حامد حسن قادری (بچھرایونی)
(المتوفی: ۱۹۶۴ء)

هو افصح بمقاله — هو اکمل بنواله
هو اعظم بجلاله — هو افقد بمثاله
بلغ العلی بکماله — کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله — صلّوا علیه وآله
هو حامد و محمدؐ — هو ماجد و ممجَّد
هو امجد هو احمدؐ — هو مرشد هو ارشد
بلغ العلیٰ بکماله

وہ بشیر بھی وہ نذیر بھی — وہی آپؐ اپنی نظیر بھی
وہ زمیں پہ شاہ و امیر بھی — وہ فلک پہ عرش مسیر بھی
بلغ العُلیٰ بکماله

وہ قسیمؐ بھی وہ جسیمؐ بھی — وہ نسیمؐ بھی وہ وسیمؐ بھی
وہ رؤفؐ بھی وہ رحیمؐ بھی — وہ خلیلؐ بھی وہ کلیمؐ بھی
بلغ العلیٰ بکماله

وہ رفیع اپنے کمال میں وہ حسین اپنے جمال میں
وہ عزیز اپنی خصال میں وہ فنا خدا کے وصال میں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

وہی ارفع الدرجات بھی وہی اکمل البرکات بھی
وہی جامع الحسنات بھی وہ جدا بھی واصل ذات بھی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

ہے انھیں کا فیض جہاں میں وہ نماز میں وہ اذان میں
وہ یگانہ آن میں شان میں وہ گئے فلک پر اک آن میں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

یہ جو قصر سبز رواق ہے یہ جو چرخ ہفت طباق ہے
یہ انھیں کے قصر کا طاق ہے یہ انھیں کے زیر براق ہے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

وہ ورائے ہفت فلک گئے کہ جہاں نبی نہ ملک گئے
وہ مقام قرب تلک گئے جو نہاں تھے نور جھلک گئے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

انھیں بے حجاب خدا ملا انھیں مرتبہ یہ بڑا ملا
انھیں کیا دیا انھیں کیا ملا جو دیا دیا جو ملا ملا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

نعت

اصغر گونڈوی

(المتوفی ۱۹۳۶ء)

دل نثارِ مصطفےؐ ، جاں پائمالِ مصطفےؐ
یہ اویسِ مصطفےؐ ہے، وہ بلالِؓ مصطفےؐ

دونوں عالم تھے مرے حرفِ دعا میں غرق و محو
میں خدا سے کر رہا تھا جب سوالِ مصطفےؐ

سب سمجھتے ہیں اسے شمعِ شبستانِ حرا
نور ہے کونین کا لیکن جمالِ مصطفےؐ

عالمِ ناسوت میں اور عالمِ لاہوت میں
کوندتی ہے ہر طرف برقِ جمالِ مصطفےؐ

عظمتِ تنزیہہ دیکھی، شوکتِ تشبیہہ بھی
ایک حالِ مصطفےؐ ہے ایک قالِ مصطفےؐ

دیکھئے کیا حال کر ڈالے شبِ یلدائے غم
ہاں نظر آئے ذرا صبحِ جمالِ مصطفےؐ

ذرّہ ذرّہ عالمِ ہستی کا روشن ہوگیا
اللہ اللہ شوکت و شانِ جمالِ مصطفےؐ

زینتِ محفلِ حیات

مولانا ظفر علی خاں

﴿المتوفی ۱۳۷۶ھ﴾

اے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں ترے حسن کی زکوٰۃ

تیری جبیں سے آشکار پرتوِ ذات کا فروغ
اور ترے کوچہ کا غبار سرمۂ چشمِ کائنات

بارگہِ الست سے بخش دیئے گئے تجھے
سب ملکی تصرفات، سب فلکی تجلیات

چہرہ کشا کرم ترا قاف سے تا بہ قیرواں
لطف ترا کرشمہ سنج کعبہ سے تا بہ سومنات

تیرے سلام کے لئے گلشنِ قدس کے طیور
گھوم رہے ہیں ڈال ڈال جھوم رہے ہیں پات پات

دیکھتے ہی ترا جلال کفر کی صف الٹ گئی
جھک گئی گردنِ ہبل ٹوٹ گیا طلسمِ لات

آنکھ کے اک اشارے سے تو نے معاً بدل دیئے
ذہن کے سب تصورات، قلب کے سب تاثرات

چوں و چگو نہ و چرا تابکجا و تا بکے
حل کیے ایک بات میں تو نے یہ سرمدی نکات

غیر کو خویش کردیا نیش میں نوش بھردیا
پل میں درست کردیئے بگڑے ہوئے تعلقات

کیا ہی وہ انقلاب تھا ڈھل گئے جس میں ایک ساتھ
لزبن و پیرس و دمشق پیکن و دہلی و ہرات

ازسرِنو کیا گیا دودۂ آدم ارجمند
اٹھ گئی قیدِ خون و رنگ مٹ گیا فرقِ نسل و ذات

شانِ خدائے پاک تھی یثربیوں کی سادگی
جس پہ نثار ہوگئے سب عجمی تکلّفات

تیری ثنا میں تر زبان ہوگیا جو مری طرح
اس کے قلم میں آگئی شانِ روانیِ فرات

پست و بلند کے لئے عام ہیں تیری رحمتیں
عرش سے اور فرش سے تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

اے کے رواں رواں ترا درد میں ہے بسا ہوا
کس کو ترے سوا سنائیں جا کے ہم اپنی مشکلات

سر پہ اندھیری رات ہے گھر گئی ہے بھنور میں ناؤ
موجِ بلا ہے تاک میں دور ہے ساحلِ نجات

تھام کے پایہ عرش کا کر بہ ادب یہ التجا
اے کہ ہے مبدءِ فیوض ایک فقط تری ہی ذات

بندے بھلے ہوں یا برے تو تو ہے اے خدا کریم
قطع ہو کیوں کریم کا سلسلۂ نوازشات

موردِ لطفِ خاص پر کس لئے آج یہ عتاب
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات!

نعت

روشؔ صدّیقی جوالا پوری

زندگی کو تا ابد ممنونِ احساں کردیا
تو نے اے خیر البشر انساں کو انساں کردیا

تشنہ کاموں کو بنایا ساقیِ آبِ حیات
دردمندوں کو مسیحِ خضرِ دوراں کردیا

بن گئے صحرا نشیں، نقاشِ تہذیبِ بشر
ساربانوں کو تمدّن کا نگہباں کردیا

وہ قبائل جن میں تھی صدیوں سے باہم دشمنی
تو نے ان کو یک رخ و یک رنگ و یک جاں کردیا

راہ زن، خضرِ رہِ امن و محبت بن گئے
وحشیوں کو پاسبانِ علم و عرفاں کردیا

ہوگیا برہم، طلسمِ بندگی و خواجگی
بازوئے مزدور کو ہمدوشِ سلطاں کردیا

ابر رحمت بن کے یوں برسا ترا خلقِ عظیم
ریگزاروں کو گلستاں بر گلستاں کردیا

آگہی کو مل گیا پیراہنِ حسنِ یقیں
عشق کو شائستۂ تہذیبِ ایماں کردیا

تیرے صدقے، تیرا پرتو ہے فروغِ زندگی
تیرے قرباں تو نے روشن قلبِ انساں کردیا

جلوہ گر ''اَلدِّیْنُ یُسْرٌ'' کی حقیقت ہوگئی
سادگی سے تو نے ہر مشکل کو آساں کردیا

جو بچھاتے تھے تری راہوں میں کانٹے روز و شب
تو نے ان کی زندگی کو گل بداماں کردیا

تیرے قرباں تو نے اے ماوا و ملجائے حیات
صبح کو فرشِ رہِ شامِ غریباں کردیا

مشعلِ جادہ بنایا، نالہ ہائے درد کو
آنسوؤں سے غم کی راہوں میں چراغاں کردیا

دیدہ و دل منزلِ الفقر فخری بن گئے
زندگی کو بے نیازِ ساز و ساماں کردیا

لالہ و گل کی قبائیں اُن کی وحشت پر نثار
جن کو تیری آرزو نے چاک داماں کردیا

تو نے لہرایا فروغِ عفو و رحمت کا علم
نظمِ عالم کو نظامِ عدل و احساں کردیا

صدق کو تو نے بنایا صبحِ صادق کا امیں
عدل سے تاریکیِ شب میں چراغاں کردیا

پاکی و عفت ردائے صنفِ نازک بن گئی
حسنِ تقویٰ کو لباسِ اہلِ ایماں کردیا

تاجِ "کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَم" بشر کو مل گیا
تو نے روشن کو کبِ تقدیرِ انساں کردیا

مختصر یہ ہے کہ اے جانِ ضمیرِ کائنات
تیرے فیضِ عام نے انساں کو انساں کردیا

پست و بُلند کے لیے عام ہیں تیری رحمتیں
عرش سے اور فرش سے تجھؐ پر سلام اور صلوٰۃ

(مولانا ظفر علی خان)

جس وقت تصوّر کرتا ہوں اک نیند سی آنے لگتی ہے
اے صلِّ علیٰ آرامگہِ سرکارِ دو عالمؐ کیا کہیئے

(حمید صدّیقی لکھنوی)

صلوٰۃ و سلام

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بُلا بھیجیں
بھیجی ہیں درُودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

(مولانا محمّد علی جوہر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ رحمت فرمائی تُو نے ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جیسے برکت فرمائی تُو نے ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر۔ بیشک تُو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

وہ دانائے سُبُل مولائے کُل ختم الرُّسُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

(علّامہ اقبالؒ)

وہ رازِ خلقتِ ہستی وہ معنیٔ کونین
وہ جانِ حُسنِ ازل وہ بہارِ صبحِ وجود

وہ آفتابِ حرم نازنینِ کُنجِ حرا
وہ دل کا نُور وہ اربابِ درد کا مقصود

وہ سرورِ دوجہاں وہ محمّدؐ عربی
بہ روحِ اعظم و پاکش درودِ نامحدود

(اصغر گونڈوی)

درود شریف

مولانا حسرت موہانی

﴿المتوفی ۱۹۵۱ء﴾

مونسِ بے کساں درود شریف
راحتِ عاشقاں درود شریف

طالبانِ وصال کو ہر دم
چاہیئے برزباں درود شریف

میری جانب سے ان کے پاس مَلک
لے چلے ارمغاں درود شریف

وہ بھی یارب ہو دن کہیں کہ پڑھیں
ہو کے ہم کامراں درود شریف

یہ بھی اک فیضِ عشق ہے ورنہ
ہم کہاں اور کہاں درود شریف

شوقِ نامِ حضورؐ کا حسرت
بن گیا ترجماں درود شریف

طیبہ کے جانے والے!

طیبہ کے جانے والے، لے اک پیام لے جا
میرا سلام لے جا، میرا سلام لے جا

اے عازمِ مدینہ تجھ کو سفر مبارک
بطحا کی سرزمیں کے شام و سَحر مبارک
دشت وجبل مبارک، نخل و حجر مبارک
اُس ارضِ محترم کے دیوار و در مبارک

تجھ پر خدا کی رحمت، اے شاد کام لے جا
میرا سلام لے جا، میرا سلام لے جا

بیرِعلی سے آگے جب رہگذار آئے
ہر سمت کی فضا میں رنگِ بہار آئے
بادِ صبا کا جھونکا جب خوشگوار آئے
اور دوش پر صبا کے خوشبوئے یار آئے

صلِّ علیٰ کا تحفہ ہر ایک گام لے جا
میرا سلام لے جا، میرا سلام لے جا

آجائے گا نظر پھر ذیشان سبز گنبد
راحت گہِ نبیؐ کی پہچان سبز گنبد
عشقِ نبیؐ کے یاروں کی جان سبز گنبد
تسکینِ قلب و جاں کا سامان سبز گنبد

ہدیہ مرا حضورِ خیر الانام لے جا
میرا سلام لے جا، میرا سلام لے جا

اے خوش نصیب تجھ کو وہ ساعتیں ملیں گی
جنت کی کیاریوں کی جب فرحتیں ملیں گی
سرکارؐ کی حضوری کی لذتیں ملیں گی
یعنی کہ دین و دنیا کی نعمتیں ملیں گی

اُس وقت کی دعا میں میرا بھی نام لے جا
میرا سلام لے جا، میرا سلام لے جا

موجِ کوثر (منتخب)

اقبال سہیل اعظم گڑھی

(المتوفی ۱۹۵۵ء)

احمدِ مُرسَل فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم
مظہرِ اوّل رُسُلِ خاتَم، صلی اللہ علیہ وسلّم

جسم مزکّٰی روح مصوّر، قلب مجلّٰی نورِ مقطرّ
حسنِ سراپا، خیرِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلّم

طینت جسکی سب سے مطہر، بعثت جسکی سب سے مؤخر
خِلقت جس کی سب پہ مقدّم، صلی اللہ علیہ وسلّم

جس کی ہراول فوجِ سلیماں، جس کے منادی موسیٰؑ عمراں
جس کے مبشر عیسیٰؑ مریم، صلی اللہ علیہ وسلّم

کفر کی ظلمت جس نے مٹائی، دین کی دولت جس نے لٹائی
لہرایا توحید کا پرچم، صلی اللہ علیہ وسلّم

باغِ جہاں کا حارسِ نامی، جس نے مٹائی رسمِ غلامی
پھر سے سنوارا گلشنِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلّم

بزمِ مِلل تھی نظم سے خالی، بکھرے ہوئے تھے حق کے لآلی
اُس نے کیے سب آ کے منظّم، صلی اللہ علیہ وسلّم

بچھڑے ہوئے گلّے کو ملایا، نسل و وطن کا فرق مٹایا

رہ نہ گیا کچھ تفرقہ باہم، صلی اللہ علیہ وسلّم

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، رشتہ ایک خدا سے جوڑا

شِرک کی کردی محفل بَرہم، صلی اللہ علیہ وسلّم

جس پہ تصدّق وحیِ الٰہی، کنکریاں دیں جس کی گواہی

جس کا تفوّق سب پہ مسلّم، صلی اللہ علیہ وسلّم

خلقِ خدا کا راعیِ آخر، دینِ ہدیٰ کا داعیِ آخر

جس کی دعوت اسلِم تسلَم، صلی اللہ علیہ وسلّم

ارض و سما میں آیۂ رحمت، روزِ جزا میں سایۂ رحمت

اس کے لوائے حمد کا پرچم، صلی اللہ علیہ وسلّم

صدقے جس کی خاکِ قدم پر، تختِ فریدوں بختِ سکندر

سَطوتِ کسریٰ شانِ کے وجم، صلی اللہ علیہ وسلّم

فقر و غنا دونوں کا سلطاں، روح و جسد دونوں کا درماں

دین کا اور دنیا کا سنگم، صلی اللہ علیہ وسلّم

قبلہ نمائے سجدہ گزاراں، شعلۂ سینا جلوۂ فاراں

صبحِ بہاراں جس کا مقدّم، صلی اللہ علیہ وسلّم

عمر بسر کی نانِ جویں پر سکہ چلایا چرخ و زمیں پر

فقر میں یہ استغناء کا عالم، صلی اللہ علیہ وسلّم

جتنے فضائل، جتنے محاسن، ممکن میں ہو سکتے تھے ممکن
حق نے کیے سب اُس میں فراہم، صلی اللہ علیہ وسلّم

آپؐ اگر مقصود نہ ہوتے، کون و مکاں موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم، صلی اللہ علیہ وسلّم

بندہ اور خدا سے واصل، خاکی اور انوار کا حامل
اُمّی اور اَسرار کا محرم، صلی اللہ علیہ وسلّم

بعدِ خدا ہر ایک سے افضل، اشرف و اکمل، اطیب و اجمل
اصدق و اعدل، اجود و احکم، صلی اللہ علیہ وسلّم

سیّدِ بطحیٰ مخبر صادق، عُروۂ وثقیٰ مصحفِ ناطق
برزخِ کبریٰ آیۂ محکم، صلی اللہ علیہ وسلّم

شافعِ محشر، ماحیٔ عصیاں، حامیٔ مضطر، حارسِ گیہاں
ساقیٔ کوثر، وارثِ زم زم، صلی اللہ علیہ وسلّم

کنزِ دقائق حصنِ حقائق، جانِ حدائق، روحِ خلائق
سب پر فائق سب پر اقدم، صلی اللہ علیہ وسلّم

خلفاء چرخِ ہدیٰ کے انجم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم
آپؐ جہاں کے ہادیٔ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلّم

نظمِ سہیلؔ ان کا ہی کرم ہے، ورنہ یہاں کب تابِ رقم ہے
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَعْلَمُ، صلی اللہ علیہ وسلّم

صلی اللہ علیہ وسلم

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

سبحان اللہ روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلّم
اللہ اکبر، اللہ اکبر، صلی اللہ علیہ وسلّم

وہ شبِ ماہ کا دلکش منظر، صلی اللہ علیہ وسلّم
پھیلی ہوئی اک نور کی چادر، صلی اللہ علیہ وسلّم

باغِ حریمِ پاک سے ہو کر، نکہتِ گل کی اوڑھے چادر
بادِ صبا آئی ہے معطّر، صلی اللہ علیہ وسلّم

دل سے مدینہ یاد کیے جا، روح کو اپنی شاد کیے جا
کوئی نہیں ذکر اس سے بہتر، صلی اللہ علیہ وسلّم

گنبدِ خضرا اور منارے، صدقے جن پر چاند ستارے
دیکھئے جس کو نور کا پیکر، صلی اللہ علیہ وسلّم

گنبدِ خضرا کا نظّارہ، نور کا جیسے اک فوّارہ
دیکھتے رہئے جس کو برابر، صلی اللہ علیہ وسلّم

خُلد کا اک گلدستہ کہیے، ہر لحظہ بس دیکھتے رہیے
اللہ اللہ جلوۂ منبر، صلی اللہ علیہ وسلّم

دیکھ رہی ہے نور کا ساماں، پاسِ ادب سے حیراں حیراں
جا کے نظر جالی کے اندر، صلی اللہ علیہ وسلّم

دل میں دھڑکن آنکھیں ہیں تر، قال اللہ تعالیٰ لب پر
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر، صلی اللہ علیہ وسلّم

دل میں حمیدؔ کے جو ہے جلوہ، پرتو ہے گنبد کے کلس کا
جس سے منوّر ہیں مہ و اختر، صلی اللہ علیہ وسلّم

صلی اللہ علیہ وسلم

امیر مینائی لکھنوی

﴿المتوفی ۱۹۰۰ء﴾

خلق کے سرور شافعِ محشر، صلی اللہ علیہ وسلّم
مُرسَلِ داور خاص پیمبر، صلی اللہ علیہ وسلّم

نورِ مجسّم نیرِّ اعظم، سرورِ عالم مونسِ آدمؑ
نوحؑ کے ہمدم، خِضرؑ کے رہبر، صلی اللہ علیہ وسلّم

فخرِ جہاں ہیں عرش مکاں ہیں، شاہِ شہاں ہیں سیف زباں ہیں
سب پہ عیاں ہیں آپؐ کے جوہر، صلی اللہ علیہ وسلّم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم، سب سے مقدم راز سے محرم
جانِ مجسم روحِ مصوّر، صلی اللہ علیہ وسلّم

دولتِ دنیا خاک برابر، ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور تخت نہ افسر، صلی اللہ علیہ وسلّم

رہبر موسیٰ ہادیٔ عیسیٰ، تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر، صلی اللہ علیہ وسلّم

سروِ خراماں چہرہ گلستاں، جبہۂ تاباں مہرِ درخشاں
سُنبلِ پیچاں زلفِ معنبر، صلی اللہ علیہ وسلّم

چشمۂ جاری خاصۂ باری، گردِ سواری بادِ بہاری
آئینہ داری فخرِ سکندر، صلی اللہ علیہ وسلّم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ، نعت امیر ہے اپنا پیشہ
ورد ہمیشہ دن بھر شب بھر، صلی اللہ علیہ وسلّم

سلام

ماہر القادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اَسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دیدی
سلام اُس پر ابوسفیانؓ کو جس نے اماں دیدی
سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اُس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں

سلام اُس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اُس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اُس پر جو امّت کیلئے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اُس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت ہے
سلام اُس پر کہ جس کی ذات فخرِ آدمیّت ہے

سلام اُس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اُس پر کہ مُشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اس پر کہ تھا الفقر فخری جس کا سرمایہ
سلام اُس پر کہ جس کے جسمِ اطہر کا نہ تھا سایہ

سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا ''یہ میرے ہیں''
سلام اُس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اُس پر کہ جس کے واسطے سورج پلٹ آیا
سلام اُس پر فضا جس نے زمانے کی بدل ڈالی
سلام اُس پر کہ جس نے کُفر کی قوّت کچل ڈالی
سلام اُس پر کہ جس کا نام لے کر اُس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت اوجِ دارائی
سلام اُس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں
سلام اُس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلماں کا یہی ایماں، یہی مقصد، یہی شیوا
سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

درود اُس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے
درود اُس پر کہ جس کے خُلق کی تفسیر قرآں ہے
درود اُس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اُس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی
درود اُس پر تبسّم جس کا گُل کے مسکرانے میں
درود اس پر کہ جس کا فیض ہے سارے زمانے میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لے کر پھول کھلتے ہیں
درود اُس پر کہ جس کے فیض سے دو دوست ملتے ہیں
درود اُس پر کہ جس کا تذکرہ عینِ عبادت ہے
درود اُس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے
درود اُس پر کہ جو تھا صدرِ محفل پاکبازوں میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں
درود اُس پر مکینِ گنبدِ خضرا جسے کہئے
درود اُس پر شبِ معراج کا دولہا جسے کہئے

درود اُس پر جسے شمعِ شبستانِ ازل کہیئے
درود اُس پر ابد کی بزم کا جس کو کنول کہیئے
درود اُس پر بہارِ گلشنِ عالم جسے کہیئے
درود اُس ذات پر فخرِ بنی آدم جسے کہیئے
رسولِ مجتبیٰؐ کہیئے ، محمد مصطفیٰؐ کہیئے
وہ جس کو ہادیِٔ دَعْ مَا کَدِرْ خُذْ مَا صَفَا کہیئے
درود اُس پر کہ جو ماؔہر کی امّیدوں کا ملجا ہے
درود اُس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

سلام

حفیظ جالندھری

﴿المتوفی ۱۹۸۲ء﴾

سلام اے آمنہؓ کے لال، اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سِرِّ وحدت، اے سراجِ بزمِ ایمانی
زہے یہ عزّت افزائی، زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی

سلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم، انساں کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ، یہی اشغالِ روحانی

تری صورت، تری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ
تبسّم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقرُ فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فترِ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شُیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہوچکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہوجائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرّہ کو تابانی

حفیظِؔ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروّت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنّا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی

سلام! اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام! اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

نوائے فراق

مدینہ سے جب کوچ کا وقت آیا کلیجہ ہر اک شخص کا منہ کو آیا
نبیِ مکرّم سے رخصت کا عالم قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

(اثرؔ فاضلی جے پوری)

نگاہ گنبدِ خضرا کے گرد پھرتی تھی
میں دِل کو تھام کے رخصت ہوا مدینے سے

درِ حضورؐ پہ دل تھا کچھ اِس طرح سے غنی
کہ جیسے قبضے میں کونین کا خزانہ تھا

یہ کیا کیا جو گزرنا تھی وہ گزر جاتی
سرِ نیاز نہ اُس در سے پھر اُٹھانا تھا

یہ تو مشکل ہے کہ طیبہ سے رہیں ہم محروم
اور پھر دل بھی پریشان نہ ہونے پائے

مزا جان دینے میں کچھ اور ہوتا
دمِ نزع طیبہ اگر دیکھ لیتے

(زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی)

اَلوَدَاع

ماہرالقادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

الوداع اے عرب کی پاک زمین!
تیرے ذرّے ہیں رفعتوں کے امین

الوداع اے جہانِ ذکر و صلوٰۃ
الوداع اے مقامِ عفو و نجات

الوداع ارضِ بے زراعت و کِشت
الوداع اے نگاہ و دل کی بہشت

الوداع اے فضائے کیف و سرور
الوداع اے ہوائے دامنِ نور

الوداع اے بوقبیس و کوہِ صفا
رخصت اے غارِ ثور و غارِ حرا

الفراق اے مقامِ ابراہیمؑ
الوداع اے مطاف و رُکن و حطیم

الوداع اے کبوترانِ حرم
ہم نشینانِ خاصگانِ حرم

الوداع اے جوارِ بیت اللہ
بیکسوں غمزدوں کی جائے پناہ

چاہِ زمزم ہے یا خدا کی سبیل
رخصت اے یادگارِ اسماعیل

تجھ کو ہر دم حضورِ حق ہے نصیب
بارک اللہ اے دیارِ حبیب!

تیری مٹی میں ہے وفا کا خمیر
رخصت اے سرزمینِ پاک ضمیر

رخصت اے روضۂ نبیِ کریمؐ
رخصت اے حُجلۂ رؤف و رحیم

رخصت اے جلوہ گاہِ قدسِ جناب
رخصت اے بارگاہِ وحی و کتاب

رخصت اے جالیوں کے نظّارے
رخصت اے رحمتوں کے گہوارے

رخصت اے قبرِ حضرتِ صدیقؓ
تجھ پہ رحمت ہو اے نبیؐ کے رفیق

رخصت اے مرقدِ جنابِ عمرؓ
تیرے ذرّے نشانِ فتح و ظفر

رخصت اے منبرِ رسولِ خداؐ — رخصت اے مرکزِ پیامِ ہدیٰ
اللہ اللہ مسجدِ نبویؐ — رخصت اے سجدہ گاہِ مصطفویؐ
رخصت اے ارضِ قبلتین و قبا — رخصت اے خندق و اُحد کی فضا
کپکپانے لگی مری آواز — رخصت اے قبرِ حمزہؓ جانباز
الوداع الفراق خلدِ بقیع — ذرّہ ذرّہ ترا وجیہہ و وقیع
کتنے شمس و قمر ہیں تجھ میں نہاں — سنگریزے ترے ہیں کاہکشاں
کچھ شہیدانِ سینہ چاک بھی ہیں — اہلِ بیتِ رسولِؐ پاک بھی ہیں
شہِ لولاک کی بنات بھی ہیں — اور ازواجِ طاہرات بھی ہیں
رخصت آرام گاہِ ذی النورینؓ — رخصت اے فاتحانِ بدر و حنین
اے شکستہ مزارِ پاکِ بتولؓ — تجھ پہ قربان رحمتوں کے پھول
اب بھی ہیں بے قرار تیرے لئے — کتنے آنسو مری عقیدت کے
الوداع اے حدودِ ملکِ حجاز — رخصت اے سجدہ گاہِ اہلِ نیاز
تیری مٹی نہیں دفینہ ہے — صدق و اخلاص کا خزینہ ہے
تو زمیں پر خدا کی آیت ہے — شام بھی تیری صبحِ جنت ہے
شانِ حق کا ظہور کیا کہنا — تیری راتوں کا نور کیا کہنا
اے عناں گیرِ گردشِ ایام — تیری شام و سحر کو میرا سلام
سوئے خود بیں، بہ سوئے من منگر — میری کوتاہیوں سے صرفِ نظر
اب بھی باقی ہے میرے دل میں خلش — اے کہ تو ہے جہانِ جذب و کشش

پھر مرے سامنے یہ منظر ہو
پھر مجھے حاضری میسّر ہو

سرورونور

زائرحرم حمید صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

وہ عجیب وقت تھا جب چلے تھے دیارِ نکہت و نور سے
وہ عجب سماں تھا جُدا ہوئے تھے جو آستانِ حضورؐ سے

وہ درود پڑھنا مرا حرم میں کمالِ کیف و سُرور سے
کبھی جالیوں کے قریب سے کبھی ہٹ کے سامنے دور سے

وہ عنایتیں، وہ نوازشیں، وہ نشاطِ دید کی بارشیں
جو ہجومِ جلوہ کی تابشیں نظر آئیں حُجلۂ نور سے

جبلِ اُحد کے نظارے کی ہے نگاہِ شوق کو آرزو
نہ خیال باغِ نعیم کا، نہ ہے ربط منظرِ طور سے

ہے مری نگاہ میں آج بھی، شبِ ماہ کی وہی دلکشی
وہ فضا میں چھٹکی ہے چاندنی، جو ضیائے قُبّۂ نور سے

کبھی مجھ کو محو نہ کر سکے، یہ رُباب و چنگ کے زمزمے
کہ دل اپنا مست ہے باغِ طیبہ کے نغمہ ہائے طیور سے

وہ نظر نواز تجلّیاں، وہ سکوتِ دل، وہ سکوتِ جاں
یہ کسے مجال، ملا سکے جو نظر کو پردۂ نور سے

مجھے بیرِ غرس کی چاہ ہے، مری تشنگی ہی گواہ ہے
یہ وہ تشنگی نہیں تشنگی جو، بجھے شرابِ طہور سے

کبھی زائرانِ حرم اگر سوئے دشتِ بدر بھی ہو گزر
تو سلام کہنا مری طرف سے وہاں کے اہلِ قبور سے

کہوں کس سے رازِ غمِ نہاں کہ ہیں اشک آنکھوں سے کیوں رواں
وہ سکونِ قلب نہیں یہاں جو وہاں تھا قُربِ حضورؐ سے

جو تڑپ حمیدؔ ہے آج کل، اِسی دھن میں آئے مجھے اجل
مرے لب پہ ہوگی یہی غزل، جو اٹھوں گا شورِ نشور سے

غمِ فراقِ مدینہ

بہزاد لکھنوی

(المتوفی ۱۹۷۴ء)

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے، قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی، خَم اُسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام وسَحر، وہ سکونِ دل و جاں وہ روح ونظر
یہ انہیں کا کرم ہے انہیں کی عطا، ایک کیفیتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام، اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام، وہ صلوٰۃِ سکوں آفریں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذّت ملی، جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نور رہتا ہے شام وسَحر، وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

پڑھ کے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب، ہم رواں جب ہوئے سوئے کوئے حبیبؐ
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاؔد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنّا مگر، یہ تمنّائے قلبِ حزیں رہ گئی

کوئی طلب ہے مجھے زیست میں تو اتنی ہے
نبیؐ کی چاہ ملے اور بے پناہ ملے
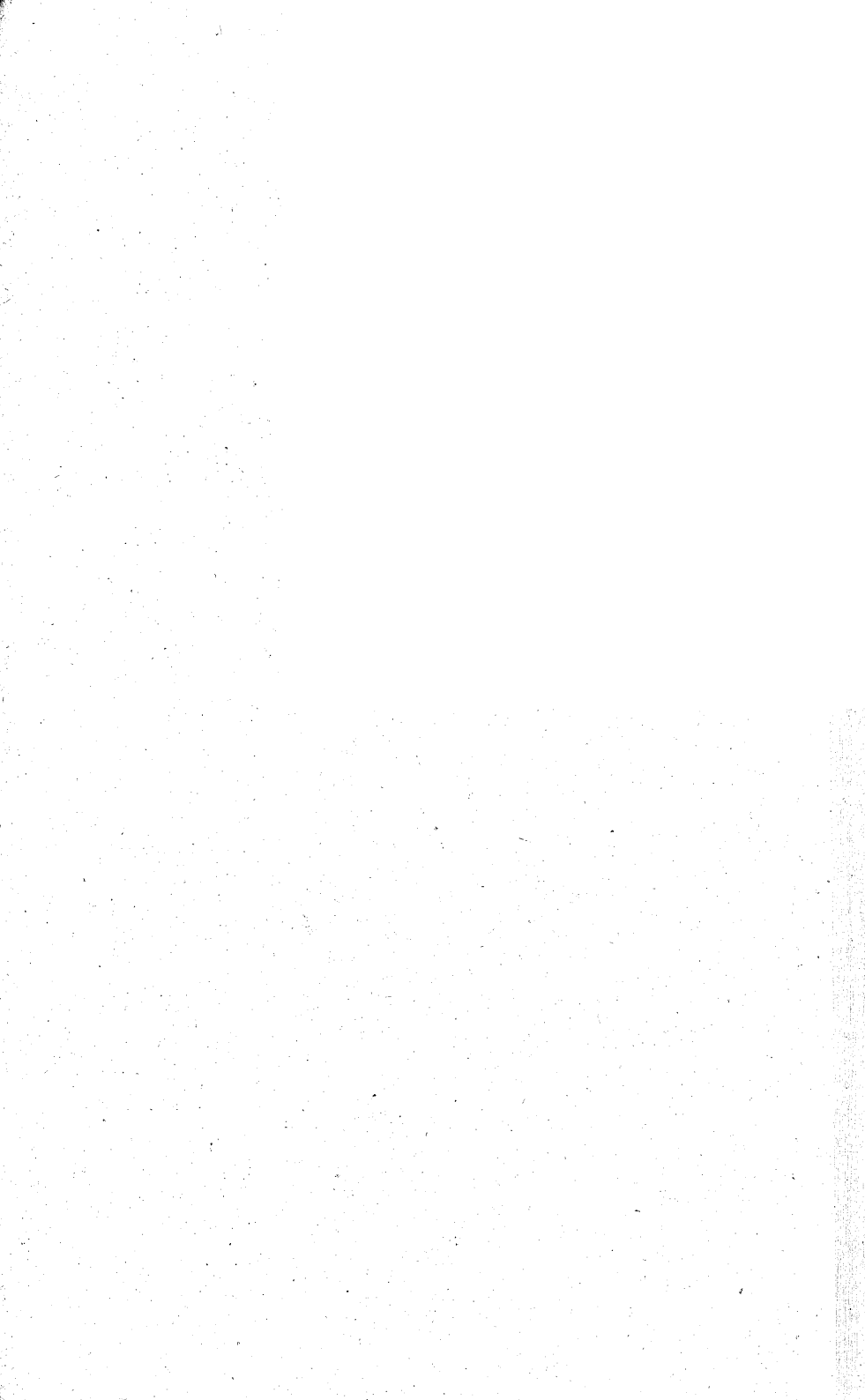
یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنّت کی ہوا آتی ہے

پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گُل کا
شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرتؐ کے تبسّم کی

جب کِھلا پھول کوئی باغِ جہاں میں تو مجھے
یاد آئے لبِ خندانِ رسولِ عربیؐ

کیا عدم میں بھی مدینہ ہے کوئی
جو وہاں جاتا ہے پھر آتا نہیں

مدینے جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
(امیر مینائیؒ)

منتہائے آرزو

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

﴿المتوفی ۱۹۶۵ء﴾

کوئی دیارِ حبیبِ خدا میں پہنچادے
حضوریٔ شہِ دوسرا میں پہنچادے

سکونِ دل ہو میسّر تری عنایت سے
الٰہی دامنِ کوہِ صفا میں پہنچادے

نصیب ہو پھر مجھے دیدِ منزلِ عرفات
کرم سے اپنے الٰہی مِنا میں پہنچادے

نظر مین وسعتِ کونین ہیچ ہے یارب
مجھے تو گوشۂ غارِ حرا میں پہنچادے

سجودِ شوق کو بے تاب ہے جبینِ نیاز
حریمِ کعبۂ راحت فزا میں پہنچادے

قدم قدم پہ جہاں میری روح وجد کرے
سُرور بخش فضائے قُبا میں پہنچادے

نہیں پسند یہ دنیائے رنگ و بو مجھ کو
کوئی مدینہ کی دلکشن فضا میں پہنچادے

ہمارا بہرِ خدا تحفۂ درود و سلام
کوئی حضورِ شہِ دوسرا میں پہنچادے

جہاں مہکتی ہے شام و سحر نسیمِ کرم
کوئی اُسی چمنِ دلکشا میں پہنچادے

وہ ظِلّ دامنِ رحمت میں عافیت پائے
جو مجھ کو سایۂ باب النساء میں پہنچادے

مری دُعا پہ جو آمین دردِ دل سے کہے
خدا اُسے حرمِ مصطفےٰؐ میں پہنچادے

تڑپ رہا ہے غم و درد سے غریب حمیدؔ
کوئی مدینہ کے دارالشفا میں پہنچادے

رحمتوں کا زمانہ

حمیدؔ صدیقی لکھنوی

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

حمیدؔ اللہ اللہ وہ کیا تھا زمانہ
مدینے کو جب ہو رہے تھے روانہ

طبیعت میں اک جوش تھا بے نہایت
نظر کھوئی کھوئی، قدم والہانہ

وہی میرے دل میں بھی گونجا ہوا تھا
لبوں پر حُدی خواں کے تھا جو ترانہ

کبھی روح پرور ہواؤں کے جھونکے
کبھی ابرِ رحمت کا تھا شامیانہ

درختوں کے سائے میں بستر لگائے
دل آویز وہ زندگی بدوِیانہ

نہ بجلی کی دہشت نہ صیّاد کا ڈر
کھجوروں کے جُھرمُٹ میں تھا آشیانہ

اگر دو قدم بڑھ گیا کوئی محمل
مرے واسطے بن گیا تازیانہ
بڑے لطف سے منزلوں کا گزرنا
کسی کا وہ لطف و کرم غائبانہ
دکھادے الٰہی مجھے پھر دکھا دے
زمانہ وہی رحمتوں کا زمانہ
دلوں کی تمنّا، امیدوں کا مرکز
شہنشاہِ کونین کا آستانہ
حرم میں نمازیں پڑھوں پے بہ پے میں
ادب سے دعائیں کروں مخلصانہ
حضورِ دلی سے کروں التجائیں
نظر کو جھکائے ہوئے عاجزانہ
تخیل میں ہر وقت ہو ذاتِ اقدس
نگاہوں کا انداز ہو عارفانہ
کہوں پردۂ شعر میں حال دل کا
زباں پر رہے نغمۂ عاشقانہ

اے کاش پھر مدینے میں اپنا قیام ہو

مفتی محمد شفیعؒ

(المتوفی ۱۹۷۶ء)

اے کاش پھر مدینے میں اپنا قیام ہو
دن رات پھر لبوں پہ درود و سلام ہو

پھر ذکرِ لا الٰہ مرا حرزِ جاں رہے
اور وقتِ واپسیں یہی میرا کلام ہو

محرابِ مصطفیٰؐ میں ہو معراجِ سر نصیب
پھر سامنے وہ روضۂ خیر الانام ہو

پھر بھی مواجہہ میں درود و سلام کا
پرکیف وہ نظارۂ ہر خاص و عام ہو

پھر کاش میں مکینِ حرمِ مصطفیٰؐ بنوں
فضلِ خدا سے روضۂ جنت مقام ہو

جس کو وہ خود یہ کہہ دیں کہ میرا غلام ہے
دوزخ کی آنچ اس پہ یقینی حرام ہو

تمنائے مدینہ

حمید صدیقی لکھنوی

(التوفی ۱۹۶۵ء)

ایسا تو ہو دل محوِ تماشائے مدینہ
جس سمت نظر جائے نظر آئے مدینہ

سودا ہو اگر سر میں تو سودائے مدینہ
دل میں ہو تمنّا تو تمنّائے مدینہ

دل میں رہے سلطانِ مدینہ کا تصوّر
اور آنکھ رہے محوِ تماشائے مدینہ

اللہ رے نسیمِ سَحَری کی وہ لطافت
وہ روح فَزا منظرِ صحرائے مدینہ

تابانیٔ انوار کا اللہ رے یہ عالم
ہے مہر بھی اِک ذرّۂ صحرائے مدینہ

کیا چیز ہے اللہ یہ اعجازِ تصوّر
جیسے تھے ابھی محوِ تماشائے مدینہ

صدقے میں شہیدانِ اُحد کے مرے مولا
دکھلا دے مجھے پھر وہی صحرائے مدینہ

بے چین ہے دردِ غمِ فرقت سے حمیدؔ اب
پھر اس کو طلب کیجئے آقائے مدینہ

آپؐ اُن کے لیے بھی رحمت ہیں
جو زمانے ابھی نہیں آئے

کوئی ہادی اب نہ آئے گا نہ اُترے گی کتاب
حشر تک کے واسطے فرمانِ پائندہ ہیں آپؐ
(حنیف اسعدی)

تجلّیوں سے تری مستنیر و تابندہ
زمانِ ماضی و عصرِ رواں و آئندہ

اِس زمیں سے عرش تک نقشِ قدم موجود ہیں
راستہ بھٹکے گا کیسے کاروانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(صبا اکبر آبادی)

فقط دو عقیدوں پہ دُنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوامِ محمدؐ
(مولانا ظفر علی خاں)

معراج کی رات

ماہر القادری

﴿المتوفی ۱۹۷۸ء﴾

جس کا مشتاق ہے خود عرشِ بریں آج کی رات
اُمِّ ہانیؓ کے وہ گھر میں ہے مکیں آج کی رات

آنکھ میں عرضِ تمنّا کی جھلک لب پہ درود
آئے اس شان سے جبریل امیں آج کی رات

سارے نبیوں کے ہیں جھرمٹ میں نبیِؐ آخر
قابلِ دید ہے اقصیٰ کی زمیں آج کی رات

نور کی گرد اڑاتا ہوا پہنچا جو بُراق
رہ گزر بن گئی تاروں کی جبیں آج کی رات

اک مقام آیا کہ جبریل کا بھی ساتھ چھٹا
وہ ہیں اور سلسلۂ نورِ مبیں آج کی رات

صاحبِ آیۂ لولاک کی آمد سن کر
سجدۂ شکر میں ہے عرشِ بریں آج کی رات

عالمِ قدس کے اَسرار کوئی کیا جانے
وہ ہی وہ ہیں نہ زماں ہے نہ زمیں آج کی رات

قابَ قوسین تو ہے قُرب کی پہلی منزل
بندہ اللہ سے اتنا ہے قریں آج کی رات

ایک ہی سطح پہ ہے مرتبۂ غیب و شہود
اٹھ گئے سارے حجاباتِ حسیں آج کی رات

ہوش و اِدراک کی تکمیل ہوئی جاتی ہے
اپنی معراج پہ ہیں علم و یقیں آج کی رات

یہ فَضا اور یہ معراج مگر اس پر بھی
اپنی امّت کو نہ بھولے شہِ دیں آج کی رات

مسکرائے جو نبیؐ دیکھ کے جنت کی طرف
اور بھی ہوگئی فردوس حسیں آج کی رات

در کی زنجیر بھی جنبش میں ہے بستر بھی ہے گرم
رُک گئی گردشِ افلاک و زمیں آج کی رات

او کبھی ہم کو فراموش نہ کرنے والے
روحِ ماؔہر بھی ہے موجود یہیں آج کی رات

شبِ اِسریٰ

ماہرالقادری

(المتوفی ۱۹۷۸ء)

معراج کی شب ایسے انوار نظر آئے
بے پردہ خدائی کے اَسرار نظر آئے

تھا مسجدِ اقصیٰ میں جھرمُٹ جو رسولوں کا
ان سب سے حسیں میرے سرکار نظر آئے

جبریل رُکے رُک کر کی عرض خدا حافظ
جب قُربِ تجلّی کے آثار نظر آئے

اب وقت و مکاں کی بھی تمیز نہیں باقی
رَفرف کی بھلا کس کو رفتار نظر آئے

ہر گام پہ نظّارہ آیاتِ الٰہی کا
فردوسِ بریں کے بھی گلزار نظر آئے

اے صلِّ علیٰ شرحِ آیاتِ شبِ اِسریٰ
معنی کے نئے جلوے ہر بار نظر آئے

قطعہ

اکبر الٰہ آبادی مرحوم

(المتوفی ۱۹۲۱ء)

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

مدح باقی ہے

تھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

ملتزم پر مانگنے کے لیے ایک عمدہ دعا

اِلٰهِی عَبْدُكَ بِبَابِكَ فَقِيْرُكَ بِبَابِكَ سَائِلُكَ بِبَابِكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ ذَلِيْلُكَ بِبَابِكَ ضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۵ اِرْحَمْنِيْ يَا مَوْلَائِيْ يَا مَوْلَائِيْ اَنْتَ الْغَفَّارُ وَاَنَا الْمُسِيْئُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُسِيْئَ اِلَّا الْغَفَّارُ. مَوْلَائِيْ مَوْلَائِيْ اَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ اِلَّا الْمَالِكُ۔

الٰہی تیرا بندہ تیرے در پر حاضر ہے۔ تیرا فقیر تیرے در پر ہے۔ تیرا منگتا تیرے در پر ہے۔ تیرا مسکین تیرے دروازے پر ہے۔ تیرا ذلیل بندہ تیرے دروازے پر ہے۔ تیرا کمزور بندہ تیرے دروازہ پر ہے۔ تیرا مہمان تیرے دروازے پر ہے۔

اے سب جہانوں کے پروردگار! رحم کر مجھ پر میرے مولا، میرے آقا! تُو بہت بخشنے والا ہے اور مَیں مجرم ہوں اور بخشنے والا ہی مجرم پر رحم کرتا ہے۔ میرے مولا، میرے آقا، تو مالک ہے اور مَیں تیرا مملوک ہوں اور مملوک پر اُس کا مالک ہی رحم کرتا ہے۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْعَبْدَ اِلَّا الرَّبُّ۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّازِقُ۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْكَرِیْمُ وَاَنَا اللَّئِیْمُ وَهَلْ یَرْحَمُ اللَّئِیْمَ اِلَّا الْكَرِیْمُ۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الذَّلِیْلَ اِلَّا الْعَزِیْزُ۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَهَلْ یَرْحَمُ الضَّعِیْفَ اِلَّا الْقَوِیُّ۔

مَوْلَائِیْ مَوْلَائِیْ اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ
وَھَلْ یَرْحَمُ الْمُذْنِبَ اِلَّا الْغَفُوْرُ ﴿۵﴾

میرے مولا میرے آقا! تُو میرا ربّ ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں
اور بندے پر اُس کا رب ہی رحم کرتا ہے۔

میرے مولا میرے آقا! تُو رازق ہے اور مَیں مرزوق ہوں اور
مرزوق پر رازق ہی رحم کرتا ہے۔

میرے مولا میرے آقا! تُو کریم ہے اور مَیں لئیم ہوں اور لئیم پر
کریم ہی رحم کرتا ہے۔

میرے مولا میرے آقا! تُو عزّت اور غلبہ والا ہے اور مَیں ذلیل
اور پست ہوں اور ذلیل پر عزّت والا ہی رحم کرتا ہے۔

میرے مولا میرے آقا! تُو قوّت والا ہے اور مَیں کمزور ہوں
اور قوّت والا ہی کمزور پر رحم کرتا ہے۔

میرے مولا میرے آقا! تُو بخشنے والا ہے اور مَیں گناہ گار ہوں
اور بخشنے والا ہی گناہ گار پر رحم کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَاَنْتَ اَھْلٌ وَاِنْ
تُعَذِّبْنِیْ فَاَنَا اَھْلٌ فَارْحَمْنِیْ یَا اَھْلَ

التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ ۝

اے اللہ! اگر تو مجھ پر رحمت فرمائے تو یہ تیری شانِ کریمی کے لائق ہے، اور اگر تو مجھے عذاب دے تو بلاشبہ میں اسی قابل ہوں۔ تو اے میرے مولا میرے ساتھ تو اپنی شان کے مطابق معاملہ فرما، اور مجھ پر رحم کر، اے تقویٰ کے قابل، اے مغفرت والے، اے ارحم الراحمین، اے خیر الغافرین۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے اللہ! تو نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا، اور تو وعدہ خلافی کرنے والا نہیں،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۝

اور اے اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کے آل و اصحابؓ اور ازواج و ذریات پر اور ان کے سب گھر والوں پر۔ کما تحبُّ و ترضٰی عدد ما تحبُّ و ترضٰی۔

چند مختصر اور آسان دُعائیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(ترجمہ) اے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں کی معافی اور دنیا اور آخرت میں عافیت کا۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(ترجمہ) پروردگار! بخش دے اور رحم فرما، تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

(ترجمہ) اے مالک! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو بخش دیجئے جس دن کہ حساب کتاب ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

يَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضِنْوَةً
صَلّٰى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ
(سیدہ فاطمۃ الزہراؓ)

الجزء الثانی

حصہ دوم

(عربی)

لَوْشُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ
ذِکْرُکَ فِیْ شَطْرٍ وَالتَّوْحِیْدَ فِیْ شَطْرِہٖ
(علامہ ابن القیمؒ)

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

اَبَدًا وَعِلْمِیْ اَنَّہٗ لَمْ يَخْلُقٗ

(توضیحات مشکوٰۃ)

فَخْرُ الْمِلَاحِ لِحُسْنِهِمْ وَجَمَالِهِمْ

وَبِحُسْنِهٖ كُلُّ الْمَحَاسِنِ تَفْخَرُ

فَجَمَالُهٗ مُجْلٍ لِكُلِّ جَمِيْلَةٍ

وَلَهٗ مَنَارُ كُلِّ وَجْهٍ نَيِّرُ

(سیّد محمّد وفا شاذلی مالکیؒ)

لِمَ لَا يُضِيْئُ بِكَ الْوُجُوْدُ وَلَيْلُهٗ

فِيْهِ صَبَاحٌ مِنْ جَمَالِكَ مُسْفِرُ

فَبِشَمْسِ حُسْنِكَ كُلُّ يَوْمٍ مُشْرِقٌ

وَبِبَدْرِ وَجْهِكَ كُلُّ لَيْلٍ مُقْمِرُ

(المواہب اللدنیہ ج ۲)

اَتَيْتُكَ رَاجِلًا وَوَدِدْتُّ اَنِّیْ

مَلَكْتُ سَوَادَ عَيْنِیْ اَمْتَطِيْهِ

وَمَالِیْ لَا اَسِيْرُ عَلَى الْاٰمَاقِ

اِلٰى قَبْرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِ

(الوفا لابن الجوزیؒ باب ۳۸)

اشعار مکتوبہ تجاہ وجہ الشریف

(مراۃ الحرمین)

بِنُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ شُرِّفَتِ الدُّنٰی
فَفِیْ نُوْرِہٖ کُلٌّ یَّجِیْءُ وَیَذْھَبُ
بَرَاہُ جَلَالُ الْحَقِّ لِلْحَقِّ رَحْمَۃً
فَکُلُّ الْوَرٰی فِیْ بِرِّہٖ یَتَقَلَّبُ
بَدَا مَجْدُہٗ قَبْلَ اِنْشَآءِ رَمْزِہٖ
وَاَسْمَاءُہٗ قَبْلُ فِی اللَّوْحِ تُکْتَبُ

(زیارۃ الحرمین از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مطبوعہ ۱۳۵۴ھ)

اشعار مکتوبۃ علی عضادتی باب السلام من الخارج بالخطّ الثلث الجمیل

یہ اشعار (مسجد نبوی) کے باب السلام کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں پر باہر کی جانب بخط ثلث تحریر ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ مُسْتَجِیْرٌ
بِجَاهِكَ وَالزَّمَانُ لَهُ اعْتِدَاءٌ

وَجَاهُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهٌ
رَفِيْعٌ مَا لِرِفْعَتِهِ انْتِهَاءٌ

وَظَنِّيْ فِيْكَ يَا طٰهٰ جَمِيْلٌ
وَمِنْكَ الْجُوْدُ يُعْهَدُ وَالسَّخَاءُ

وَحَاشَا اَنْ اَرٰى ضَيْمًا وَذُلًّا
وَلِيْ نَسَبٌ بِمَدْحِكَ وَانْتِمَاءٌ

رَجَوْتُكَ يَا ابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّيْ
مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ رَجَاءٌ

عَسٰى بِكَ تَنْجَلِيْ عَنِّيْ كُرُوْبِيْ
وَكَمْ كَرْبٍ لَهُ مِنْكَ انْجِلَاءٌ

وَكَمْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضْلٌ
تَضِيْقُ الْاَرْضُ عَنْهُ وَالسَّمَاءُ

وَكَمْ لَكَ مُعْجِزَاتٌ ظَاهِرَاتٌ
كَضَوْءِ الشَّمْسِ لَيْسَ لَهُ خَفَاءٌ

وَاَنْتَ لَنَا عَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ
وَنَحْنُ عَلَى الْعُمُوْمِ لَكَ الْفِدَاءُ

(مرآۃ الحرمین ج ۱ ص ۴۵۸)

اشعار نقلت علی مواجهة الشریفة

روضۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریفہ کی جالیوں پر کندہ

نعتیہ اشعار

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرْبِ اَعْظُمُہٗ

فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ

فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

(بحوالہ نقوش رسول نمبر)

ترجمہ : اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کے اجساد ہموار زمین میں دفن کیے گئے، کہ اس کی عمدگی اور پاکیزگی کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی اور پاکیزگی پھیل گئی۔

میری جان۔ فدا اس پاک قبر پر جس میں آپ سکونت فرما ہیں کہ اس میں عفت ہے، اس میں جود ہے اس میں کرم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

وضمّ الاله اسم النّبی اِلٰی اسمه

اِذ قال فی الخمس المؤذّن اشهد

وَشقّ له من اسمه لیجلّه

فذو العرش محمودٌ وھٰذا محمّدٌ

(حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا نام اپنے نام سے مربوط کر دیا ہے اِس لیے مؤذّن پانچوں وقت اذان میں اشھد ..... کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عزّت و شان دکھانے کے لیے اپنے نام سے اُن کا نام مشتق کیا ہے۔ پس صاحبِ عرش محمود ہے اور یہ (یعنی آپؐ) محمّد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

(المتوفی ۸ھ)

(حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے نعتیہ اشعار)

رُوحِي الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهُ شَهِدَتْ
بِاَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُودٍ مِنَ الْبَشَرِ

عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

لَوْلَمْ يَكُنْ فِيهِ اٰيَاتٌ مُبَيِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِيهَتُهُ تُغْنِي عَنِ الْخَبَرِ

میری روح اُس ذاتِ پاک پر قربان جس کے اخلاق اِس حقیقت کے گواہ ہیں کہ وہ بنی نوعِ انسان میں سب سے افضل ہیں۔

اُن کے احسانات تمام انسانوں کے لیے اسی طرح عام ہیں جس طرح سورج اور چاند کی روشنی ساری دُنیا کے لیے عام ہے۔

اگر اُن کی نبوّت کے لیے واضح اور روشن نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو خود اُن کی شخصیت ہی تصدیقِ رسالت کے لیے کافی تھی۔

(حضرت حسّان بن ثابتؓ)

المتوفی ۵۴ سنہ ھ

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی تعریف میں حضرت حسّان بن ثابتؓ کے حسین ترین اشعار)

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

آپؐ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔
اور آپؐ سے زیادہ صاحب جمال عورتوں نے کبھی نہیں جنا۔
آپؐ تمام عیوب سے پاک پیدا کئے گئے۔
ایسا لگتا ہے کہ آپؐ اپنی چاہت کے مطابق پیدا کئے گئے۔

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ
(المتوفی ۵۴ھ)

اَغَرُّ علیہ للنّبوّۃ خاتم
من اللّٰہ مشھود، یلوح ویشھد
وضَمَّ الالٰہ اسم النّبیِّ الی اسمہٖ
اذ قال فی الخمس المؤذّن اشھد
وشقّ لہ من اسمہ لیجلّہ
فذو العرش محمودٌ وھذا محمّدٌ
نبیٌّ اَتانا بعد یاس وفترۃ
من الرُّسل والاوثان فی الارض تُعبد
فأمسٰی سراجًا مستنیرًا وھادیًا
یلوح کما لاح الصّیقل المھنّد
وانذرنا نارًا وبشّر جَنّۃً
وعلّمنا الاسلام فاللّٰہ نحمد

وانت الٰه الخلق ربّی وخالقی
بذٰلك ما عمرت فی الناس اشهد

تعالیت ربّ النّاس من قولِ من دعا
سواك الٰها انت اعلٰی وامجد

لك الخلق والنّعماء والامر كلّه
فایّاك نستهدی وایّاك نعبد

(ترجمہ اردو اگلے صفحہ پر)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۔ آپؐ پر مہرِ نبوت درخشاں ہے اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے۔

۲۔ اللہ نے اپنے نبیؐ کا نام اپنے نام سے مربوط کر دیا اس لیے مؤذن پانچوں وقت اذان میں اشھد ..... کہتا ہے۔

۳۔ اللہ نے اپنے نام سے اپنے پیغمبر کا نام نکالا۔ عرش والا (خدا) محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔

۴۔ یہ ایسے نبیؐ ہیں جو ناامیدی اور انبیاء کے سلسلۂ بعثت کے طویل وقفے کے بعد ہم تک آئے اور اس وقت آئے جب زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

۵۔ یہ ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے، جن کی چمک ایسی ہے جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔

۶۔ ہمیں جہنم سے ڈرایا، جنت کی بشارت دی، اسلام سکھایا۔ پس اللہ ہی ہے جس کی ہم حمد کرتے ہیں۔

۷۔ اور ساری مخلوق کا معبود میرا رب اور خالق ہے، ہم زندگی بھر اسکی شہادت دیتے رہیں گے۔

۸۔ سارے جہان کے رب! تیری شان بڑی ہے اور تو بلند ہے اُس شخص کے قول سے جو تیرے سوا کسی کو پکارتا ہے، تو بہت بلند اور بڑائیوں والا ہے۔

۹۔ تو پیدا کرنے والا، نعمتیں دینے والا اور ہر چیز کا حکمران ہے، ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

(بشکریہ نقوش رسول نمبر)

ام المؤمنين عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا

(م ۵۸ھ)

انشائت فی مدح النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حسن وجمال کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں)

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ
لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدِ
لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ
لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَی الْاَیْدِیْ

(الزرقانی علی المواھب ج ۳ ص ۳۹۳)

اگر مصر والے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے رُخسارِ مبارک کے اوصاف سُن لیتے تو وہ یوسف علیہ السّلام کی خریداری میں اپنی نقدی خرچ نہ کرتے۔ اگر زلیخا کی سہیلیاں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جبین مبارک دیکھ لیتیں تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کو چاک کرنے کو ترجیح دیتیں۔

امام قرطبیؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں بعض علماء سے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کامل حسن ہم پر ظاہر نہیں ہوا۔ اگر آپؐ کا تمام حسن ہم پر ظاہر ہوتا تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رویت کی طاقت نہیں رکھتیں (المواھب اللدنیہ ج ۲)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(م ۵۸ ھ)

انشأت فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں)

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ
وَشَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ
فَشَمْسُ النَّاسِ تَطْلُعُ بَعْدَ فَجْرٍ
وَشَمْسِیْ تَطْلُعُ بَعْدَ الْعِشَآءِ

(ترجمہ) ایک سورج (خاص) ہمارا ہے (یعنی حضورؐ کا روئے انور) اور ایک سورج فضائے آسمان کا ہے۔

میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔

لوگوں کا سورج (یعنی آسمان کا سورج) فجر کے بعد نکلتا ہے۔

اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

(الحدیث) قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَارَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَاِذَا ضَحِکَ یَتَلَأْلَأُ نُوْرُہٗ فِی الْجُدُرِ

(کتاب الشمائل للترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ گویا کہ آپؐ کے چہرے میں آفتاب چل رہا ہے اور جب آپؐ ہنستے تھے تو دیواروں پر چمک پڑتی تھی۔

(الحدیث) وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِرُبَیِّعِ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عِفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یٰبُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً (رواہ الدارمی)

(ترجمہ) حضرت محمد ابن عمّار بن یاسرؓ کے صاحبزادے حضرت ابوعبیدہؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے معوّذ ابن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیّعؓ (صحابیہ) سے عرض کیا کہ آپ ہمارے سامنے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصف بیان کریں تو اُنھوں نے کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے اگر تو آپؐ کو دیکھتا تو لگتا کہ تُو نے آفتاب کو دیکھا جو طلوع ہوچکا ہے۔

قصیدہ ہمزیہ بوصیریؒ کا ایک شعر ہے۔

انما مثلوا صفاتك للنا ؞ س كما مثل النجوم الماء

(ترجمہ) آپؐ کا وصف بیان کرنے والوں نے آپؐ کی صفات کی صورت آدمیوں کو سمجھانے کیلئے اس طور سے باندھی ہے جیسے پانی ستاروں کی صورت باندھتا ہے یعنی پانی میں ستاروں کا عکس پڑتا ہے۔ پانی میں ستاروں کی حقیقت موجود نہیں ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا وصف بیان کرنیوالوں نے آپؐ کی حقیقت کا احاطہ نہیں کیا اور اُنھوں نے آپؐ کی صورت مبارک کی تصویر ظاہر کردی ہے۔ (المواہب اللدنیہ ج۲)

ما احسن قول کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت کعب بن زہیرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کتنے عمدہ اشعار کہے ہیں)

تَخْدِیْ بِهِ النَّاقَةُ الْاَدْمَاءُ مُعْتَجِرًا
بِالْبُرْدِ کَالْبَدْرِ جَلّٰی لَیْلَةَ الظُّلَمِ

فَفِیْ عِطَافَیْهِ اَوْ اَثْنَاءِ بُرْدَتِهٖ
مَا یَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْ دِیْنٍ وَمِنْ کَرَمِ

(الروض الانف للسہیلی)

(ترجمہ) گندم گوں اونٹنی پر سوار، سر پر چادر اوڑھے ہوئے، بدرِ منیر کی طرح منور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ رفتار سے اس طرح تشریف لے جارہے ہیں جس طرح بدرِ کامل اندھیری رات کو روشن کرتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے۔

آپؐ کی چادرِ مبارک کے دونوں پلّوں میں یا چادر کے درمیان اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر خیر و بھلائی اور کتنا کرم وجود ہے۔

ف) البرد کے ایک معنی سیاہ کمبل کے بھی ہیں۔ اگر یہ معنی مراد لیے جائیں تو تشبیہ اور بھی لطیف ہو جاتی ہے۔ یعنی سیاہ کمبل میں ملبوس آپؐ کے چہرۂ انور کی

مثال ایسی ہے جیسا کہ سیاہ رات میں نمودار ہونے والا بدرِ کامل۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ بدرِ کامل کا نور آپؐ کے نور سے کمتر ہے جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

(الحدیث) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (رواه الترمذی والدارمی)

(ترجمہ) حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چاندنی راتوں میں سے ایک رات کو میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا، اور میں کبھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جمال عالم تاب کی طرف نظر کرتا اور کبھی چاند کو دیکھتا اور اس وقت سُرخ (اور سفید دھاری والا) حلّہ آپؐ کے جسمِ مبارک پر تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے نزدیک آپؐ کا حسن و جمال چاند سے کہیں زیادہ تھا۔ (ترمذی و دارمی)

قال ابن الحلاوی:

يَقُوْلُوْنَ يَحْكِي الْبَدْرُ فِي الْحُسْنِ وَجْهَهُ

وَبَدْرُ الدُّجٰى مِنْ ذَالِكَ الْحُسْنِ يَنْحَطُّ

(ابن الحلاوی)

(ترجمہ) آدمی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت میں کہتے ہیں کہ چاند حُسن میں آپؐ کے چہرہ کے مشابہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ شب تاریک کے چاند کا حُسن آپؐ کے حُسن سے فرومرتبہ ہے۔

طِیْبُ رِیْحِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشبو

ما احسن قول ابی عبد اللہ العطّار:

بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ طَابَ نَسِیْمُھَا

فَمَا الْمِسْكُ مَا الْکَافُوْرُ مَا الْمَنْدَلُ[1] الرَّطْبُ

(وفاء الوفا ج ۲)

(ترجمہ) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشبو سے مدینہ کی ہوا ایسی خوشبودار ہو گئی ہے کہ ایسی خوشبو نہ مشک میں ہے نہ کافور میں ہے اور نہ تر و تازہ عود میں ہے۔

[1] (بعض کتب میں المندل کی جگہ الصّندل ہے۔ اس صورت میں ترجمہ عود کی بجائے صندل ہوگا۔ شعر کی لطافت دونوں صورتوں میں برقرار ہے۔)

وللہ در من قال:

وَلَوْ اَنَّ رَکْبًا یَمَّمُوْكَ لَقَادَھُمْ

نَسِیْمُكَ حَتّٰی یَسْتَدِلَّ بِہِ الرَّکْبُ

(ترجمہ) اگر لوگ آپؐ کے پاس جانے کا قصد کریں تو خوشبوئے ذاتِ اقدس کی مہک اُن کو راستہ سے لے جا سکتی ہے حتیٰ کہ راہ گیر آپؐ کے اُس راستہ پر گزرنے کا پتہ لگا لیتے ہیں۔

(حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب مدینہ کے راستوں میں

سے کسی راستہ سے گزرتے تھے تو لوگ آپؐ کے جسمِ اطہر کی خوشبو سے معلوم کر لیتے تھے کہ آپؐ اِس راستہ سے گزرے ہیں (ابو یعلی و بزار)

وما احسن قول من قال فی ھذا المعنی:

يَرُوْحُ عَلٰى غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّتِىْ غَدَا

عَلَيْهَا فَلَا يَنْهٰى عُلَاةٌ نُهَاتِهٖ

تَنَفَّسَهٗ فِى الْوَقْتِ اَنْفَاسُ عِطْرِهٖ

فَمِنْ طِيْبِهٖ طَابَتْ لَهٗ طُرُقَاتِهٖ

تَرُوْحُ لَهُ الْاَرْوَاحُ حَيْثُ تَنَسَّمَتْ

لَهٗ سِحْرًا مِنْ حُبِّهٖ نَسَمَاتِهٖ

(المواھب اللدنیہ ج ۲)

(ترجمہ) ۱۔ آپؐ جو راستہ چلتے ہوں اُس کے خلاف کوئی نادان شخص اپنے لیے راہ اختیار کرے تو آپؐ کی بلند مرتبہ شخصیت آپؐ کے مانعین کو زجر نہیں فرماتی۔

۲۔ بروقت آپؐ کے عطر کی ہوا ایسے لائق زجر و توبیخ آدمی کو بھی راحت و سکون کا فائدہ پہنچاتی ہے۔ پس اُس آدمی کے راستے سرکارؐ کی نہایت خوشگوار خوشبو کی وجہ سے پسندیدہ اور خوشگوار بن جاتے ہیں۔

۳۔ جس طرف محبتِ رسولؐ کی جادو اثر ہوائیں چلتی ہیں اُس جگہ نفوسِ انسانی

کے ارواح رحلت کر کے حاضرِ خدمت ہوتے ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حریر و دیبا نہیں چھوا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہتھیلی (مبارک) سے زیادہ نرم ہو اور نہ کبھی عنبر یا مشک یا کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشبو سے بہتر ہو (صحیح بخاری ۱/۵۰۳، صحیح مسلم ۲/۲۵۷)

حضرت جابرؓ بن سمرة۔ جو بچّے تھے کہتے ہیں "آپؐ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپؐ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو محسوس کی کہ گویا آپؐ نے اسے عطار کے عطردان سے نکالا ہے۔ (صحیح مسلم ۲/۲۵۶)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں "آپؐ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپؐ کے بعد کوئی اور گذرتا تو آپؐ کے جسم (مبارک) یا پسینہ کی خوشبو سے جان جاتا کہ آپؐ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں (دارمی، مشکوٰة ۲/۵۱۷) (امام بخاری۔ تاریخ کبیر)

اسحٰق بن راہویہ نے کہا ہے کہ یہ خوشبو بدون خوشبو لگائے ہوئے (خود آپؐ کے بدنِ مبارک میں) تھی (نشر الطیب) ؎

یَفُوحُ مِنْ عَرَقٍ مِثْلُ الْجُمَانِ لَهُ
شَذًا تَظَلُّ الْغَوَانِي مِنْهُ تَعْتَطِرُ

آپؐ کے پسینہ میں جو کہ چاندی کی موتیوں کے مشابہ تھا خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر لگاتی تھیں (الروض)

سیّدہ آمنہ بنت وھب اُمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الطبقات الکبریٰ لابن سعد

قال اخبرنا محمّد بن عمر قال و ذکر بعض الناس أن حلیمة لما خرجت برسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم الی بلادھا قالت آمنة بنت وھب۔

جب حلیمہ سعدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جانے لگیں تو آپ کی والدہ سیّدہ آمنہ بنت وھب نے یہ مصرعے کہے۔

اُعِیذُہُ بِاللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ
مِنْ شَرِّ مَا مَرَّ عَلَی الْجِبَالِ
وَیفعَلُ العُرفَ اِلَی الْمَوَالِیْ
حَتّٰی اَرَاہُ حَامِلَ الحِلَالِ
وَغَیرِھِمْ مِنْ حِشْوَةِ الرِّجَالِ

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۱۱۱)

۱۔ میں اپنے بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں، اُس برائی سے جو جسم پر گزرتی ہے (یعنی جو مصائب، آفات اور امراض وغیرہ پیش آتے ہیں)

۲۔ یہاں تک کہ میں اسے شتر پر سوار دیکھوں، اور یہ بھی دیکھ لوں کہ وہ غلاموں اور درماندہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔

كانت الشيماء بنت حليمة السعدية تحضنه أيضا مع أمها حليمة السعدية فهي أخت وحاضنه و مرأنها كانت ترقصه وتقول

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم جب شیر خواری کے دور میں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پا رہے تھے تو آپؐ کی رضاعی بہن حضرت شیماؓ آپؐ کو گود میں کھلاتیں اور لوریاں دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں۔

يَا رَبَّنَا اَبْقِ لَنَا مُحَمَّدًا

حَتّٰى اَرَاهُ يَافِعًا وَّاَمْرَدًا

ثُمَّ اَرَاهُ سَيِّدًا مُسَوَّدًا

وَاكْبِتْ اَعَادِيْهِ مَعًا وَالْحَسَدَا

وَاعْطِهٖ عِزًّا يَدُوْمُ اَبَدًا

اے ہمارے رب! ہمارے لیے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو زندہ رکھیو یہاں تک کہ میں اُنھیں سبزۂ آغاز اور جوانِ رعنا کی شکل میں دیکھوں۔ پھر میں دیکھوں کہ انھیں سردار بنا دیا گیا ہے اور اُن کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل کر۔ اور ان کو ایسی عزت عطا فرما جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (الاصابہ)

قدوم النبیﷺ (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) فی المدینۃ

(حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی مدینہ میں تشریف آوری)

قال السمہودیؒ:

وفرح اہل المدینۃ بمقدمہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الیہم فرحا شدیدا؛ ففی البخاری من حدیث البراء: ما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشئ فرحہم برسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔

وروی ابوداود أن الحبشۃ لعبت بحرابہم فرحا بقدومہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔

قال رزین: وصعدت ذوات الخدور علی الأجاجیر یقلن:

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا   ما دعا للہ داع

وفی روایۃ

ایہا المبعوث فینا   جئت بالامر المطاع

(وفاء الوفاء ج ۱)

(ترجمہ) اور اہلِ مدینہ کو سیّدِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تشریف آوری سے بہت زیادہ خوشی ہوئی، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ :۔

"مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اہلِ مدینہ اس قدر خوش ہوئے ہوں جس قدر سیّد دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تشریف آوری پر خوش ہوئے تھے۔"

ابو داود کی ایک روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ :۔

"حبشی لوگوں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تشریف آوری کی خوشی میں نیزہ بازی کے کرتب دکھائے۔

اور رزین (محدّث و مؤرخ) نے کہا ہے کہ پردہ دار عورتیں اپنے مکانوں کی چھت پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَادَعَا لِلّٰہِ دَاع

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع

۱۔ ہم پر چودھویں کا چاند ثنیۃ الوداع سے طلوع ہوا ہے۔

۲۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے جب تک کوئی اللہ کو پکارنے والا باقی ہے

۳۔ اے وہ مُبارک ذات جو ہم میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب الاطاعت حکم لے کر آئے ہیں۔

وقال البیھقی اخبرنا ابو عمرو الادیب اخبرنا ابوبکر الاسماعیلی سمعت اباخلیفۃ یقول سمعت ابن عائشۃ یقول لما قدم رسول صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جعل النساء والصبیان یقلن ؎ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

(ف) مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ "زیارت الحرمین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ پہاڑی راستہ کا وہ موڑ کہ جانے والا نظروں سے اوجھل ہو جائے اور آنے والا جب تک وہاں نہ پہنچے اِدھر والوں کو نظر نہ آئے ثنیّہ کہلاتی ہے۔

قاضی سلیمان منصورپوری (رحمۃ للعالمین جلد ۱ میں) تحریر فرماتے ہیں، "ثنیّات جمع ہے ثنیّہ کی۔ ثنیّہ ٹیلے کو کہتے ہیں۔ سفرِ ہجرت میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ثنیّۃ البول، ثنیّۃ الغائر، ثنیّۃ المروان سے عبور فرمایا تھا۔ ثنیّۃ وداع مدینہ کے قریب ایک ٹیلہ ہے۔ اہل مدینہ دوست کو یہاں تک چھوڑنے آیا کرتے تھے۔ اِس لیے اِس نام سے مشہور ہوا۔"

نیز فرماتے ہیں کہ یہ انصار جن کی لڑکیوں نے یہ ترانہ سنجی کی ہے وہی ہیں جنھوں نے سنہ ۱۱-۱۲-۱۳ نبوّت میں مکّہ معظمہ پہنچ کر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھ پر بیعت کی، یا وہ ہیں جو مصعب بن عمیر یا ابن مکتوم رضی اللہ عنہما کی ہدایت سے اور تعلیم سے مدینہ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔

وفی الصحیحین عن ابی بکرؓ فی حدیث الھجرۃ قال وخرج الناس حین قدمنا الی المدینۃ فی الطرق وعلی البیوت والغلمان والخدم یقولون

اللہ اکبر جاء رسول اللہ اللہ اکبر جاء محمّد اللہ اکبر جاء محمّد اللہ اکبر جاء رسول اللہ

(البدایہ والنہایہ)

بخاری و مسلم حضرت ابوبکرؓ سے حدیث ہجرت میں بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ آئے تو لوگ راستوں اور گزرگاہوں پر اور مکانوں کی چھتوں پر جمع ہو گئے اور لڑکے اور خدّام ہر طرف کہتے تھے۔ اللہ اکبر رسول اللہ تشریف لے آئے، اللہ اکبر محمدؐ تشریف لے آئے، اللہ اکبر محمدؐ تشریف لے آئے، اللہ اکبر رسول اللہ تشریف لے آئے۔

امام احمد حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مع ابوبکرؓ لوگوں کے جلو میں چلے اور (خوش آمدید) کے لیے لوگ گھروں سے باہر نکل آئے یہاں تک کہ نوجوان خواتین بھی گھروں کی چھتوں سے دیکھ کر ایک دوسری سے کہہ رہی تھیں آپ کون سے ہیں آپ کون سے ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں پھر ہم نے ایسا نظّارہ نہیں دیکھا۔

آپ کی تشریف آوری کے موقع پر اللواء ابراہیم پاشا مصری نے مرأۃ الحرمین میں مندرجہ ذیل دو اشعار کی نغمہ سنجی کا ذکر کیا ہے۔

اشرق البدر علینا واختفت منہ البدورُ مثل حسنک ما رأینا قط یا وجہ السرورِ

ہم پر چودھویں کا چاند نکلا ہے اس کی روشنی سے تمام چاندوں کی روشنیاں ماند پڑ گئیں۔
آپ جیسا حسن والا ہم نے کبھی اور کہیں نہیں دیکھا۔ آپؐ کا جمال دیکھ کر سرور حاصل ہوتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بنی النجار کے محلہ سے گزرے تو لڑکیاں دف بجا بجا کر گا رہی تھیں۔

نحن جوارٍ من بنی النجارِ یا حبذا محمّدٌ من جارِ

ہم لڑکیاں ہیں بنی نجّار کی اے خوشا بخت کہ محمدؐ ہمارے پڑوسی ہیں (بیہقی)

حضرت عمر فاروقؓ

(الشہید ۲۳ھ)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَظْھَرَ دِیْنَہٗ
عَلٰی کُلِّ دِیْنٍ قَبْلَ ذَالِكَ حَائِدِ

وَاَسْلَبَہٗ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ بَعْدَ مَا
تَدَاعُوْا اِلٰی اَمْرٍ مِنَ الْغَیِّ فَاسِدِ

غَدَاۃَ اَجَالَ الْخَیْلُ فِیْ عَرَصَاتِھَا
مُسَوَّمَۃً بَیْنَ الزُّبَیْرِ وَخَالِدِ

فَاَمْسٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ عَزَّ نَصْرُہٗ
وَاَمْسٰی عَدَاہُ مِنْ قَتِیْلٍ وَّشَارِدِ

۱۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا ہر اُس دین پر جو اِس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا۔

۲۔ اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضورؐ سے جب اُن لوگوں نے گمراہی کے خیالِ فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی۔

۳۔ اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اُس کے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے جنکی باگیں چھوٹی ہوئی تھیں زبیرؓ و خالدؓ کے درمیان۔

۴۔ پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا اور اُن کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے۔

(بشکریہ نقوش رسول نمبر)

امام زین العابدینؓ، علی السجّاد بن الحسینؓ

(المتوفی ۱۲۷ھ)

اِنْ نِلْتَ یَا رُوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا فَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَمْ

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْکَرَمْ

۱۔ اے بادِ صبا اگر کسی روز تیرا گذر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اُس روضۂ (اقدس) پر پہنچا دیجیو جس میں نبیؐ محترمؐ تشریف فرما ہیں۔

۲۔ وہ (محترم نبیؐ) جن کا چہرۂ انور روشن آفتاب ہے جن کے رخسارِ (تاباں) بدرِ منیر ہیں، جن کی ذات (سرتاپا) نورِ ہدایت ہے اور جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا ہے۔

۳۔ اُن کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لیے دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام ادیان کو منسوخ کر دیا۔ جب اِس کے احکام ہمارے پاس آئے تو تمام سابقہ صحیفے کالعدم ہو گئے۔

۴۔ ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفٰےؐ کی تلوار سے۔ خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبیؐ محتشم (آرام فرما) ہیں۔

۵۔ اے تمام جہانوں کے لیے باعثِ رحمت آپؐ گنہ گاروں کے شفیع ہیں۔ اُس پریشانی کے دن (یعنی یومِ آخرت میں) ہمیں اپنے فضل و کرم اور بخشش سے بہرور فرمائیے۔

مُحمّد جار اللّٰہ السّمہودی

(قصیدۂ ذو قافیتین)

اَلصُّبحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَاللَّیلُ دَجَا مِنْ وَفْرَتِہٖ
فَاقَ الرُّسُلَا، فَضْلًا وَعُلَا
وَهَدَی السُّبُلَا بِدَلَالَتِہٖ
کَنْزُ الْکَرَمِ، مَولَی النِّعَمِ
هَادِی الْأُمَمِ بِشَرِیْعَتِہٖ
أَزْکَی النَّسَبْ أَعْلَی الْحَسَبْ
کُلُّ الْعَرَبْ فِیْ خِدْمَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرْ نَطَقَ الْحَجَرْ
شَقَّ الْقَمَرْ بِاِشَارَتِہٖ

جِبْرِيلُ أَتٰى لَيلَ الإِسْرَا
وَالرَّبُّ دَعَاهُ لِحَضْرَتِهٖ
نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰهُ عَفَا
عَمَّا سَلَفَا مِنْ أُمَّتِهٖ
فَوَسِيلَتُنَا هُوَ سَيِّدُنَا
وَالعِزُّ لَنَا بِإِجَابَتِهٖ

(ترجمہ اردو اگلے صفحہ پر)

۱۔ آپؐ کے چہرۂ انور کے نور سے صبح نمودار ہوئی اور آپؐ کے گیسوئے مُبارک سے رات سیاہ ہوئی۔

۲۔ آپؐ تمام رسولوں پر فضل و بلندی کے لحاظ سے فوقیت لے گئے، اور اپنی رہنمائی کے ذریعے لوگوں کو حق کی راہ پر لگایا۔

۳۔ ذات گرامی خزانہ ہے شرافت و سیر چشمی کا اور مالک و وارث ہے تمام نعمتوں کی، اور آپؐ تمام امتوں کو اپنی شریعت کے ذریعے ہدایت دینے والے ہیں۔

۴۔ پاکیزہ تر نسب والے، اعلیٰ ترین خاندانی شرف رکھنے والے۔ سارے عرب آپؐ کے دریوزہ گر اور خدمت گذار ہیں۔

۵۔ آپؐ کے ایک اشارے پر درخت چل پڑے، پتھروں نے کلام کیا، اور چاند دو ٹکڑے ہوا۔

۶۔ شبِ معراج میں جبرائیل امینؑ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ربِّ کریم نے آپؐ کو اپنی حضوری میں طلب فرمایا۔

۷۔ آپؐ نے مرتبۂ بلند حاصل کیا اور اللہ جل شانہ، نے آپؐ کی اُمّت کو بخش دیا۔

۸۔ پس ہمارا وسیلہ ہمارے آقا ہیں، اور ہماری عزّت آپؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہے۔

قصیدۃ البردہ

العلامہ محمد بن سعید بوصیریؒ المتوفی ۶۹۵ھ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٖ

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٖ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجیٰ شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

دَعَا اِلَی اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرَ مُنْفَصِمٖ

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَخُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا کَرَمٖ

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِهٖ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمِ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

لَوْنَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهٖ

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

اَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اُمَمِ

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَآئِرَ الْاُمَمِ

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

۱۔ (یہ ذات گرامی حضرت) محمدؐ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہیں جو دُنیا و آخرت، انس و جنّ اور عرب و عجم کے سردار ہیں۔

۲۔ یہ ہمارے بلند مقام نبی ہیں جو اچھائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے لوگوں کو روکتے ہیں، اور کوئی شخص ہاں اور نہیں کہنے میں ان سے زیادہ سچّا نہیں ہے۔

۳۔ وہ (حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایسے حبیب ہیں کہ ہر خوف سے جس میں لوگ زبردستی داخل کر دیئے جائیں (یا جو بجبر لوگوں پر مسلّط کر دیا جائے) ان کی شفاعت کی امیّد کی جاتی ہے۔

۴۔ اُنھوں (آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے لوگوں کو اللہ کی جانب بلایا۔ پس جن لوگوں نے اُنھیں مضبوط پکڑا اُنھوں نے ایسی رسّی کو مضبوطی سے پکڑا جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

۵۔ آپؐ تمام نبیوں سے حُسنِ صورت اور حسنِ سیرت میں فائق ہیں، اور وہ لوگ علم و کرم میں آپؐ کے برابر نہیں ہیں۔

۶۔ اور تمام انبیاء کرام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بحرِ (کرم) سے ایک چُلّو بھر یا آپؐ کی بارشِ (جود و سخا سے) ایک بار چُوسنے کے بقدر پانی کے طلب گار ہیں۔

۷۔ اور سب انبیاء کرام اپنی اپنی حدوں کے مطابق آپؐ کے سامنے کھڑے

ہیں۔ یعنی (جس طرح) علم کے مقابل نقطہ اور حکمت کے مقابل اِعراب ہوتے ہیں (اس طرح) آپؐ کے مقابلِ انبیاء ہیں۔

۸۔ آپؐ کی ذات باطنی اور ظاہری کمالات سے متّصف ہے (اسی لیے) آپؐ کو خالقِ کائنات نے اپنا محبوب بنایا ہے۔

۹۔ (آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنے محاسن میں کسی شریک (کے وجود) سے پاک ہیں (یعنی خوبیوں میں آپؐ لاثانی ہیں) پس آپؐ کی ذات میں جوہرِ حُسن ناقابلِ تقسیم ہے۔

۱۰۔ تم اُن باتوں کو چھوڑ دو جن کا عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰؑ) کے بارے میں دعویٰ کیا ہے (یعنی جس طرح عیسائیوں نے اپنے نبی کو اللہ کا بیٹا بنا لیا تم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلّق اس قسم کی باتیں نہ کہو) اس کے سِوا آپؐ کی مدح میں جو چاہو یقین کے ساتھ کہو۔

۱۱۔ آپؐ کی ذات کی طرف جس شرف کو چاہو منسوب کرو اور آپؐ کے مرتبہ کی جانب جس بڑائی کو چاہو نسبت دو (یعنی صفاتِ الوہیّت کے سِوا جس شرف اور جس عظمت کو چاہو آپؐ کی ذات گرامی سے منسوب کرو)

۱۲۔ کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فضائل کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے جسے کوئی بولنے والا بیان کر سکے۔

۱۳۔ اگر عظمت میں آپؐ کی نشانیاں آپؐ کے مرتبہ کے مماثل ہوتیں تو جب

آپؐ کا نام پکارا جاتا اس سے بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہوجاتیں۔

۱۴۔ آپؐ نے ہماری ہدایت کی خواہش کے پیشِ نظر ایسی باتوں کی آزمائشوں میں ہمیں مبتلا نہ کیا جن سے عقل عاجز ہوجاتی۔ اِس لیے ہم نے نہ شک کیا اور نہ حیرت زدہ ہوئے (آپؐ کی تعلیمات عقل کے مطابق ہیں اور محیّر العقول امور سے پاک ہیں۔ اِس لیے آپؐ کے امتی شک و حیرت میں مبتلا نہیں ہوتے۔)

۱۵۔ آپؐ کے کمالات کے فہم نے دُنیا کو عاجز کر دیا۔ پس اس میں قریب و بعید بجز عاجز و ساکت کے کوئی اور دکھائی نہیں دیتا (یعنی جو آپؐ کے قریب ہیں وہ بھی اِسی طرح آپؐ کے درک سے قاصر ہیں جس طرح دُور کے لوگ اس سے عاجز ہیں)

۱۶۔ (آپؐ کے کمالات) سورج کے مانند ہیں جو دُور سے چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اور نزدیک سے آنکھوں کو تھکا دیتا ہے۔

۱۷۔ دُنیا میں ایک ایسی خوابیدہ (غفلت) قوم آپؐ کی حقیقت کیسے جان سکتی ہے جو آپؐ کے بارے میں خواب سے تسلّی پا گئی ہے (یعنی اہلِ دُنیا کو آپؐ کی کنہہ کا اِدراک ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اُنھوں نے آپؐ کو گویا یوں جانا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ کر تسلّی حاصل کر لے۔)

۱۸۔ آپؐ کی ذاتِ (اقدس) کو پہچاننے میں علم کی پہنچ یہیں تک ہے کہ آپؐ بشر ہیں اور اللہ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں۔

۱۹۔ اور وہ تمام معجزے جو انبیاءِ کرام لائے دراصل آپؐ ہی کے نور کی وجہ سے

اُن انبیاء (کی ذات) سے متّصل ہوئے (یعنی انبیاء سابقین کے معجزات بھی نورِ محمدیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باعث ظہور پذیر ہوئے۔)

۲۰۔ کیونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فضل وشرف کے آفتاب ہیں اور (دیگر انبیاء) تاریکیوں میں اس آفتاب کی روشنی لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ (یعنی انبیاء گذشتہ آفتابِ محمدیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نور سے مستنیر ہیں اور اُن کے پیغام آپؐ ہی کے پیغام کے اجزاء ہیں)

۲۱۔ یہاں تک کہ جب (یہ آفتابِ نبوّت) دُنیا میں طلوع ہوا تو اس کی ہدایت (کی روشنی) تمام عالم کے لیے عام ہوگئی اور اس نے تمام اُمّتوں کو زندگی عطا کردی۔

۲۲۔ کیا ہی اچھّی ہے نبی (کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی صورت جسے (حُسن) سیرت نے زینت بخشی ہے۔ یہ حُسن پر مشتمل اور کشادہ روئی وخندہ پیشانی سے موسوم ہے۔

۲۳۔ (رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم) تروتازگی میں شگوفۂ نورستہ کی طرح، بلندی میں ماہِ تمام کی طرح، جودوکرم میں بحرِ (زخّار) کی طرح اور بلند ہمتی میں زمانہ کی طرح ہیں۔

۲۴۔ آپؐ اپنی جلالتِ شان کے باعث تنہا ہوتے ہوئے بھی گویا ایک فوج اور جاہ وحشم کے ساتھ ہیں۔

۲۵۔ (جب آپؐ گفتگو فرماتے یا مُسکراتے ہیں تو) گویا آپؐ کا دہنِ مُبارک اور لبِ مُبارک دو کانیں ہیں (جن میں دُرہائے دنداں یوں پنہاں ہیں) جیسے سیپ میں اچھوتے موتی چھُپے ہوں۔

۲۶۔ کوئی خوشبو اس مٹّی کے برابر نہیں ہے جو جسدِ مُبارک کو چھُو رہی ہے۔ مُبارک ہیں اِس (خاکِ پاک) کو سونگھنے اور چومنے والے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کوفی، نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

(امام ابوحنیفہؒ کے نعتیہ اشعار)

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
أَرْجُوْا رِضَاكَ وَاحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ
قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَ

اَنْتَ الَّذِيْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ
كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْلَاكَ

اَنْتَ الَّذِيْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ
مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ
بَرْدًا وَّقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

وَدَعَاكَ اَيُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّهٗ
فَاُزِيْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِيْنَ دَعَاكَ

وَبِكَ الْمَسِيْحُ اَتٰی بَبَشِیْرًا مُخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعُلَاكَ

وَكَذَاكَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلًا
بِكَ فِی الْقِیٰمَةِ مُحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

وَهُوْدٌ وَّیُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا
وَجَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاكَ

قَدْ فُقْتَ یَا طٰهٰ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ
طُرًّا فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرَاكَ

وَاللّٰهِ یَا یٰسِیْنُ مِثْلُكَ لَمْ یَكُنْ
فِی الْعٰلَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَآءُ یَا مُدَّثِّرُ
عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

بِكَ لِیْ قُلَیْبٌ مُغْرَمٌ یَا سَیِّدِیْ
وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى

جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ

لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى

مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰى مَثْوَاكَ

۱۔ اے سرداروں کے سردار! میں آپؐ کے حضور آیا ہُوں آپؐ کی خوشنودی کا امیدوار، آپؐ کی پناہ کا طلب گار۔

۲۔ اللہ کی قسم! اے بہترین خلائق! میرا دل صرف آپؐ کی محبت سے لبریز ہے وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔

۳۔ آپؐ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپؐ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں۔

۴۔ آپؐ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے آپؐ کا توسّل اختیار کیا اپنی لغزش پر تو کامیاب ہُوئے حالانکہ وہ آپؐ کے جدِّ بزرگوار ہیں۔

۵۔ اور آپؐ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دُعا کی تو اُن کی آگ سرد ہوگئی۔

وہ آگ آپؐ کے نور کی برکت سے بُجھ گئی۔

۶۔ اور حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری میں آپؐ کے وسیلے سے دُعا کی تو اُن کی دُعا مقبول ہوئی اور بیماری دُور ہوگئی۔

۷۔ اور آپؐ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیحؑ آئے۔ اُنھوں نے آپؐ کے حُسن و جمال کی مدح وثنا کی اور آپؐ کے رتبۂ بلند کی خبر دی۔

۸۔ اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ بھی آپؐ کا وسیلہ اختیار کیے رہے اور قیامت میں بھی آپؐ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے۔

۹۔ اور حضرت ہودؑ اور حضرت یونسؑ نے بھی آپؐ ہی کے حُسن سے زینت پائی اور حضرت یُوسفؑ کا جمال بھی آپؐ ہی کے جمال باصفا کا پرتو تھا۔

۱۰۔ اے طٰہٰ لقب! آپؐ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی۔ پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی۔

۱۱۔ خدا کی قسم! اے یٰسین لقب! آپؐ جیسا تو تمام مخلوق میں کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ قسم ہے اُسی کی جس نے آپؐ کو سربلند کیا۔

۱۲۔ اے کملی والے! آپؐ کے اوصافِ جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شعراء عاجز رہ گئے، آپؐ کے اوصافِ عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔

۱۳۔ میرے سرکار! میرا جگر دل آپؐ ہی کا شیدا ہے اور میرے اندر تو آپؐ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے۔

۱۴۔ اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصلِ کائنات! مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشیے۔

۱۵۔ میں آپؐ کے جود و کرم کا دل سے گنہگار ہوں کہ اس جہان میں ابوحنیفہ کے لیے آپؐ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۱۶۔ اے ہدایت کے علمِ سربلند! مشتاقانِ زیارت کے شوقِ بے حد کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود و سلام آپؐ پر نازل ہوتا رہے۔

(الشکریہ نقوش رسول نمبر)

قال الامام الشافعیؒ

(المتوفی سنہ ۲۰۴ھ)

(امام شافعیؒ کے نعتیہ اشعار)

یا آل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من القرآن انزلہ
یکفیکم من عظیم الفخر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

(زرقانی ج ۷، ص ۷)

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والو! تمھاری محبت ازروئے قرآن جو نازل کیا گیا ہے، فرض ہے۔ تمھارے عظیم فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

شیخ سعدیؒ المتوفی ۷۲۵ھ

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ اپنے کمال کی بلندیوں پر پہنچے۔

اور اُنھوں نے اپنے جمال سے تاریکیاں کافور کر دیں۔

ان کے تمام خصائل پسندیدہ اور عمدہ ترین ہیں۔

آپؐ پر اور آپؐ کی آلِ اطہار پر درود بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

جذب القلوب الی دیار المحبوب

فَلَمَّا اَتَیْنَا قَبْرَ اَحْمَدٍ لَاحَ مِنْ
سَنَاهُ ضِیَاءٌ خَجِلَ الشَّمْسَ وَالْبَدْرَا

فَقُمْنَا مَقَامًا اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّهٗ
یُذَکِّرُنَا مِنْ فَرْطِ هَیْبَتِهِ الْحَشْرَا

وَجِئْنَا لَهٗ فِیْ شِدَّةٍ مِنْ نُفُوْسِنَا
فَجِئْنَا الْعَسِیْرَا وَیَسَّرْنَا الْیُسْرَا

هُوَ الْبَحْرُ لٰکِنْ سَلْسَبِیْلٌ وَاِنْ تَرِدْ
تَرِدْ سَلْسَبِیْلًا اِنَّهٗ لَمْ یَزَلْ بِئْرَا

فَیَهْدِیْکَ فِیْ سَبِیْلِ الْعِنَایَةِ وَاصِلًا
اِلَیْهِ حَتّٰی تَرٰی ذَاتَهٗ جَهْرَا

هُوَ الْکَنْزُ کَنْزُ اللّٰهِ بَیْتُ عُلُوْمِهٖ
وَمَنْ اَوْدَعَ الرَّحْمٰنُ فِیْ قَلْبِهٖ سِرًّا

۱۔ جب ہم قبر شریف احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر حاضر ہوئے تو ظاہر ہوئی اُن کے (جمال) کی روشنی سے ایک چمک جس نے سورج اور چاند کو ماند کر دیا۔

۲۔ پس ہم ایسی جگہ کھڑے ہوئے کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ یاد دلاتا

ہے ہم کو فرطِ ہیبت سے حشر کو۔

۳۔ ہم اُن کی خدمت میں اپنے نفسوں پر شدّت برداشت کر کے آئے۔ پس ہم سب نے سختیوں کو جھیل کر اُنھیں آسان کر دیا۔

۴۔ وہ ایک دریا ہیں بلکہ سلسبیل ہیں۔ اور اگر تو یہاں وارد ہوا تو (اس) سلسبیل پر وارد ہوگا جس کا ذخیرہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

۵۔ پس (اللہ تعالیٰ) ازراہِ عنایت تجھ کو ہدایت کرے گا اُن تک پہنچنے کی یہاں تک کہ تو اُن کی ذات کو صاف طور پر دیکھ لے گا۔

۶۔ وہ اللہ کا خزانہ ہیں، اور مرکز علوم الٰہیّہ ہیں۔ آپؐ وہ ہیں کہ اللہ نے اُن کے دل میں رازِ (حقیقی) امانت رکھ دیا ہے۔

شیخ عبداللہ شبراوی

(المتوفی ۱۷۵۸ء)

مقلتی! قد نلت کل ألارب
هٰذہٖ انوار طٰہٰ العربی

هٰذہٖ انوار طٰہٰ المصطفیٰ
خاتم الرّسل شریف النسب

هٰذہٖ انوارہ قد ظهرت
وبدت من خلف تلک الحجب

هٰذہٖ انوارہ فانتهزی
فرصه العمر وبہ انتهبی

هٰذہٖ انوارہٖ فابتهجی
طربًا فالوقت وقت الطرب

هٰذہٖ طیبة یا عین وما
بعد من طابت به من طیب

طالما كنت تحنين الى

روية القبر الذی فی یثرب

هذه انوار ذاك القبر قد

اشرقت یا مقلتی فاقتربی

ذاك قبر من أتاه زائراً

مرةً فی عمره لم یخب

وتادّب یا أخا الوجد فما

انت إلا فی مقام الادب

واسکب الدمع سرورا فعلی

غیره دمع الهنا لم یسکب

واکحل الاماق من تربته

ینجلی عند جمیع النصب

فهو بحر زاخر من جاءه

طالبًا فاز بأسنیٰ مطلب

أيّ جاهٍ مثل جاه المصطفٰی
معدن المعروف کنز الحسب
یا رسول اللّٰہ انی مذنب
ومن الجود قبول المذنب
یا نبی اللّٰہ مالی حیلة
غیر حبّی لک یا خیر نبی
ویقینی فیک یا خیر الورٰی
ان حبّی لک اقوی سبب
عظم الکرب ولی فیک رجا
فیه یا ربّ! فرِّج کربی
واغثنی یا الٰه العرش من
نفس سوءٍ فی الهوی تلعب بی
وتدارک ما بقی لی فلقد
ضاع عمری فی اللهو واللعب

۱۔ اے میری آنکھ! تو نے اپنی ہر مراد پالی، یہ رہے انوار حضرت طٰہٰ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے۔

۲۔ یہ ہیں انوار حضرت طٰہٰ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے، جو خاتم الرّسل، عالی نسب ہیں۔

۳۔ یہ ہیں انوار جو نمایاں ہو رہے ہیں اور ان پردوں کی اوٹ سے چھن چھن کر نکل رہے ہیں

۴۔ یہ انوار ظاہر ہو رہے ہیں، موقع غنیمت جان، پوری عمر کا راس المال یہ لمحہ ہے، اور یہیں پر اس دولت کو لوٹ لے۔

۵۔ یہ انوار سامنے ہیں، جھوم اور مسرّت میں جھوم، یہ وقت جھومنے ہی کا ہے۔

۶۔ اے آنکھ! یہ طیبہ ہے، طیبہ جو ذات طیّب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقہ میں سراپا پاکیزہ ہے، اس کے بعد اور کیا چاہیئے!

۷۔ کب سے تجھے اشتیاق تھا، اس قبر شریف کی زیارت کا! جو کہ یثرب میں واقع ہے۔

۸۔ لے یہ انوار قبر پاک سامنے ہیں، اے دیدۂ حیراں یہ انوار نمایاں ہیں اور قریب ہو جا۔

۹۔ یہ وہ قبر مبارک ہے کہ یہاں جو شخص اپنی عمر میں ایک مرتبہ بھی آیا ناکام نہیں رہا۔

۱۰۔ مگر مسرّت میں جھومنے اور مست ہونے والے! ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، تو سب سے برگزیدہ مقام ادب میں حاضر ہے۔

۱۱۔ ہاں اشک مسرّت بہا، کیونکہ اس مقام کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ہے جہاں اشک مسرّت رواں ہو۔

۱۲۔ اور اس خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا، سارا دکھ درد کافور ہو جائے گا۔

۱۳۔ رسول پاک ایک دریائے رحمت ہیں دریا جوش مار رہا ہے جو اُن کی خدمت میں آتا ہے اپنی ہر مراد حاصل کر لیتا ہے

۱۴۔ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جاہ و منزلت سے بڑھ کر کس کی جاہ و منزلت ہوگی، جو کہ سخاوت و کرم کے معدن اور خاندانی شرافت کا خزانہ ہیں۔

۱۵۔ یا رسول اللہ! میں گنہ گار ہوں! سخاوت میں یہ بھی داخل ہے کہ گناہ گار کو شرفِ قبولیت بخشا جائے۔

۱۶۔ یا رسول اللہ! میں بے چارہ ہوں، میرا چارہ اگر کچھ ہے تو آپؐ کی محبت، اے تمام نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

۱۷۔ مجھے آپؐ پر یقین ہے اے کائنات کے کُل سرسبد! کہ میری محبت ایک بڑا وسیلہ بنے گی۔

۱۸۔ میری مصیبت بڑی ہے اور آپؐ کی ذات سے میری امید وابستہ ہے، اے ربّ کریم! ان کے صدقہ میں میری مصیبت دُور فرما دے۔

۱۹۔ الٰہ العرش! فریاد سُن لے۔ میرے نفسِ بد کے شر سے پناہ دے جو ہوا و ہوس میں گرفتار ہے۔

۲۰۔ میری عمر کا جو حصّہ باقی رہ گیا ہے، اس میں گزشتہ معاصی کی تلافی کرا دے، کیونکہ اب تک عمر لہو و لعب میں گزری ہے۔ (بشکریہ نقوش رسول نمبر)

شہاب الدین محمود الحلبی

(المتوفی ۷۲۵ھ)

اعمل حساب النفس عن هفواتها
واستدرك الطاعات قبل فواتها
واجهد لنفسك بالخلاص بكفّها
عن غيها والصد عن شهواتها

نفس کی لغزشوں کا محاسبہ کرتے رہو وقت گزرنے سے پہلے طاعت کے ذریعے تلافی کرلو
نفس کی فریب کاریوں سے بچنے کی کوشش کرلو تاکہ اس کی سرکشی سے محفوظ رہو اور اس کے اکسانے کو روک سکو۔

اسفی علی زمن تقضی امکنت
فیه زیارة دارهم لم اٰتها
راح الرفاق الی الحمی وتاخرت
نفسی التی سکنت الی راحاتها
مع ان ایام الزیارة لم أجد
شیئاء الی الذّ من اوقاتها

لو نشتری بالعمر ما غبن امرؤ
بذل السنين لمشترای ساعاتها
دار یرای نور الهدی متالقا
یهدی البصائر من جمیع جهاتها
والروضة الفیحاء یعبق نشرها
من جنة الفردوس عن نفحاتها
والحجرة الغراء بین ستورها
أسنیٰ من الاقمار فی هالاتها
وتریٰ مواقف جبرئیل بربعها
ومهابط الاملاك فی حجراتها
هل لی إلیها عودة اعتدها
لمکارم الایّام خیر هباتها
واملی العین القریحة بالّذی
أیسته الا فی خداع سناتها

واقول: یا خیر الوری نفسی اتت
ترجوك فاقبلها علی علاتها
صلّی علیك الله ما هبت صبا
فاختالت الاغصان فی عذباتها
أو غنّت الورقاء فی اوراقها
تدعو الهدیل بها الی وکناتها

۱۔ اپنی حسرت کو کس طرح بیان کروں کہ وہ زمانہ گزر گیا جب کہ میں دربار کی زیارت کو جا سکتا تھا مگر نہ گیا۔

۲۔ سب ساتھی اُس "جائے پناہ" کی طرف کُوچ کر گئے اور مَیں ہی پیچھے رہ گیا اور میرا نفس راحت طلبی میں لگ گیا۔

۳۔ حالانکہ زیارت کی گھڑیوں سے زیادہ محبوب شئے اِس نفس کو کبھی نصیب نہیں ہوتی۔

۴۔ دربار پر حاضری کی چند ساعتوں کے لیے جس شخص نے سالہا سال صرف کر دیئے وہ گھاٹے میں نہیں رہا، کیونکہ یہ سودا اگر پوری عمر دے کر بھی حاصل کیا جاتا تو سستا رہتا۔

۵۔ یہ وہ دربار ہے جہاں نورِ ہدایت فروزاں ہے اور جہاں دل کی آنکھوں کو بہر روشنی ملتی ہے۔

۶۔ اور وہ کشادہ ریاض الجنۃ جس کی عطر بیز ہوا جنت الفردوس کے جھونکوں سے سرشار رہتی ہے۔

۷۔ اور وہ انوار سے جگمگاتا ہوا حجرۂ شریفہ جن پر پردے پڑے ہیں اس چاند سے زیادہ

روشن ہے جو اپنے ہالے کے اندر رہتا ہے۔

۸۔ یہ وہی حجرۂ مُبارکہ ہے جس کے کسی گوشے میں حضرت جبرئیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور انہی حجروں میں فرشتوں کے نزول کی جگہیں ہیں۔

۹۔ کاش! پھر اس دیارِ پاک میں ایک بار حاضری ہو جائے اور اس سفر کے لیے اپنے عزیز ترین لمحاتِ زندگی کا بہترین سامانِ ہدیہ تیار رکھوں۔

۱۰۔ اور تمناؤں سے پُر اپنی مشتاق نظر کو اس دولتِ دیدار سے سیراب کروں جس سے مایوسی ہو چکی ہے، اور صرف خواب ہی میں وہ ملتی ہے۔

۱۱۔ اور عرض کروں یا خیر الوریٰ! یہ غلام حاضر ہو گیا ہے، اب یہ جیسا بھی ہے اِس کو قبول فرمالیجیے۔

۱۲۔ اللہ کا آپ ﷺ پر درود و سلام ہو جب تک کہ نسیمِ سحر چلتی رہے اور شاخیں جھُومتی رہیں۔

۱۳۔ اور اس کی ڈالیوں پر بیٹھی قمری گاتی رہے اور کبوتر کو اپنے گانوں سے اپنے گھونسلے کی طرف بلاتی رہے (یعنی ہمیشہ ہمیشہ)۔

(بشکریہ نقوش رسول نمبر)

شہاب الدین محمود الحلبی

(المتوفی ۷۲۵ھ)

هل نازح الدار بعد البين مقترب

أوهل يؤب الى الاوطان مغترب

کیا گھر سے نکلا ہوا مسافر فرقت کی گھڑیاں گزارنے کے بعد کبھی قریب آئے گا۔

اور کیا دُور دیس چلا جانے والا مسافر اپنے وطن واپس آئے گا؟

فهل ترى اسمع الحادين عن كثبٍ

وهم يقولون لى: قف هٰذه الكثب

وهل صباح ارٰى فيه قباب قبا

كانها بين ساجى نخله شهب

وهل تماط وقد جئت الثنية ما

بينى وبين المصلى والنقا الحجب

فانظر الحرم السامى بساكنه

وامطر الارض دمعًا دونه السحب

وألثم الترب اجلالا لديه وهل
لثم الترب يؤدى بعض ما يجب

هناك تطفا اشجانى وتبرأ جفانى
وتذهب عنى هٰذه الكرب

ولا ابالى بفقدانى الحيات وقد
وجدت ما كنت أرجوه وارتقب

مغنى به فاض فضل الله وانبعثت
به الى الخلق طرًّا للهدٰى شعب

وطبقت رحمة الله البلاد به
كانها الغيث يسرى وهو منسكب

وسار منه هدى لم تبق شارقة
الا ونور سناها منه مكتسب

مغنٍ به خير خلق الله كلهم
ومن به بلغت اقصى العلا العرب

محمدٌ سیّد السّادات اکرم من
علت بمثلہٖ فوق الورٰی الرتب
محمدٌ المصطفیٰ الھادی الذی شہدت
ببعثہٖ انبیاء اللّٰہ والکتب
ومن طہر البیت الحرام وقد
علت علی الکعبۃ الاوثان والنصب

۱۔ وہ کیا مبارک ساعت ہو گی جب حُدی خوانوں کی آواز قریب سے سُنوں گا اور وہ مجھ سے کہہ رہے ہوں گے، ٹھہرو! دیکھو یہ بستی کے آثار ہیں۔ (اَکثَبَ: قریب۔ کُثُبْ: مٹی کے تودے۔ مراد مٹی سے بنے ہوئے درودیوار، کسی بستی کی علامت)

۲۔ کیا وہ صبح میری زندگی میں آئے گی جب "قبا" کے گنبدوں پر نظر پڑے گی جو کھجوروں کے جھنڈ کے درمیان چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے۔

۳۔ اور کیا وہ وقت آئے گا جب میری نگاہوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں گے اور میں ثنیۃ الوداع پر پہنچوں گا مصلّی اور نقا کے سب حجاب دُور ہو جائیں گے۔

۴۔ پھر میں حرم پاک دیکھوں گا جو اپنے مکینؐ کی وجہ سے بُلند درجہ رکھتا ہے اور اس سرزمین پر اس قدر آنسو بہاؤں گا کہ بادل بھی پیچھے رہ جائیں۔

۵۔ اور اس خاک پاک کو عظمت و احترام سے چُوموں گا مگر کیا یہ خاک بوسی کچھ بھی حق ادا کر سکتی ہے

۶۔ وہاں دل کی آگ بُجھے گی، پلکیں آنسوؤں سے ٹھنڈی ہوں گی اور دل کے سارے اندوہ کافور ہو جائیں گے۔

۷۔ مجھے اپنی زندگی کے ختم ہو جانے کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ مجھے میری مراد مل گئی، میری آرزو پوری ہو گئی۔

۸۔ کیونکہ ہم اس آبادی میں پہنچ گئے ہیں جہاں سے اللہ کا فضل اُبلتا ہے اور ہدایت کے چشمے جہاں سے پھوٹ پھوٹ کر ساری مخلوق کو سیراب کرتے ہیں۔

۹۔ اللہ کی رحمت نے ساری دُنیا کو اپنی آغوش میں لے لیا جیسے ایک تیز بارش ہو (جس سے سب سیراب ہوتے ہیں)

۱۰۔ ہدایت کی روشنی یہاں سے نکلی اور کوئی کرن ایسی نہیں ہے جو اس نور کے فیض سے فیض یاب نہ ہو۔

۱۱۔ یہ وہ آبادی ہے جس میں اللہ کے برگزیدہ ترین بندے کی رہائش ہے جن کے صدقے میں عربوں کو بے مثال عروج حاصل ہوا۔

۱۲۔ وہ ذاتِ گرامی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہے، جو تمام سرداروں کے سردار ہیں۔ اور جن جن پیغمبروں کے لائے ہوئے دین سے دُنیا میں روشنی پھیلی، ان سب کے امام، ان سب میں عالی مقام۔

۱۳۔ یعنی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم وہ ہادیٔ برحق ہیں جن کی نبوت کی شہادت تمام انبیائے سابقین اور ہر آسمانی صحیفہ نے دی۔

۱۴۔ جن کی بدولت بیت اللہ الحرام پاک ہوا جہاں بتوں اور مجسموں کو اونچا کر کے رکھا گیا تھا۔

کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(قاضی عیاضؒ ۔ المتوفی ۵۴۴ھ)

یَا دَارَ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَنْ بِہٖ
هُدِیَ الْاَنَامُ وَخُصَّ بِاٰیَاتِ

عِنْدِیْ لِاَجْلِكَ لَوْعَةٌ وَّصَبَابَةٌ
وَتَشَوُّقٌ مُتَوَقِّدُ الْجَمَرَاتِ

وَعَلَیَّ عَهْدٌ اِمْلَاْتُ مَحَاجِرِیْ
مِنْ تِلْکُمُ الْجُدْرَاتِ وَالْعَرَصَاتِ

لَاُعِضَرَنَّ مَصُوْنَ شَیْبِیْ بَیْنَهَا
مِنْ کَثْرَةِ تَقْبِیْلٍ وَالرَّشَفَاتِ

لَوْلَا الْعَوَادِیْ وَالْاَعَادِیْ زُرْتُهَا
اَبَدًا وَّلَوْ سَحْبًا عَلَی الْوَجَنَاتِ

لَاکِنْ سَاُهْدِیْ مِنْ حَفِیْلِیْ تَحِیَّتِیْ
لِقَطِیْنِ تِلْكَ الدَّارِ وَالْحُجُرَاتِ

اَزْکٰی مِنَ الْمِسْكِ الْمُفَتَّقِ نَفْحَۃً
تَغْشَاهُ بِالْاٰصَالِ وَالْبُکُرَاتِ
وَتَخُصُّهُ بِزَوَاکِی الصَّلَوَاتِ
وَنَوَامِیَ التَّسْلِیْمِ وَالْبَرَکَاتِ

۱۔ اے خیر المرسلین کے گھر (یعنی مدینہ منورہ) اور وہ کہ جس کے باعث لوگوں نے ہدایت پائی اور وہ معجزات کے ساتھ خاص کیا گیا۔
۲۔ میرے پاس تیرے سبب سے سوزش اور عشق اور شوق ہے جو کہ شعلے بھڑکانے والا ہے۔
۳۔ مجھے قسم ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو تمہاری دیواروں اور میدانوں سے بھر لوں گا۔
۴۔ مَیں ضرور غبار آلود کروں گا اپنی سیاہ داڑھی کو ان کے درمیان بوسوں کی کثرت اور چپنے سے۔
۵۔ اگر موانع اور دشمن نہ ہوتے تو مَیں ان کی ہمیشہ زیارت کرتا اگرچہ میرے رخسار ذلیل ہوتے۔
۶۔ لیکن میں اپنے کثرت سلام کو ان گھروں اور حجروں کے رہنے والوں پر تحفہ بھیجوں گا۔
۷۔ جن کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ عمدہ ہے جو ان کو شاموں اور صبحوں کو ڈھانکتی ہے۔ یعنی ہر وقت اِن سے خوشبو پھوٹتی رہتی ہے۔
۸۔ اور اس کو پاکیزہ درودوں اور بڑھنے والے تسلیم و برکات سے خاص کرتی ہیں۔

وقال الامام ابوعبد الله البسکری بمدح النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ویذکر اوصاف المدینۃ المنوّرہ ومحاسنہا کما فی کتاب نفحات القبول لاحمد الحضراوی وصحّحتہا علی نسخۃ اُخری:

(المتوفی سنہ ۱۳۰۲ھ)

دَارُ الْحَبِيْبِ اَحَقُّ اَنْ تَهْوَاهَا
وَتَحِنَّ مِنْ طَرَبٍ اِلٰى ذِكْرَاهَا

وَعَلَى الْجُفُوْنِ مَتٰى هَمَمْتَ بِزَوْرَةٍ
يَا ابْنَ الْكِرَامِ عَلَيْكَ اَنْ تَغْشَاهَا

فَلَاَنْتَ اَنْتَ اِذَا حَلَلْتَ بِطَيْبَةٍ
وَظَلَلْتَ تَرْتَعُ فِیْ ظِلَالِ رُبَاهَا

مَغْنَى الْجَمَالِ وَرَبَّةُ الْحُسْنِ الَّتِیْٓ
سَلَبَتْ عُقُوْلَ الْعَاشِقِيْنَ حُلَاهَا

عہ منی الخواطر والتی (وفا الوفا)

لَا تَحْسَبِ الْمِسْكَ الذَّكِیَّ کَتُرْبِهَا
هَیْهَاتَ اَیْنَ الْمِسْكُ مِنْ رَیَّاهَا
طَابَتْ فَاِنْ تَبْغِ التَّطَیُّبَ یَا فَتیٰ
فَأَدِمْ عَلَی السَّاعَاتِ لَثْمَ ثَرَاهَا
اَبْشِرْ فَفِی الْخَبَرِ الصَّحِیْحِ مُقَرَّرٌ
اَنَّ الْاِلٰهَ بِطَیْبَةٍ سَمَّاهَا
وَاخْتَصَّهَا بِالطَّیِّبِیْنَ لِطِیْبِهَا
وَاخْتَارَهَا وَدَعَا اِلٰی سُکْنَاهَا
لَا کَالْمَدِیْنَةِ مَنْزِلٌ وَکَفٰی بِهَا
شَرَفًا حُلُوْلُ مُحَمَّدٍ بِفِنَاهَا
حَظِیَتْ بِهِجْرَةِ خَیْرِ مَنْ وَطِئَ الثَّرٰی
وَاَجَلِّهِمْ قَدْرًا فَکَیْفَ تَرَاهَا
کُلُّ الْبِلَادِ اِذَا ذُکِرْنَ کَاَحْرُفٍ
فِیْ اِسْمِ الْمَدِیْنَةِ لَا خَلَتْ مَعْنَاهَا

حَاشَا مُسَمَّى الْقُدُسِ فَهِيَ قَرِيْبَةٌ
مِنْهَا وَ مَكَّةَ اِنَّهَا اِيَّاهَا
لَا فَرْقَ اِلَّا اَنَّ ثَمَّ لَطِيْفَةً
مَهْمَا بَدَتْ يَجْلُوْ الظَّلَامَ سَنَاهَا
جَزَمَ الْجَمِيْعُ بِاَنَّ خَيْرَ الْاَرْضِ مَا
قَدْ حَاطَ ذَاتَ الْمُصْطَفٰى وَحَوَاهَا
وَنَعَمْ لَقَدْ صَدَقُوْا بِسَاكِنِهَا عَلَتْ
كَالنَّفْسِ حِيْنَ زَكَتْ زَكَا مَأْوَاهَا
وَبِهٰذِهٖ ظَهَرَتْ مَزِيَّةُ طَيْبَةٍ
فَغَدَتْ وَكُلُّ الْفَضْلِ فِيْ مَغْنَاهَا
حَتّٰى لَقَدْ خُصَّتْ بِرَوْضَةِ جَنَّةٍ
اَللّٰهُ شَرَّفَهَا بِهَا وَحَبَاهَا
مَا بَيْنَ قَبْرٍ لِلنَّبِيِّ وَمِنْبَرٍ
حَيَّا الْاِلٰهُ رَسُوْلَهُ وَسَقَاهَا

اَرْضٌ مَشٰی جِبْرِیْلُ فِیْ عَرَصَاتِهَا
وَاللّٰهُ شَرَّفَ اَرْضَهَا وَحِمَاهَا
هٰذِیْ مَحَاسِنُهَا فَهَلْ مِنْ عَاشِقٍ
کَلِفٍ شَحِیْحٍ بَاخِلٍ بِنَوَاهَا
اِنِّیْ لَاَرْهَبُ مِنْ تَوَقُّعِ بَیْنِهَا
فَیَظَلُّ قَلْبِیْ مُوْجَعًا اَوَّاهَا
وَلَقَلَّمَا اَبْصَرْتُ حَالَ مُوَدِّعٍ
اِلَّا رَثَتْ نَفْسِیْ لَهٗ وَشَجَاهَا
قَسَمًا لَقَدْ اَذْکٰی فُؤَادِیْ بَیْنُکُمْ
نَارًا وَّ فَجَّرَ مُقْلَتَیَّ مِیَاهَا
فَلَکُمْ اَرَاکُمْ قَافِلِیْنَ جَمَاعَةً
فِیْ اِثْرِ اُخْرٰی طَالِبِیْنَ سِوَاهَا
اِنْ کَانَ یُزْعِجُکُمْ مَحَبَّةُ مَوْطِنٍ
فَالْخَیْرُ اَجْمَعُهٗ لَدٰی مَثْوَاهَا

اَوْخِفْتُمْ ضَرَّاءَ هَا فَتَاَمَّلُوْا

بَرَكَاتِهَا بُلِّغْتُمُ اَزْكَاهَا ٧

اُفٍّ لِمَنْ يَبْغِي الْكَثِيْرَ لِشَهْوَةٍ

وَرَفَاهَةٍ لَمْ يَدْرِ مَا عُقْبَاهَا ٨

وَالْعَيْشُ مَا يَكْفِيْ وَلَيْسَ هُوَ الَّذِيْ

يُطْغِي النُّفُوْسَ وَلَاخَسِيْسُ مُنَاهَا

يَارَبِّ اَسْئَلُ مِنْكَ فَضْلَ قَنَاعَةٍ

بِيَسِيْرِهَا وَتَحَنُّنًا لِحِمَاهَا ٩

وَرِضَاكَ عَنِّيْ دَائِمًا وَلُزُوْمَهَا

حَتّٰى تُوَافِيْ مُهْجَتِيْ اُخْرَاهَا

فَاَنَا الَّذِيْ اَعْطَيْتُ نَفْسِيْ سُؤْلَهَا

وَقَبِلْتُ دَعْوَتَهَا فَيَا بُشْرَاهَا

بِجِوَارِ اَوْفَى الْعَالَمِيْنَ بِذِمَّةٍ

وَاَعَزِّ مَنْ بِالْقُرْبِ مِنْهُ يُبَاهِيْ

مَنْ جَاءَ بِالْآيَاتِ وَالنُّوْرِ الَّـذِیْ

دَاوَی الْقُلُوْبَ مِنَ الْعَمٰی فَشَفَاهَا

اَوْلَی الْاَنَامِ بِخِطَّةِ الشَّرَفِ الَّتِی

تُدْعَی الْوَسِیْلَةَ خَیْرُمَنْ یُعْطَاهَا

اِنْسَانُ عَیْنِ الْکَوْنِ سِرُّ وُجُوْدِهٖ

یٰسٓ اِکْسِیْرُ الْمَحَامِدِ طٰهٰ

حَسْبِیْ فَلَسْتُ اَفِیْ بِذِکْرِ صِفَاتِهٖ

وَلَوْاَنَّ لِیْ عَدَدَ الْحَصٰی اَفْوَاهَا

کَثُرَتْ مَحَاسِنُهُ فَاَعْجَزَ حَصْرُهَا

وَغَدَتْ وَمَا نُلْفِیْ لَهَا اَشْبَاهَا

اِنِّیْ اَهْتَدَیْتُ مِنَ الْکِتَابِ بِاٰیَةٍ

فَعَلِمْتُ اَنَّ عُلَاهُ لَیْسَ یُضَاهیٰ

وَرَاَیْتُ فَضْلَ الْعَالَمِیْنَ مُحَدَّدًا

وَفَضَائِلَ الْمُخْتَارِ لَا تَتَنَاهیٰ

كَيْفَ السَّبِيْلُ اِلىٰ تَقَصِّيْ مَدْحِ مَنْ
قَالَ الْاِلٰهُ لَـهُ وَحَسْبُكَ جَاهَا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
فِيْمَا يَقُوْلُ يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

هٰذَا الْفَخَارُ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمِثْلِهٖ
وَاهًا لِنَشْأَتِهِ الْكَرِيْمَةِ وَاهَا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فَبِذَا لِكُمْ
تُهْدَ النُّفُوْسُ لِرُشْدِهَا وَمُنَاهَا

صَلَّى عَلَيْهِ اللّٰهُ خَيْرَ صَلَاتِهٖ
وَعَلَيْهِ مِنْ بَرَكَاتِهٖ اَنْمَاهَا

وَعَلَى الْاَكَابِرِ آلِهٖ سُرُجِ الْهُدٰى
اَحْبِبْ بِعِتْرَتِهٖ وَمَنْ وَالَاهَا

وَكَذَا السَّلَامُ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلَيْهِمُ
وَعَلٰى عِصَابَتِهِ الَّتِيْ زَكَّاهَا

أَعْنِيْ الْكِرَامَ أُولِي النُّهٰى أَصْحَابَهُ
فِئَةَ التُّقٰى وَمَنِ اهْتَدٰى بِهُدَاهَا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيْمِ وَهٰذِهِ
نُخَبٌ وَظَنِّيْ أَنَّهُ يَرْضَاهَا [۱۳]

۱ وفی وفاء الوفا 'ذکرت'
۲ وفی وفاء الوفا 'لا غرو'
۳ وفی وفاء الوفا 'معناها'
۴ هٰذا الشعر لیس فی وفاء الوفا
۵ وفی وفاء الوفا 'هواها'
۶ وفی وفاء الوفا 'ان کان من عجکم طلاب معیشة ؛ فالخیر کل الخیر فی مثواها'
۷ وفی وفاء الوفا 'او خفتم ضرًّا بها فتاملوا ؛ برکات بلغتها فما ازکاها'
۸ وفی وفاء الوفا 'الا اذا یبغی الکثیرة لشهوة ؛ ورفاهة لم یدر ما عقباها'
۹ وفی وفاء الوفا 'بیسیرها وتحب الحماها'
۱۰ وفی وفاء الوفا 'کیف التقصی والوصول لمدح من'
۱۱ وفی وفاء الوفا 'تهدی النفوس لرشدها وغناها'
۱۲ وفی وفاء الوفا 'صلی علیه الله غیر مقید'
۱۳ وفی وفاء الوفا 'نجزت وظنی انه یرضاها'

۱۔ (اللہ کے) حبیب کا شہر (یعنی مدینہ منوّرہ) اِس کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ تو اِس سے محبّت کرے، اور تو خوشی اور سرور کے ساتھ اِس کے ذکر کا مشتاق رہے۔

۲۔ اور جب بھی تو اِس کی زیارت کا ارادہ کرے تو پلکوں کے بَل آ۔ اے شرفائے کے بیٹے تجھ پر لازم ہے کہ تو اس کی زیارت کو آئے۔

۳۔ جب تو طیبہ میں آکر اترا اور اس کے بلند ٹیلوں کے سایوں میں اپنے لمحات عیش و سکون سے گذارے تو پھر تیرے کیا کہنے ہیں۔

۴۔ مدینہ خوبصورتی کی جگہ اور ملکۂ حُسن ہے جس کے حُسن و جمال کی دلکشی نے عُشّاق کو وارفتہ کر دیا ہے۔

۵۔ تیز مہک والی مشک کو اِس کی مٹّی پر قیاس مت کر۔ بھلا مشک کہاں اور کہاں مدینہ کی مٹّی۔ مشک تو اس کی مٹّی کی خوشبو سے بہت دُور ہے۔

۶۔ (اس کی مٹّی) ایسی خوشبودار ہے کہ اے نوجوان اگر تُو معطّر ہونا چاہتا ہے تو کچھ ساعات کے لیے یہاں آجا اور اس کی مٹّی کو چومتا رہ۔

۷۔ اور خوش خبری سُن کہ صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اِس کا نام طیبہ رکھا ہے۔

۸۔ اور (اللہ تعالیٰ نے) اُس کی پاکیزگی کی وجہ سے اس کو پاکیزہ ہستیوں کے لیے چُن لیا، اور اسکو ان کے لیے اختیار فرمایا اور اُن کو یہاں اقامت اختیار کرنے کی دعوت دی۔

۹۔ مدینہ (منورہ) کی مانند کوئی مقام نہیں، اور اس کے شرف کے لیے یہی بات کافی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے صحن میں اُترے ہیں۔ (یعنی یہاں مدفون ہیں)

۱۰۔ اسے زمین پر چلنے والوں میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ قدر و منزلت والی ہستی کی ہجرت کا شرف حاصل ہے۔ پس اس کی قدر و منزلت کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

۱۱۔ تمام بلاد جن کا بھی ذکر کیا جائے تو وہ حروف کی مانند ہیں۔ البتہ مدینہ منورہ کے نام کے معنی میں کوئی کمی نہیں یعنی مکمل بامعنی نام ہے (یعنی مدینہ منورہ کی حیثیت اسم کی سی ہے اور دیگر تمام شہر اس کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے اسم کے مقابلہ میں حروف)

۱۲۔ ہاں (وہ شہر جس کا نام) قدس (یعنی بیت المقدس) ہے وہ درجہ میں اس کے قریب ہے، اور مکہ مکرمہ بیشک وہ فضیلت کے اعتبار سے بالکل اس جیسا ہے۔

۱۳۔ ان (دونوں کی فضیلت) میں کوئی فرق نہیں (ف) سوائے اِس کے کہ وہاں (یعنی مدینہ میں) ایک لطافت ہے (وہ یہ) کہ جب بھی جوں جوں یہ ظاہر ہوتا جائے، اِس کی روشنی سے اندھیرے چھٹتے چلے جاتے ہیں۔

(ف) وفاء الوفا میں لا عزو، ہے جس کے معنی ہیں، اس میں کچھ عجب نہیں۔

۱۴۔ اِس بات پر سب کا یکا اجماع ہے کہ ساری زمین میں سب سے بہتر حصہ وہ ہے جو وجودِ مبارک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے۔

۱۵۔ اور بیشک اُنھوں (یعنی علماء) نے سچ کہا کہ اس کو یہ فضیلت اپنے ساکن

(یعنی حضورؐ) کے صدقے میں ملی ہے جیسے نفس جب پاکیزہ ہو جاتا ہے تو اُس کا قرب و جوار (یعنی اعضاء و جوارح) بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ان سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں)

۱۶۔ اور اسی وجہ سے مدینہ منورہ کی امتیازی فضیلت ظاہر ہو گئی کہ اس منزل (یعنی مقام) میں تمام تر فضل و بزرگی ہے۔

(ف) وفاء الوفا میں 'معناھا' ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کے معنی میں فضیلت و بزرگی پوشیدہ ہے

۱۷۔ حتّٰی کہ اس کو باغ جنت کے لیے خاص کر لیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس فضیلت سے مشرف فرمایا اور اس کو (یہ شرف) عطا فرمایا۔

۱۸۔ وہ (قطعۂ زمین) جو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر اطہر اور منبر شریف کے درمیان ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو باقی رکھا ہے (یعنی آپؐ کو حیات عطا کی ہے) اور اُس کو (اپنے فضل سے) سیراب کیا ہے۔

۱۹۔ یہ وہ (مبارک) زمین ہے جس کی سطح پر جبریلؑ (امین) آتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی زمین کو شرف عطا فرمایا اور اس کی حفاظت و مدافعت فرمائی ہے۔

(ف) یہ شعر وفاء الوفا میں نہیں ہے۔

۲۰۔ یہ ہیں اس کی خوبیاں۔ کیا ہے کوئی عاشق زار جو لالچ اور بخل کی وجہ سے اس سے دُور رہے؟

۲۱۔ مَیں ڈرتا رہتا ہوں اس کے فراق کے اندیشے سے، اور اسی وجہ سے میرا دل دردمند رہتا ہے اور آہیں بھرتا رہتا ہے۔

۲۲۔ اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ مَیں نے اس سے کسی رخصت ہونے والے

کو دیکھا ہو اور میرا دل اس کے لیے نرم نہ پڑا ہو اور اس وجہ سے غمزدہ نہ ہوا ہو۔

۲۳۔ قسم ہے کہ تمہارے یہاں سے جُدا ہونے سے میرے دل کی تپش بڑھ گئی اور بے صبری کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

۲۴۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مَیں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم جماعتیں بنا کر قافلوں کی شکل میں اس (مدینہ کی سرزمین) کے سوا دوسری زمینوں کی طلب میں چلے جاتے ہو۔

(ف) وفاء الوفا میں 'ھواھا' ہے جس کے معنی ہیں نفس کی خواہش کی وجہ سے۔

۲۵۔ اگر تمھیں وطن کی محبّت کا قلق ہوتا ہے تو تمام خیریں تو یہاں ٹھہرنے میں ہیں۔

(ف) وفاء الوفا میں ہے۔ ان کان مزعجکم طلاب معیشۃ فالخیر کل الخیر فی مثواھا

یعنی اگر تم کو معاش کی کمی کا خیال آتا ہے تو تمام تر خیر تو یہاں رہنے میں ہے۔

۲۶۔ یا تم یہاں کسی تنگی یا نقصان سے ڈر گئے ہو تو اس پر تو غور کرو (یعنی سوچو) کہ جو برکات تمھیں یہاں حاصل ہیں وہ کتنی عمدہ ہیں۔

۲۷۔ افسوس ہے اس پر جو اپنی خواہش نفس کی خاطر زیادہ مال اور خوشحالی چاہتا ہے اور اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہے۔

۲۸۔ اور زندگی اور گذر بسر کا سامان تو اصل میں وہی ہے جو (ضرورت کے لیے) کافی ہو جائے، اور وہ نہیں ہے جو نفوس کو سرکش بنا دے، اور نہ ہی وہ جو رذیل اور گھٹیا خواہشات دلوں میں پیدا کر دے۔

۲۹۔ اے میرے ربّ! مَیں آپ سے سوال کرتا ہوں قناعت والی روزی کا جو آسانی

سے مل جائے، اور یہ کہ ہمیں اس کی پناہ میں رہنے کا سرور حاصل رہے۔

۳۰۔ اور (سوال کرتا ہوں) آپ سے کہ آپ مجھ سے ہمیشہ راضی رہیں اور وہ (یعنی آپ کی رضا) مجھ سے وابستہ رہے۔ یہاں تک کہ میری روح اپنی آخری منزل کو پالے۔

۳۱۔ لہٰذا میں وہ ہوں جس نے اپنے نفس کو وہ چیز عطا کر دی جس کا اُس نے سوال کیا تھا (یعنی تھوڑی روزی پر قناعت کر کے یہاں رہنے کا) اور میں نے اُس کی یہ دعوت قبول کر لی، پس (یہ) کیسی خوشی کی بات ہے۔

۳۲۔ یعنی اُس ہستی کے پڑوس میں رہنے کا جو سارے جہانوں سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہے۔ اور اُن کا قرب حاصل ہونا اُن سب سے زیادہ باعثِ فخر ہے جن کے قرب پر فخر کیا جائے گا۔

۳۳۔ جو ایسی آیتیں اور نور (یعنی قرآن مجید) لے کر آیا جس نے دلوں کے اندھے پن (یعنی گمراہی) کا علاج کیا اور اُنھیں شفا بخشی۔

۳۴۔ تمام مخلوق سے افضل، جن کے لیے وسیلہ (یعنی جنّت کا اعلیٰ ترین درجہ) جس کے لیے دُعا کی جاتی ہے، مخصوص کر دیا گیا اور وہ صرف اُن ہی کو عطا ہو گا اُن سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوا۔

۳۵۔ آپؐ کائنات کی آنکھ کی پُتلی ہیں اور اس کے وجود کا بھید ہیں۔ جن کے مناقب فضیلت مآب ہیں، یٰس اور طٰہٰ کے القاب سے۔

۳۶۔ میرے لیے آپؐ کی ثنا میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کی صفاتِ حمیدہ کا بیان

کرنا میرے لیے ممکن ہی نہیں ہے چاہے کنکریوں کی تعداد کے برابر بھی میرے منہ ہو جائیں۔

۳۷۔ آپؐ کے محاسن اور فضائل اتنے کثیر ہیں کہ ان کے شمار نے عاجز کر دیا ہے وہ ایسے ہیں کہ ہمیں ان کی نظیر نہیں مل سکی۔

۳۸۔ مَیں نے قرآن پاک کی ایک آیت سے یہ رہنمائی حاصل کی ہے۔ پس مَیں نے جان لیا کہ آپؐ جن بلندیوں پر فائز ہیں اُن کی مشابہت اور ان تک رسائی ناممکن ہے۔

۳۹۔ اور مَیں نے دیکھا کہ باقی ساری مخلوقات کی فضیلت محدود ہے (یعنی ان کی کوئی نہ کوئی حد ہے) اور اس چُنے ہوئے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے فضائل لامتناہی ہیں۔

۴۰۔ اُس (مبارک ہستی) کی مدح کی انتہا کیا ہو سکتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں جو) فرمایا وہ اس کی (تمام مخلوق کے مقابلہ میں) برتری اور فوقیت (ظاہر کرنے) کے لیے تجھے کافی ہے۔

۴۱۔ (اور وہ یہ آیت[1] ہے) (ترجمہ) تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔

۴۲۔ یہ ہے آپؐ کی عظمت اور آپؐ کا افتخار، کیا تُو نے اِس کی مثل (کسی اور کا) اکرام و اعزاز کبھی سُنا ہے۔ واہ! واہ! کتنا اعلیٰ اکرام و اعزاز آپؐ کو عطا کیا گیا۔

---

[1] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ط (الفتح آیت ۱۰)

واضح رہے کہ اوپر کے شعر ۳۸ میں شاعر نے اِسی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴۳۔ اُن پر درُود بھیجو اور سلام کیونکہ اِسی سے تمھارے نفوس رُشد و ہدایت پائیں گے، اور اُنھیں اس کی توفیق ملے گی۔

(ف) وفاء الوفا میں ہے 'غناھا' یعنی انکو غنا حاصِل ہو گی۔

۴۴۔ اللہ جل شانہٗ نے آپؐ پر بہترین صلوٰۃ (رحمت) بھیجی ہے اور آپؐ پر اپنی وہ برکات نازل فرمائی ہیں جو بڑھتی ہی رہیں گی۔

۴۵۔ اور آپؐ کی عظیم المرتبت آل (اولاد) پر جو ہدایت کے چراغ ہیں، اور آپؐ کے محبوب اہلِ بیت اور ازواجِ مطہّرات پر اور جو ان کے انصار و مددگار ہیں۔

۴۶۔ اِسی طرح آپؐ پر سلام ہو اور پھر ان سب پر سلام ہو، اور آپؐ کی اُس جماعت پر جن کا آپؐ نے تزکیہ فرمایا۔

۴۷۔ یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر جو اہلِ عقل تھے اور جو تقویٰ والی جماعت تھی۔ جس کسی نے ان کی اقتدا کی، اس نے ہدایت پائی۔

۴۸۔ اور تمام تر تعریفیں اس ربِّ کریم کے لیے ہیں۔ اور یہ قصیدہ منتخب چیز ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کو شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔

(ف) وفاء الوفا میں ہے 'نجَزَتْ' یعنی پورا ہو گیا۔

وَقَالَ الامام علامہ ابو عبد اللہ محمد بن
احمد بن علی بن جابر اندلسی فی مدح
النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم

(المتوفی ۷۸۰ھ)

هَنَا وُكُمُوْا يَا اَهْلَ طَيْبَةَ قَدْ حَقَّا
فَبِالْقُرْبِ مِنْ خَيْرِ الْوَرٰى حُزْتُمُ السَّبَقَا

فَلَا يَتَحَرَّكْ سَاكِنٌ مِنْكُمُوْا اِلٰى
سِوَاهَا وَاِنْ حَارَ الزَّمَانُ وَاِنْ شَقَّا

فَكَمْ مَلِكٍ رَامَ الْوُصُوْلَ لِمِثْلِ مَا
وَصَلْتُمْ فَلَمْ يَقْدِرْ وَلَوْ مَلَكَ الْخَلْقَا

فَبُشْرَاكُمُوْا نِلْتُمْ عِنَايَةَ رَبِّكُمْ
فَهَا اَنْتُمْ فِيْ بَحْرِ نِعْمَتِهٖ غَرْقَا

تَرَوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ
وَمَنْ يَرَهٗ فَهُوَ السَّعِيْدُ بِهٖ حَقَّا

مَتیٰ جِئتُمُوا لَا یُغلَقُ البَابُ دُونَکُمْ
وَبَابُ ذَوِی الْاِحْسَانِ لَا یَقبَلُ الْغَلَقَا
فَیَسْمَعُ شَکْوَاکُمْ وَیَکْشِفُ ضُرَّکُمْ
وَلَا یَمْنَعُ الْاِحْسَانَ حُرًّا وَلَا رِقًّا
بِطَیْبَةِ مَثْوَاکُمْ وَاَکْرَمُ مُرْسَلٍ
یُلَاحِظُکُمْ فَالدَّهْرُ یَجْرِی لَکُمْ وَفْقَا
فَکَمْ نِعْمَةً لِلّٰهِ فِیْهَا عَلَیْکُمُ
فَشُکْرًا وَنُعْمَی اللّٰهِ بِالشُّکْرِ تُسْتَبْقٰی
اَمِنْتُمْ مِنَ الدَّجَّالِ فِیْهَا فَحَوْلَهَا
مَلَائِکَةٌ یَحْمُوْنَ مِنْ دُوْنِهَا الطُّرْقَا
کَذٰلِکَ مِنَ الطَّاعُوْنِ اَنْتُمْ بِهٖ اٰمِنٌ
فَوَجْهُ اللَّیَالِیْ لَا یَزَالُ لَکُمْ طَلْقَا
فَلَا تَنْظُرُوْا اِلَّا لِوَجْهِ حَبِیْبِکُمْ
وَاِنْ جَاءَتِ الدُّنْیَا وَمَرَّتْ فَلَا فَرْقَا

حَيَاةً وَمَوْتًا تَحْتَ رُحْمَاهُ اَنْتُمْ
وَحَشْرًا فَسِتْرُ الْجَاهِ فَوْقَكُمْ مُلْقٰى

فَيَا رَاحِلًا عَنْهَا لِدُنْيَا يُرِيْدُهَا
اَتَطْلُبُ مَا يَفْنٰى وَتَتْرُكُ مَا يَبْقٰى

اَتَخْرُجُ عَنْ حَوْزِ النَّبِيِّ وَحِرْزِهٖ
اِلٰى غَيْرِهٖ تَسْفِيْهِ مِثْلُكَ قَدْ حَقًّا

لَئِنْ سِرْتَ تَبْغِيْ مِنْ كَرِيْمٍ اِعَانَةً
فَاَكْرَمُ مِنْ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مَا تَلْقٰى

هُوَ الرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ وَلَيْسَ بِزَائِدٍ
وَلَوْ سِرْتَ حَتّٰى كِدْتَ تَخْتَرِقُ الْاُفُقَا

فَكَمْ قَاعِدٍ قَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ رِزْقَهٗ
وَمُرْتَحِلٍ قَدْ ضَاقَ بَيْنَ الْوَرٰى رِزْقًا

فَعِشْ فِيْ حِمٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَمُتْ بِهٖ
اِذَا كُنْتَ فِي الدَّارَيْنِ تَطْلُبُ اَنْ تَرْقٰى

إِذَا قُمْتَ فِيمَا بَيْنَ قَبْرٍ وَمِنْبَرٍ
بِطَيْبَةِ فَاعْرِفْ أَنَّ مَنْزِلَكَ الْأَرْقَى
لَقَدْ أَسْعَدَ الرَّحْمٰنُ جَارَ مُحَمَّدٍ
وَمَنْ حَارَ فِي تَرْحَالِهِ فَهُوَ الْأَشْقَى

۱۔ اے طیبہ والو تمھارا سُرور اور تمھاری خوشی برحق ہے۔ پس تم نے ساری مخلوق سے بہتر ہستی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے قُرب کی وجہ سے سب پر سبقت حاصل کرلی ہے۔

۲۔ لہٰذا تم میں سے کوئی بھی یہاں کا رہنے والا اس کو چھوڑ کر اور کہیں نہ جائے خواہ زمانہ اُن کیلئے کتنی ہی مشکلات اور سختیاں پیدا کردے۔

۳۔ کتنے ہی بادشاہوں نے اس مرتبہ تک پہنچنے کی کوشش کی جس تک تم پہنچے ہو مگر کوئی اس پر قادر نہ ہوسکا خواہ وہ ساری مخلوق کا مالک ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ تمھارے لیے خوشخبری ہے کہ تم نے اپنے رب تعالیٰ کی عنایت (اور توجہ) حاصل کرلی ہے۔ ہاں تم ہی تو ہو جو اللہ تعالیٰ کے بحرِ نعمت میں غرق ہو۔

۵۔ تم ہر لحظہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہو اور جو آپؐ کی زیارت سے مشرف ہوا وہ بجا طور پر اس (نعمت) کی وجہ سے خوش بخت اور سعید ہے۔

۶۔ جب بھی تم آؤ تمھارے سامنے دروازہ بند نہیں کیا جا سکتا اور نیکوکاروں کا دروازہ تو بندش قبول کر ہی نہیں سکتا۔

۷۔ (نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم) تمھاری شکایات کو سُنتے ہیں اور تمھاری تکلیفوں کو دُور کرتے ہیں، اور (حضورؐ) تو کسی کو بھی اپنے احسان سے محروم نہیں فرماتے، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام۔

۸۔ طیبہ تمھارا ٹھکانہ ہے اور رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تم پر نظر ہے، اِسی لیے زمانہ بھی تمھاری موافقت میں چل رہا ہے۔

۹۔ اِس (جگہ) میں تم پر اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتیں ہیں۔ پس تمھیں شُکر ادا کرنا چاہیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شُکر ہی کے ذریعے باقی رکھی جا سکتی ہیں۔

۱۰۔ تم اس (شہر) میں دجّال (کے فتنہ) سے بھی امن میں ہو کیونکہ اس کے چاروں طرف فرشتے ہیں جو ہمہ وقت اس طرف آنے والے راستوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

۱۱۔ اسی طرح تم طاعون سے بھی مامون (و محفوظ) ہو کیونکہ وادیوں کے موڑ کا چہرہ ہمیشہ تمھارے لیے مسکراتا رہے گا۔ (یعنی وادیوں کے موڑ طاعون کو تم سے دُور رکھیں گے)

۱۲۔ مگر تم سوائے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرۂ انور کے کسی اور طرف آنکھ نہ اٹھاؤ (یعنی کسی اور جگہ جانے کا قصد نہ کرو) چاہے دُنیا سب

کچھ تمھارے سامنے پیش کر دے، اور کرتی ہی رہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۱۳۔ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں تم ہی ان کی رحمت کے زیرِ سایہ ہو، اور میدانِ حشر میں عزّت و اکرام کا پردہ تم پر پڑا ہو گا۔

۱۴۔ پس اے دُنیا حاصل کرنے کی غرض سے اور اس کے لالچ میں یہاں سے کوچ کرنے والے کیا تو وہ طلب کرتا ہے جو فنا ہو جائے گا، اور اُس کو چھوڑتا ہے جو باقی رہے گا؟

۱۵۔ کیا تُو نبی اکرم صَلّی اللہ علیہ وسلّم کی مِلک اور ان کی حفاظت سے نکل کر کسی اور کے پاس جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو تُو درحقیقت بڑا ہی احمق ہے۔

۱۶۔ اگر تُو کسی سخی سے مدد چاہنے کی غرض سے چلا ہے تو تمام مخلوق سے بہتر (یعنی حضور صَلّی اللہ علیہ وسلّم) سے بڑھ کر اور کوئی سخی نہ پا سکے گا۔

۱۷۔ کیونکہ رزق جو مقدّر میں لکھا ہوا ہے اس سے زیادہ نہیں ملے گا خواہ تو دُنیا ہی کیوں نہ چھان مارے۔

۱۸۔ بہت سے بیٹھے ہوؤں کے لیے اللہ تعالیٰ رزق وسیع کر دیتا ہے اور بہت سے کوچ کرنے والوں کے لیے دُنیا کا رزق تنگ ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ پس تُو ساری مخلوق سے بہتر (یعنی حضور صَلّی اللہ علیہ وسلّم) کی پناہ میں رہ کر زندگی گزار اور ان ہی کی پناہ میں مر، اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دونوں جہانوں میں اعلیٰ مرتبہ حاصل کرے۔

۲۰۔ جب تو نے طیبہ میں (حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی) قبر شریف اور منبر شریف کے درمیان قیام کیا تو پھر جان لے کہ یقیناً تیرا ٹھکانہ بہت اعلیٰ ہے۔

۲۱۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پڑوسی کو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندیوں سے بہرہ ور کیا ہے اور جو وہاں سے کوچ کرنے میں سرگرداں ہے وہ بڑا بدبخت ہے۔

الشیخ جمال الدین ابوزکریا یحییٰ بن یُوسف بن منصور بن عمر انصاری صرصریؒ

الشہید ۶۵۶ھ

محمد المبعوث للناس رحمة
یشید ما اُوھی الضلال ویصلح
لئن سبحت صم الجبال مجیبة
لداؤد اَولان الحدید المصفح
فان الصخور الصم لانت بکفه
وإن الحصا فی کفه لیسبح
وإن کان موسیٰ انبع الماء من العصا
فمِن کفه قد اَصبح الماء یطفح

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم رحمتِ عالم بنا کر بھیجے گئے۔ اور ضلالت و گمراہی نے جو فتنہ پھیلا دیا تھا، آپؐ اس کی اصلاح فرمارہے ہیں۔

اگر ٹھوس پہاڑوں سے داؤد علیہ السلام کے لیے صدائے بازگشت آئی اور لوہا نرم ہوا، تو اِسی طرح ٹھوس پتھر آپؐ کی ہتھیلی سے نرم ہوئے اور سنگریزوں سے آپؐ کے ہاتھوں میں تسبیح کی آواز آئی۔

اگر موسیٰ علیہ السلام نے عصا کی ضرب سے چشمہ پیدا کر دیا تو اِسی طرح آپؐ کی

ہتھیلی سے بھی پانی کے چشمے جاری ہوتے۔

وَاِن کانت الریح الرخاء مطیعہ
سلیمان لا تالو تروح وتسرح

فاِن الصبا کانت لنصر نبینا
برعب علی شھر بہ الخصم یکلح

واِن اوتی الملک العظیم وسخرت
لہ الجن تشفی مارضیہ وتلدح

فان مفاتیح الکنوز باَسرھا
اَتتہ فرد الزاھد المترجع

اگر سلیمانؑ کے لیے ہوا صبح و شام تابع فرمان تھی۔ پس بادِ صبا ہمارے نبیؐ کی نصرت و فتح کے لیے رواں ہوئی، ایک ماہ کی مسافت پر مخالف آپؐ سے مرعوب اور خوفزدہ تھا۔

اگر انھیں عظیم مملکت عطا ہوئی ہے اور جنّات ان کے تابع ہیں جو مریضوں کے لیے تگ و دو کرتے ہیں، جملہ خزانوں کی چابیاں آپؐ کو عطا ہوئیں، لیکن قناعت پسند زاہد نے پھر واپس لوٹا دیں۔

وإن كان إبراهيم أُعطي خلة

وموسیٰ بتكليم على الطور يمنح

فهذا حبيب بل خليل مكلّم

وخصص بالرؤيا وبالحق أشرح

وخصص بالحوض العظيم وباللوا

ويشفع للعاصين والنار تلفح

وبالمقعد الأعلى المقرب عنده

عطاء ببشراه أقر وأفرح

اگر ابراہیم علیہ السّلام خلیل ہیں اور موسیٰ علیہ السّلام کو طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہیں پس آپؐ اللہ کے حبیب ہیں اللہ تعالیٰ آپؐ سے ہم کلام ہوا اور اپنا دیدار نصیب فرمایا (اور یہ خصوصیت صرف آپؐ کی ہے) اور حق باتیں بیان کرتا ہوں۔

روزِ محشر لواء حمد اور حوض کوثر صرف آپؐ ہی کو عطا ہوگا۔ جہنّم کی شعلہ بار آگ سے آپؐ گنہگاروں کی سفارش کرینگے اللہ تعالیٰ کے یہاں آپؐ کو مقامِ محمود عطا ہوگا میں اس بشارت پر فرحاں اور نازاں ہوں۔

وبالرتبة العليا الأسيلة دونها   مراتب أرباب المواهب تلمح

وفي جنة الفردوس أوّل داخل   له سائر الابواب بالخار تفتح

آپؐ بلند رتبہ پر فائز ہیں، اس کے ورے اربابِ فضل و کرم کے مرتبے ہیں جنّت الفردوس میں سب سے اوّل داخل ہوں گے، اور آپؐ کے لیے جنّت کے جملہ دروازے کھلے ہوں گے۔

(سیرت النبیؐ ابن کثیرؒ)

(حافظ ابوبکر محمد ابن العربی الاندلسی)

المتوفی ۵۴۳ھ

لم یبق لی سول ولا مطلب
مذ صرت جار الحبیب الحبیب
لا تبتغی شیئًا سوی قربه
وها انا منه قریب قریب
العیش والموت لیستا طبیب
بطیبة لی کل شی یطیب

اَب میری کوئی تمنّا اور کوئی مطلب باقی نہیں رہا۔
جب سے اللہ کے حبیب کا ہمسایہ بنا ہوں مقصود حاصل ہو گیا ہے۔
اَب مجھے ان کے قُرب کے سوا کچھ بھی درکار نہیں ہے۔
اور مَیں اَب ان کے قریب اور قریب ہو رہا ہوں۔
یہاں مجھے زندگی اور موت دونوں یکساں ہیں۔ مدینہ میں میرے لیے ہر چیز پسندیدہ ہے۔ زندہ رہوں تو بھی اور موت آ جائے تو بھی۔

شیخ عبد الغنیؒ النابلسی

ما للقلوب سوی ذاک الحمی طلب
ولا العیون لها فی غیرہ ارب
یا کعبۃ تستجیر الطائفون بہا
نور بہ تظہر الاشیاء وتحجب
محمّدٌ خیر کل العالمین لقد
سمحت علی الخلق فی افضالہ سحب
لہ مزیۃ جود فی الوجود نمت
حتی علی العجم استعلت بہ العرب
و زادہ اللہ فی اسرائہ رتبا
رفیعۃً خفضت من دونہا الرتب
وقدر فی لیلۃ المعراج فی درج
نحو العلا حیث عنہ زالت الحجب

وحبه دين اهل الله قاطبةً
لهم به نسب ما فوقه نسب
وانت باب العطا والجود يا املی
بك الاله علی طول المدی یهب

۱۔ سوائے اس در کے دل کو کسی جگہ کی طلب نہیں ہے اور آنکھوں کو اس در پاک کے علاوہ کسی چیز کے دیکھنے کی آرزو نہیں ہے۔

۲۔ اے کعبۂ مراد! جس کے گرد چکر لگانے والے پناہ حاصل کرتے ہیں۔ اس نور سے جس سے چیزیں نمایاں ہوتی ہیں۔

۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے جملہ مخلوق سے افضل و برگزیدہ ہیں۔ جن کی بخشش اور سخاوت کا بادل سارے عالم پر برستا ہے۔

۴۔ سخاوت اُن کی عادت ہے جس کا سلسلہ عرب سے لے کر عجم تک دراز ہے اور عرب اسی کی بدولت سرفراز ہوئے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اسراء و معراج کے موقع پر وہ بُلندی عطا فرمائی کہ اس کے سامنے ہر بُلند کی بُلندی پست نظر آنے لگی۔

۶۔ شبِ معراج آپؐ بلندی کے زینوں پر چڑھے اور اُس مقام تک پہنچے جہاں سارے حجابات دُور ہو گئے۔

۷۔ آپؐ کی محبّت تمام اہلِ اللہ کا دین و ایمان ہے، ہر اہلِ ایمان کا سلسلہ آپؐ سے مربوط ہے۔ اِس سلسلہ سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہے۔

۸۔ آپؐ ہی بابِ جود و کرم ہیں۔ اے میرے سہارا آپؐ کے توسّل سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔

ابن الفارض

اَرَی کُلَّ مَدۡحٍ فِی النَّبِیِّ مُقَصِّرًا
وَاِنۡ بَالَغَ الۡمُثۡنِیۡ عَلَیۡہِ وَاَکۡثَرَا
اِذَا اللّٰہُ اَثۡنٰی بِالَّذِیۡ ھُوَ اَھۡلُہٗ
عَلَیۡہِ فَمَا مِقۡدَارُ مَا تَمۡدَحُ الۡوَرٰی

مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مدح کم ہی پاتا ہوں، چاہے ثنا کرنے والا کتنی ہی بلیغ ثنا کرے اور کتنی ہی زیادہ ثنا کرے۔

جب اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپؐ کی ایسی مدح فرمادی جس کے آپؐ اہل ہیں تو اِس کے سوا اگر تو کوئی مدح کرے تو اس کی کیا حیثیت ہے۔

مولانا شاہ عبد العزیز دہلویؒ ابن شاہ ولی اللہ

(المتوفی ۱۹۲۴ء)

فَیَا رِیْحَ الصَّبَا عَطْفًا وَّ رِفْقًا
اِلٰی ذَاکَ الْحِمٰی بَلِّغْ سَلَامِیْ

وَاِنْ جُرْتُمْ عَلَیَّ فَلِیْ غِیَاثٌ
بِبَابِ الْمُصْطَفٰی خَیْرِ الْاَنَامِ

اِلَیْهِ تَوَجُّهِیْ وَلَهٗ اسْتِنَادِیْ
وَفِیْهِ مَطَامِعِیْ وَبِهٖ اعْتِصَامِیْ

اَجِرْنِیْ سَیِّدِیْ مِنْ ضَیْمِ سُقْمٍ
اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ وَّقْعِ الْحُسَامِ

وَذِکْرُکَ سَیِّدِیْ حِرْزِیْ وَحِصْنِیْ
اُتِیْهُ بِهٖ عَلَی الْجَیْشِ اللُّهَامِ

مَوَاهِبُکَ الَّتِیْ لَا نَقْصَ فِیْهَا
بِهَا رُبِّیْتُ مِنْ قَبْلِ الْفِطَامِ

فَقَدْ اُعْطِیْتَ مَالَمْ یُعْطَ خَلْقٌ
عَلَیْكَ صَلٰوۃُ رَبِّكَ بِالسَّلَامِ

۱۔ اے بادِ صبا! ازراہِ لطف و کرم میرے اُس حامی و پشتیبان تک میرا سلام پہنچا دے۔

۲۔ اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جور و ستم کیا تو میرا فریاد رس موجود ہے۔ بارگاہِ مصطفےٰ کی صورت میں، جو ساری دنیا سے اچھے ہیں۔

۳۔ اُنھیں کی طرف میری توجہ ہے اور اُنھیں پر میرا اعتماد، اُنھیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے، مَیں نے اُنھیں کا دامن تھاما ہے۔

۴۔ مجھے نجات دلوایئے میرے آقا، بیماری کے ظلم سے جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ شدید ہے۔

۵۔ اور آپ کا تذکرہ، میرے سرکار! میرا حرزِ جان ہے اور میرا قلعہ اسی سے مَیں بڑے بڑے لشکروں پر ہلاکت برساؤں گا۔

۶۔ آپؐ پر جو عطایائے ربّانی ہوئے، اُن میں کوئی کمی نہیں، اُنھیں سے آپؐ کی پرورش و تربیت بچپن سے ہوئی تھی۔

۷۔ آپؐ کو وہ کچھ دیا گیا جو کسی کو بھی نہ دیا گیا۔ آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہوں سلام کے ساتھ۔ (الشکریہ نقوش رسول نمبر)

مولانا محمدؒ ادریسؒ کاندھلوی

لک الحمد و التقدیس والمجد کله

تبارکت یارب السموات والثری

لک الکبریا و الخلق والامر کله

تعالیت ما اولاک بالحمد اجدرا

لک الفضل والنعماء والشکر کله

فنعماک جلت ان تعد وتحصرا

ومن ذا الذی یحمی ثناء ومدحة

وان بالغ المثنی واکثر اکثرا

ولو ان ما فی الکون من کل کائن

لسان یدیم الحمد کان مقصرا

رضیت بک الاله ربا ومالکا

وبالمصطفیٰ الهادی رسولا مبشراً

وبالملة البيضاء دينا وشرعة

عسى أردن يوم القيامة كوثرا

وبالمسلمين اخوة ومرافقا

وبالكافرين بغضة وتنفرأ

وبالذكر والطاعات عمل جوارحى

وبالعلم والايقان قلبى نورا

ولست ابالى حين اهدى واهتدى

وان عند الناس اشعث اغبرأ

واسئلك اللّٰهم تعجيل رحمة

فمن جوهر التعجيل عبدك خمرأ

اذا كان مدح او ثناء منعم

فاكرم خلق الله اولى واقدم

ولابد من بحر طويل لمدحه

لما انه بحر المكارم قلزم

لکل امری فی الحب دین و مذهب
یدین بما یهوی و ما هو یزعم
و دینی حب المصطفیٰ منبع الهدی
اجل الوری من فی الجمال مسلم

(ترجمہ اردو اگلے صفحہ پر)

۱۔ تمام تر تعریف، تنزیہ اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے، اے زمین و آسمان کے پروردگار تیری ذات بڑی برکت والی ہے۔

۲۔ تمام بزرگیاں تیرے ہی لیے ہیں، تیرے ہی لیے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ تو بلند ہے تو ہی حمد و ثنا کے لائق۔

۳۔ تمام فضل اور احسان تیری ہی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تیرے ہی لیے شکر ہے، اس لیے کہ تیری نعمتیں شمار اور احاطے سے باہر ہیں۔

۴۔ کون ہے جو تیری ایک ہی حمد اور ثناء کا حق ادا کر سکے۔ اگرچہ ثنا خواں کتنا ہی مبالغہ کرے، مگر تیری ذات مبالغے سے بالا و برتر ہے۔ تیری تعریف و توصیف میں مبالغہ ممکن ہی نہیں۔

۵۔ اگر کائنات کا ہر ذرّہ زبان بن جائے اور ہمیشہ تیری حمد و ثنا میں مشغول رہے، تب بھی تیری حمد و ثنا کرنے سے قاصر رہے گا۔

۶۔ اے اللہ میں تیرے رب ہونے پر اور مالک ہونے پر راضی ہوں اور حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے رسول مبشّر ہونے پر راضی ہوں۔

۷۔ ملت بیضا کے دین اور شریعت ہونے پر راضی ہوں اور امیّد کرتا ہوں کہ قیامت کے روز حوض کوثر پر حاضر ہوں۔

۸۔ مسلمانوں کے بھائی اور ساتھی ہونے پر راضی ہوں اور کافروں سے بغض و نفرت پر خوش ہوں۔

۹۔ اپنے ذکر اور فرمانبرداری سے میرے اعضاء کو آباد فرما۔ اور علم و یقین سے میرے دل کو روشن اور تاباں کر دے۔

۱۰۔ اے پروردگار اگر تیری طرف سے مجھے ہدایت نصیب ہو جائے تو پھر پروا نہیں کہ لوگوں کے نزدیک میلا کچیلا غیر مہذّب اور غیر متمدّن کہلاؤں۔

۱۱۔ یا اللہ تیری رحمتِ عاجلہ کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے بندے کا خمیر ہی عجلت سے تیّار کیا گیا ہے۔

۱۲۔ جب کسی مرصّع مدح یا ثناء کا ذکر ہو اس کے لیے سب سے زیادہ مقدّم اور مستحق وہ ذات بابرکات ہے جو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ مکرّم ہے۔ (یعنی حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم)

۱۳۔ آپؐ کی مدح کے لیے بحرِ طویل کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ آپؐ کی ذاتِ اقدس مکارمِ اخلاق کا ایک بحرِ بیکراں ہے۔

۱۴۔ عشق و محبّت میں ہر شخص کا ایک طریقہ اور مذہب ہے کہ وہ اسی کے مطابق چلتا ہے۔

۱۵۔ میرا دین و مذہب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت ہے، جو ہدایت کا سرچشمہ ہیں، سارے عالم میں سب سے زیادہ جلیل القدر ہیں اور حُسن و جمال میں آپؐ کی ذاتِ گرامی مسلّم ہے۔

علامہ یوسف النبہانی

(المتوفی ۱۳۵۰ھ، ۱۹۴۶ء)

وقلت قبل ان یوفقنی اللہ لمدحہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُوْنَ لِیْ ھَلَّا مَدَحْتَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰہِ الْخَلْقِ اَعْظَمُھُمْ خَلْقَا
فَقُلْتُ لَھُمْ مَاذَا اَقُوْلُ بِمَدْحِہٖ
وَخَالِقُہٗ اَثْنٰی عَلَیْہِ وَمَا اَبْقٰی

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کیوں بیان نہیں کی (یعنی آپؐ کی مدح میں کوئی اشعار نہیں کہے) جو رسول ہیں خلق کے معبود کے اور اعظم خلق ہیں۔

پس مَیں نے ان سے کہا کہ مَیں آپؐ کی مدح میں کیا کہوں جب اُنؐ کے خالق نے خود اُن کی مدح فرما دی تو آگے باقی کیا رہا۔

حَافِظ دِمیاطِی اَنْشَدَ عَنْ غَیْرِہٖ

(کسی شاعر کے یہ نعتیہ اشعار حافظ دمیاطیؒ سے منقول ہیں)

آلَا یَا ضَرِیْحًا ضَمَّ نَفْسًا زَکِیَّۃً

عَلَیْكَ سَلَامُ اللّٰہِ فِی الْقُرْبِ وَالْبُعْد

عَلَیْكَ سَلَامُ اللّٰہِ مَاھَبَّتِ الصَّبَا

وَمَا نَاحَ قُمْرِیٌّ عَلَی الْبَانِ وَالرَّنْد

وَمَا سَجَعَتْ وَرْقٌ وَغَنَّتْ حَمَامَۃٌ

وَمَا اِشْتَاقَ ذُوْ وَجْدٍ اِلٰی سَاکِنِیْ نَجْد

وَمَالِیْ سِوٰی حُسْبِیْ لَکُمْ آلِ اَحْمَدٍ

اُمَرِّغُ مِنْ شَوْقِیْ عَلٰی بَابِکُمْ خَدِّیْ

(سیرۃ الحلبیۃ ج ۲ ص ۴۸۹)

۱۔ سن اے قبر (اطہر)! جو پاکیزہ ترین ہستی (یعنی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے تجھ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو قریب اور دور سے۔

۲۔ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلتی رہے، اور جب تک قُمری بکائن کے درخت اور خوشبودار پودوں پر بولتی رہے۔

۳۔ اور جب تک نبیؐ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بہت محبّت کرنیوالے (یعنی اہل ایمان) (قبرِ اطہر کی زیارت کے لیے) اہلِ نجد کی طرف آنے کے مشتاق رہیں۔ (یعنی قیامِ دُنیا تک ہمیشہ ہمیشہ)

۴۔ اور میرے لیے، اے آلِ احمدؐ آپ حضرات کافی ہیں (کسی اور کی تمنّا نہیں ہے) مَیں آپ حضرات کے در پر عشق و شوق میں اپنے رخساروں کو خاک آلود کرتا ہوں۔

سلام

شیخ جمال الدین صرصریؒ (الشہید ۶۵۶ھ)

یَانَبِیَّ الْھُدٰی عَلَیْكَ السَّلَامُ
كُلَّمَا عَاقَبَ الضِّیَاءَ الظَّلَامُ

زَادَكَ اللّٰهُ رِفْعَةً وَّجَلَالًا
وَبَهَاءً وَّعِزَّةً لَاتُرَامُ

قَدْ قَطَعْنَا اِلَیْكَ فَجًّا عَمِیْقًا
بِقُلُوْبٍ بِهَا اِلَیْكَ اُوَامُ

نَطْلُبُ مِنْكَ یَاخَیْرَ هَادٍ
فَلَدَیْكَ الْاِحْسَانُ وَالْاِنْعَامُ

مِنْكَ بَذْلُ النَّدٰی وَحُسْنُ قِرَی الضَّیْفِ
وَمِنْ جُوْدِكَ اسْتَفَادَ الْكِرَامُ

اَنْتَ بِالْبِشْرِ وَالسَّمَاحِ مَلِیٌّ

وَلَنَا بِالسُّرٰی اِلَیْکَ ذِمَامُ

اَنْتَ نِعْمَ الشَّفِیْعُ فِی الْمَوْقِفِ الْاَکْبَرِ

اِنْ طَالَ بِالْاَنَامِ الْمَقَامُ

فَجَدِیْرٌ اَنْ لَا یَخِیْبَ لَدَیْکَ

الْیَوْمَ رَاجٍ شِعَارُہُ الْاِسْلَامُ

اِنْ یَکُنْ عَاقَنَا الْقَضَاءُ وَطَالَتْ

بِالْمَطَایَا عَنْ قَصْدِکَ الْاَیَّامُ

فَلَنَا جِئْنَا اِلَیْکَ وَمِنَّا

کُلَّ وَقْتٍ یُهْدٰی اِلَیْکَ سَلَامُ

وَاِلٰی صَاحِبَیْکَ حَیًّا وَمَیْتًا

وَاِذَا قَامَ لِلْحِسَابِ الْاَنَامُ

فَاَجِرْنَا مِنَ الْخُطُوْبِ فَمَنْ کُنْتَ

مِنَ الْخَطْبِ جَارَہُ لَا یُضَامُ

قَدْ اَتَيْنَاكَ بَعْدَ نَأْيٍ طَوِيْلٍ
فَتَجَلَّتْ عَنَّا بِكَ الْآثَامُ
فَاسْئَلِ اللّٰهَ ذَا الْجَلَالِ لِوَفْدٍ
مَا ثَنَاهُمْ عَنْ قَصْدِكَ اللُّوَّامُ
مَنْعَةً تَدْفَعُ الْعَدُوَّ اَنْ تَسْلَمَ
مِمَّا يَنُوْبُهَا الْاَنْعَامُ
فَتَمَامُ النَّدٰى عَلٰى مُكْرِمِ الْوَا
فِدِ ظُهُرُ يُقِلُّهُ وَالسَّلَامُ

(ترجمہ اردو اگلے صفحہ پر)

۱۔ اے نبیِّ ہدایت آپ پر سلام جب تک تاریکی روشنی کے پیچھے آتی رہے یعنی (رات دن، ہمیشہ ہمیشہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے آپؐ کی رفعت اور عظمت، اور قدر و منزلت کو جس کو کوئی چھو نہ سکے۔

۳۔ ہم آپؐ کے در پر بڑی طویل مسافت قطع کر کے حاضر ہوئے ہیں، اور ایسے دل کر آئے ہیں جو آپؐ کے کرم کے پیاسے ہیں۔

۴۔ اے سب سے بہتر ہادی ہم آپ سے مانگتے ہیں کیونکہ احسان بخشی اور انعام دینا آپؐ کا خاصہ ہے۔

۵۔ سخاوت کرنا اور مہمان کا اکرام کرنا آپ کی عادتِ شریفہ ہے۔ آپؐ کی جود و بخشش سے تو بڑوں بڑوں نے دامن بھرے ہیں۔

۶۔ بشارت اور وسعتِ قلبی کے تو آپؐ غنی ہیں، اور ہمارا شب و روز سفر کر کے آپؐ کی طرف آنے کا حق ہے۔

۷۔ آپؐ ہی بہترین شفیع ہوں گے اُس بڑے کھڑے ہونے کے دن (یعنی حشر کے دن) جب خلقِ خدا پر وہ دن طول پکڑے گا۔

۸۔ لہٰذا ایک امیدوارِ رحمت جس کا شعار اسلام ہے، اِس کا مستحق ہے کہ اُس دن آپؐ کے حضور ناکام نہ ہو۔

۹۔ اگرچہ قسمت نے آپؐ کے در تک حضوری سے بہت عرصہ تک محروم

رکھا اور سواریوں کی دشواری حاضری میں آڑے آتی رہی۔

۱۰۔ بالآخر آج ہمیں آپؐ کی خدمت میں ایک حاضری نصیب ہوگئی اور ہماری طرف سے ہمہ اوقات سلام کا ہدیہ پہنچتا رہے۔

۱۱۔ اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں پر زندہ اور مرنے کے بعد اور جس دن لوگ (میدانِ محشر میں) حساب کے لیے کھڑے ہوں۔

۱۲۔ اور آپؐ ہماری حفاظت فرمائیں سختیوں سے کیونکہ جس کی حفاظت کرنے والے آپؐ ہوں گے تو اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔

۱۳۔ ہم آپؐ کے پاس بہت دُور سے آئے ہیں۔ پس صاف ہوگئے ہم سے گناہ آپؐ کے ذریعے۔

۱۴۔ پس آپؐ اللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجیے ایسے وفد کے لیے کہ نہیں روکا ان کو آپؐ کی طرف آنے کے قصد سے ملامت کرنے والوں نے (یعنی ان کی ملامت ہم کو نہ روک سکی)

۱۵۔ (دعا) ایسی قوت و شوکت کے لیے جو دور رکھے دشمن کو، اور سواریاں سلامتی کے ساتھ یہاں بار بار آتی رہیں۔

۱۶۔ پس تمام فضل و کرم ہو، دبلی سواریوں پر آنے والے وفد کے لوگوں کا اکرام کرنے والے (یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ السلام) پر، اور آپؐ پر سلام ہو۔

مِن روضِ الفائق

يَا مَنْ يُّجِيبُ دُعَاءَ الْمُضطَرِّ فِي الظُّلَمِ
يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ
شَفِّعْ نَبِيَّكَ فِيْ ذُلِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ
وَاسْتُرْ فَاِنَّكَ ذُوْفَضْلٍ وَّذُوْكَرَمِ
وَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَسَامِحْنِيْ بِهَا كَرَمًا
تَفَضُّلاً مِّنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ
اِنْ لَّمْ تُغِثْنِيْ بِعَفْوٍ مِّنْكَ يَا اَمَلِيْ
وَاخَجْلَتِيْ وَاحَيَائِيْ مِنْكَ وَانْدَمِيْ
يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيْرِ وَمَنْ
لَّهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِيْ اَخِي النَّدَمِ
يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ
اَزْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ
سَادَ الْقَبَائِلَ فِى الْاَنْسَابِ وَالشِّيَمِ ؁

صَلّٰى عَلَيْهِ الَّذِىْ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً
عُلْيَاءَ اِذْ كَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَمِ ؁

صَلّٰى عَلَيْهِ الَّذِىْ اَعْلَاهُ مَرْتَبَةً
ثُمَّ اصْطَفٰهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ ؁

صَلّٰى عَلَيْهِ صَلٰوةً لَّا انْقِطَاعَ لَهَا
مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلٰى صَحْبٍ وَّذِىْ رَحِمٍ ؁

ترجمہ (۱) اے وہ پاک ذات جو مُضطر کی اندھیروں کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو مضرّتوں کو، بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

(۲) اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت میری ذلّت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بیشک تو احسان اور کرم والا ہے

(۳) میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے۔

(۴) اے میری امّید گاہ اگر تو اپنے عفوؔ سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے

کتنی خجالت ہوگی کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی۔

(۵) اے میرے رَبّ درود بھیج ہادی البشیر پر اور اُس ذات پر جس کے لیے شفاعت کا حق ہے۔ گناہگار اور ندامت والے کے حق میں"

(۶) اے ربّ درود بھیج اُس شخص پر جو قبیلۂ مُضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔

(۷) اے رَبّ درود بھیج اُس شخص پر جو ساری دُنیا سے افضل ہے اور اُس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔

(۸) جس پاک ذات نے اُس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اُس پر درود بھی بھیجے بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل"

(۹) وہی پاک ذات اُس پر درود بھیجے جس نے اُس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اُس کو اپنا محبوب بنانے کے لیے چھانٹا۔ وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنیوالی ہے۔

(۱۰) اُس کا مولیٰ اُس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اس کے بعد اُس کے صحابہ پر درود بھیجے اور اُس کے رشتہ داروں پر (روض الفائق)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

سلام

محمد الیاس برنی

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

یَا نَبِیَّ الْھُدٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

خَاتِمُ الْاَنْبِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

سَیِّدُ الْاَصْفِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

اَعْظَمُ الْخَلْقِ اَشْرَفُ الشُّرَفَا

اَفْضَلُ الْاَذْکِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَاجِبٌ حُبُّکَ عَلَی الْمَخْلُوْقِ

یَا حَبِیْبَ الْعُلَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

اَحْمَدُ لَیْسَ مِثْلُکَ اَحَدُ

مَرْحَبَا مَرْحَبَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

کُشِفَتْ مِنْكَ ظُلْمَةُ الظُّلَمَا

اَنْتَ بَدْرُ الدُّجٰی سَلَامٌ عَلَيْكَ

اِنَّكَ مَقْصَدِیْ وَمَلْجَائِیْ

اِنَّكَ مُدَّعَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَیِّدِیْ يَا حَبِيْبِیْ مَوْلَائِیْ

لَكَ رُوْحِیْ فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى الْمُصْطَفٰی

اَفْضَلُ الْاَنْبِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

الاسماءُ المنظومہ
لنبیِّ الرحمہ

(زائرِ حرم حمید صدیقی)

مُحمّدٌ سیّدُ الکونینِ والثّقلینِ
والفریقینِ مِن عُربٍ ومِن عجمٍ

یاایُّھا الّذین اٰمنوا صلّوا
علیہِ وسلِّموا تسلیما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ فِى السَّمَاءِ مَحْمُوْدٌ وَّفِى الْاَرْضِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ مَحْمُوْدٌ حَامِدٌ شَهِيْدٌ اَشْهَدُ مَشْهُوْدٌ شَاهِدٌ

مُشَفَّعٌ مُصْطَفٰى مُخْتَارٌ قَاسِمٌ مُجَابٌ مُجْتَبٰى مَامُوْنٌ عَالِمٌ

مُطَاعٌ مُّقْتَفِىْ اُمِّيٌّ شَافِىْ مُطِيْعٌ مُكْتَفِىْ مَقْصُوْدٌ كَافِىْ

مُقَدَّسٌ مُقْتَصِدٌ مَعْلُوْمٌ نَاهِىْ قَوِيٌّ قَيِّمٌ مِصْبَاحٌ مَاحِىْ

مُبَلِّغٌ بَالِغٌ مُصْلِحٌ مُزَكِّىْ اَبُو الطَّيِّبِ اَبُو الطَّاهِرِ مُقَفِّىْ

عَزِيْزٌ صَاحِبُ الْبُرْهَانِ مُنْجِىْ هُدًى وَّالْهَادِىْ مَهْدِيٌّ مُهْدِيْ

مَكِيْنٌ صَاحِبُ السُّلْطَانِ اٰمِرٌ مُضِيٌّ مُسْتَنَارٌ نُوْرٌ بَاهِرٌ

وَصُوْلٌ صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ كَامِلٌ اَصِيْلٌ مُّوْصِلٌ مَوْصُوْلٌ وَاصِلٌ

نَصِيْرٌ اَنْصَرُ مَنْصُوْرٌ نَاصِرٌ مَلِيْحٌ مُحْسِنٌ مَنْظُوْرٌ نَاظِرٌ

بَشِيْرٌ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى مُبَشِّرٌ نَذِيْرٌ مُنْذِرٌ ذَاكِرٌ مُذَكِّرٌ

وَكِيْلٌ مُنْتَقٰى مِفْتَاحٌ فَاتِحٌ كَفِيْلٌ صَاحِبُ الْاٰيَاتِ صَالِحٌ

غِيَاثٌ غَوْثٌ مَدْعُوٌّ مُقَدَّمٌ مُغِيْثٌ غَيْثٌ ذُوْعِزٍّ مُكَرَّمٌ

نَبِيُّ الرَّحْمَةِ اِكْلِيْلٌ مُؤْمِنٌ رَسُوْلُ الرَّاحَةِ مُحْيِىْ مُهَيْمِنٌ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ نَجْمٍ ثَاقِبٌ نَبِيُّ اللّٰهِ كَنْزُ اللّٰهِ عَاقِبٌ

صَفِيُّ اللّٰهِ عَيْنُ الْغُرِّ سَابِقٌ نَجِيُّ اللّٰهِ رُوْحُ اللّٰهِ سَائِقٌ

وَجِيْهٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ صَفْوَةُ اللّٰهِ عَفُوٌّ عِصْمَةُ اللّٰهِ حُجَّةُ اللّٰهِ

صِرَاطُ اللّٰهِ ذِكْرُ اللّٰهِ حَفِيٌّ كَرِيْمُ اللّٰهِ رُوْحُ اللّٰهِ وَلِيٌّ

خَلِيْلُ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ مَتِيْنٌ مُمِدٌّ عَيْنُ الْاَعْيَانِ مُعِيْنٌ

حَبِيْبُ اللّٰهِ نَبِيُّ اللّٰهِ حَسِيْبٌ اَمِيْنُ اللّٰهِ سَعْدُ اللّٰهِ حَبِيْبٌ

وَلِيُّ اللّٰهِ سِرَاجُ السَّالِكِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَا

نَبِيُّ التَّوْبَةِ طَيِّبٌ حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخُلْقِ ذُوْ مَجْدٍ كَرِيْمٌ

نَبِيُّ الْخَاتَمِ نُوْرُ الظَّلَامِ خَلِيْقٌ مُوْنِسٌ خَيْرُ الْمَقَامِ

شَفِيْعُ الْاُمَّةِ خَيْرُ الْاَنَامِ سِرَاجُ الظُّلْمَةِ بَدْرُ التَّمَامِ

رَسُوْلُ الْخَاتَمِ قَمَرُ التَّمَامِ سِرَاجُ الظُّلَمِ مِصْبَاحُ الظَّلَامِ

نَبِيٌّ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ مُقِيْمُ السُّنَّةِ عَيْنُ النَّعِيْمِ

طَهِيْرٌ طَاهِرٌ اَطْهَرُ مُطَهَّرٌ سَخِيٌّ مُعْطِيٌّ سَاقِيْ كَوْثَرٌ

شَفِيْقٌ صَاحِبٌ سَيِّدٌ مُجِيْبٌ فَصِيْحٌ نَاطِقٌ جَامِعٌ خَطِيْبٌ

ظَهِيْرٌ ظَاهِرٌ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ مُنَوَّرٌ لَامِعٌ اَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ

مُفَضَّلٌ اَفْضَلُ ذُوالْفَضْلِ فَاضِلٌ سَئُولٌ طَالِبٌ مَسْئُولٌ سَائِلٌ

نَقِيٌّ مُتَّقِي اَتْقَى تَمِيٌّ مَبَرٌّ بَرٌّ مَبْرُورٌ بَرِيٌّ

لَطِيفُ الرُّوحِ ذُوالْوَجْهِ الْجَمِيلِ ضِيَاءُ اللهِ مِصْبَاحُ السَّبِيلِ

اَحِيدٌ صَاحِبُ السَّيْفِ شَجِيعٌ وَحِيدٌ صَاحِبُ التَّاجِ رَفِيعٌ

رَسُولٌ مُّرْسَلٌ عَلَمُ الْيَقِينِ اَبُوالْقَاسِمْ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ

مُصَدِّقٌ صَادِقٌ صِدْقٌ اَمِيْنٌ رَؤُفٌ رَحْمَةٌ حَقٌّ مُّبِيْنٌ

عَقِيلٌ حَاكِمٌ عَاقِلٌ رَئِيسٌ حَكِيمٌ عَارِفٌ قَابِلٌ اَنِيسٌ

مُصَلِّ شَاكِرٌ مَسْعُودٌ صَائِمٌ مُوَحِّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ قَائِمٌ

حَرِيصٌ اُذُنُ خَيْرٍ اَعْظَمُ الْخَلْقِ رَحِيمٌ قَدَمُ صِدْقٍ اَكْرَمُ الْخَلْقِ

مُضِيفٌ وَاهِبٌ دَاعِيْ اَجِيرٌ رَسُولُ اللهِ مَعْرُوفٌ شَهِيرٌ

هُوَ الْمُزَّمِّلُ يٰسٓ طٰهٰ هُوَالْمُدَّثِّرُ حٰمٓ بُشْرٰى

شَرِيفٌ قَائِدُ الْخَيْرِ وَسِيمٌ حَشِيمٌ فَاتِحُ الْبِرِّ جَسِيمٌ

اِمَامٌ كَاشِفُ الْغُمَّهْ سَعِيدٌ

اَمِيرٌ صَاحِبُ الْحُجَّةِ حَمِيدٌ

ما اصاب قلوب الصحابة من وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صحابہ کرامؓ کے دلوں پہ کیا قیامت گزری تھی)

وقال ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب یبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت ابوسفیانؓ بن حارث بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پہ اشکبار ہوتے ہوئے کہا)

أَرِقْتُ وَبَاتَ لَيْلِي لَا يَزُوْلُ ... وَلَيْلُ أَخِي الْمُصِيْبَةِ فِيْهِ طُوْلُ

وَأَسْعَدَنِي الْبُكَاءُ وَذَاكَ فِيْمَا ... أُصِيْبَ الْمُسْلِمُوْنَ بِهِ قَلِيْلُ

لَقَدْ عَظُمَتْ مُصِيْبَتُنَا وَجَلَّتْ ... عَشِيَّةَ قِيْلَ قَدْ قُبِضَ الرَّسُوْلُ

وَأَضْحَتْ أَرْضُنَا مِمَّا عَرَاهَا ... تَكَادُ بِنَا جَوَانِبُهَا تَمِيْلُ

فَقَدْنَا الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيْلَ فِيْنَا ... يَرُوْحُ بِهِ وَيَغْدُوْ جِبْرَئِيْلُ

۱۔ مجھے نیند نہ آئی، اور میری رات ختم ہونے کا نام نہ لیتی تھی، اور مصیبت زدہ کی رات طویل ہوتی ہے۔

۲۔ اور مجھے بے ساختہ رونا آگیا، اور یہ آہ و بکا مسلمانوں پر آنے والی مصیبت کی نسبت معمولی ہے۔

۳۔ اُس وقت ہماری مصیبت بے پایاں ہوگئی جب کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔

۴۔ اور ہمارا علاقہ اُس مصیبت کی وجہ سے جو اُس کو پہنچی ہے قریب تھا کہ اِس کے اطراف و اکناف پر لرزہ طاری ہو جائے۔

۵۔ ہم سے وحی اور نزولِ قرآن کا سلسلہ مفقود ہو گیا جس کو صبح و شام جبرئیل امین لاتے تھے۔

وَذَاكَ أَحَقُّ مَا سَالَتْ عَلَيْهِ نُفُوسُ النَّاسِ أَوْ كَرُبَتْ تَسِيلُ

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُو الشَّكَّ عَنَّا بِمَا يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَمَا يَقُولُ

وَيَهْدِينَا فَلَا نَخْشَىٰ ضَلَالًا عَلَيْنَا وَالرَّسُولُ لَنَا دَلِيلُ

أَفَاطِمُ إِنْ جَزِعْتِ فَذَاكَ عُذْرٌ وَإِنْ لَمْ تَجْزَعِي ذَاكَ السَّبِيلُ

فَقَبْرُ أَبِيكِ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرٍ وَفِيهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُولُ

۶۔ یہ حادثۂ فاجعہ اس سے زیادہ مستحق ہے کہ اس پر لوگوں کا دم نکل جائے یا اسکے قریب نوبت پہنچ جائے۔

۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شک و ریب کو وحی الٰہی اور اپنے ارشادات عالیہ کی بدولت رفع فرماتے تھے۔

۸۔ ہمیں اُن کے ذریعہ ہدایت ملی ہے۔ ہماری ضلالت کا اندیشہ نہ لاحق ہو۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے دلیلِ راہ ہیں۔

۹۔ اے فاطمہؓ اگر تم جزع فزع کرو تو تمہارا عذر (واقعی) بڑا عذر ہے۔ اور جزع فزع نہ کرو، صبر کرو تو یہی اچھا طریقہ ہے۔

۱۰۔ تمہارے والد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی قبر (اطہر) تمام قبروں کی سردار ہے۔ اس میں سیّد عالم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آرام فرما ہیں۔ (الروض الانف للسهیلیؒ)

سلام عند زیارۃِ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر اس طرح سلام عرض کریں:

۱- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ — اے اللہ کے نبی آپ پر سلام
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ — اور اللہ کی رحمتیں اور اسکی برکتیں

اور یوں سمجھیں کہ آپ نے میرا سلام سُن لیا ہے اور میرے سلام کا جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے اس کے بعد پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہوسکے درود وسلام پڑھیں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

بار بار یہی الفاظ دُہراتے رہیں۔

۲- ایک متوسط اور پُرشوق سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ — اے اللہ کے پیغمبر آپ پر سلام اور
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ — اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں!
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَشْهَدُ — یا رسُول اللہ، میں آپ کے سامنے گواہی دیتا ہوں
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ — کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (کوئی عبادت
لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّكَ — اور بندگی کے لائق نہیں ہے) اور اسکا کوئی شریک
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ — ساجھی بھی نہیں ہے اور بلاشبہ آپ اسکے بندے
اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ — اور رسُول ہیں۔ اور میں اسکی بھی شہادت دیتا

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَيْرَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ خَلْقِهٖ ۝

ہوں اور انشاء اللہ قیامت میں اللہ کے سامنے بھی یہی شہادت دونگا) کہ آپ نے اسکا پیغام پہنچایا اور امانت کا حق ادا کر دیا۔ اور اُمت کی خیر خواہی میں کوئی کسر نہ رکھی اور گمراہی اور تاریکی کو بالکل دُور کر دیا۔ اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کا حق پوری طرح ادا کر دیا پس آپ کو آپکا مولا اس پوری اُمت کی طرف سے وہ، بہترین جزا دے جو کسی نبی کو اسکی اُمّت کی طرف سے اور کسی رسول کو اپنی مخلوق کی طرف سے اللہ نے دی ہو یا دینے والا ہو۔

حضرت ابوبکر صدّیقؓ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

حضرت عُمر فاروقؓ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

علّامہ یوسف النّبہانی

(المتوفی ۱۳۵۰ھ)

عَلٰی رَاْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ
عَلَتْ جَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ
لَدَی الطُّوْرِ مُوْسٰی نُوْدِیَ اَخْلَعْ وَاَحْمَدُ
عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُوْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِہٖ

اِس کائنات کے سر پر (یعنی آسمانوں پر) حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نعلِ مبارک (پہنچا)[1] ہے (پس) تمام مخلوق اِس کے زیرِ سایہ ہو کر بلند مرتبہ ہو گئی۔

کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ندا کی گئی کہ اپنے نعلین کو نکال دیجئے۔ لیکن احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عرش کے اوپر نعلینِ مبارک نکالنے کے لیے نہیں فرمایا گیا۔

[1] اشارہ ہے معراج النّبیؐ کی طرف

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ است
آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰؐ است
(اقبالؒ)

حصّہ سوم
(فارسی)

مدینہ کعبہ صفت محترم ز عالم شُد
بہ افتخارِ قیامِ تو یا رسولؐ اللہ

دلم خاک شد در رہِ شوقِ یارے
پسِ کاروان است مشتِ غبارے

ترحّم، ترحّم، خدارا ترحّم
بکویت رسیدہ غریب الدّیارے

فدایم، بجانِ گرامی فدایم
چنیں شہرِ خوبی، چنیں شہریارے

(حمید صدیقی لکھنوی)

اے کہ تو مجموعۂ خوبی بچہ نامت نامم

حافظ شیرازیؒ

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقّہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

علاّمہ اقبالؔ مرحوم

(المتوفی سنہ ۱۹۳۸ء)

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بُو
آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نورِ مصطفےٰؐ او را بہا ست
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰؐ ست

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست
محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰؐ بس
محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد
محمدؐ از تو می خواہم خدا را
الٰہی از تو عشقِ مصطفیٰؐ را

(مرزا مظہر جان جاناںؒ)

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نَفَس گُم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اَحمدِ مرسل کز و چرخ عُلُو یافتہ
نامۂ تِلکَ الرُّسُل فضلِ او یافتہ
(امیر خسروؔ)

زہے سعادتِ آں بندۂ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا و گہے بہ بیتِ رسول

اے بسرا پردۂ یثرب بخواب
خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب
(جامیؔ)

اگر خیریتِ دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدر گاہش بیا و ہر چہ میخواہی تمنّا کن

یا شفیع المذنبین بارِ گناہ آوردہ ام

بر درت ایں بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

چشم رحمت برکشا موئے سفیدِ من نگر

گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

(جامیؔ)

(ترجمہ) اے گنہ گاروں کے شفیع میں گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں۔

آپ کے درِ اقدس پر یہ بوجھ دوہری کمر پر لایا ہوں۔

آپ رحمت کی نظر سے میرے سفید بالوں کو دیکھیئے۔

اگرچہ ندامت کی وجہ سے مَیں سیاہ چہرہ لے کر آیا ہوں۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب

کہ صد سلام مرا بس یکے جوابِ تو

(ترجمہ) آپ ہر سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے لبِ مبارک کو زحمت نہ دیجیئے۔ بس میرے سو سلاموں کے جواب میں آپ کا ایک سلام کافی ہے۔

نعت

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(التوفی ۵۶۱ھ)

قصرِ رسالت از تو معمور — منشورِ لطافت از تو مشہور
خدامِ ترا غلام گشتہ — کیخسرو و کیقبا د و فغفور
در جملہ کائنات گویند — صلوٰۃِ تو تا د میدنِ صور
معراجِ تو با قابَ قوسین — جبریل بہ راہ بماندہ دور
ہم حلقہ بگوشِ تُست غلماں — ہم بندۂ کمترینِ تو حور
بنوشتہ خدائے پیش از آدم — از بہرِ رسالتِ تو منشور
از ہیبتِ غیرتِ تو موسیٰؑ — دیدارِ خدا نہ دید برطور
روشن زِ وجودِ تست کونین — اے ظاہر و باطنت ہمہ نور
اے سیّدِ انبیاءِ مُرسَل — وے سرورِ اولیائے مستور
گُل از عَرقِ تو یافتہ بوئے — شُد شہد در اندرونِ زنبور
ہر کس بہ جہاں گناہگارست — گشتہ بہ شفاعتِ تو مغفور
محی بہ غلامئے تو زد لاف — از راہِ کرم بدار معذور

بیت

سیّدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ

﴿المتوفی ۵۶۱ھ﴾

چو ذرّہ ذرّہ شود ایں تنم بہ خاکِ لحد
تو بشنوی صلوٰت از جمیعِ ذرّاتم
سلام گویم و صلوٰۃ بر تو ہر نفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم

(۱) اگر میرے جسم کا ریزہ ریزہ قبر کی مٹی میں مل جائے تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذرّوں سے درود و سلام کی آواز سنیں گے۔

(۲) میرا ہر سانس آپ پر درود و سلام پڑھتا ہے، آپ اپنے کرم سے میرے اس درود و سلام کو قبول فرمالیں۔

مثنوی

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

﴿المتوفی ۸۹۸ھ﴾

(۱) ز مہجوری برآمد جانِ عالم
ترحّم یا نبی اللہ ترحّم

(۲) نہ آخر رحمۃ لّلعالمینی
ز محروماں چرا غافل نشینی

(۳) ز خاک اے لالۂ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

(۴) بروں آور سر از بردِ یمانی
کہ روئے تست صبحِ زندگانی

(۵) شبِ اندوہِ مارا روز گرداں
ز رُویت روزِ ما فیروز گرداں

(۶) بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بَسر بر بند کا فوری عمامہ

(۷) فرود آویز از سر گیسواں را
فگن سایہ بپا سروِ رواں را

(۸) ادیم طائفے نعلینِ پا کن
شراک از رشتۂ جاں ہائے ما کن

(۹) جہانے دیدہ کردہ فرشِ رہ اند
چو فرش اقبالِ پابوسِ تو خواہند

(۱۰) ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ
بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ

(۱۱) بدہ دستی ز پا افتادگاں را
بکن دلداریئے دل دادگاں را

(۱۲) اگرچہ غرقِ دریائے گناہم
فتادہ خشک لب بر خاکِ راہم

(۱۳) تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے
کُنی برحالِ لب خشکاں نگاہے

(۱۴) خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدم
بدیدہ گرد از کویت کشیدم

(۱۵) بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم
چراغت را زجاں پروانہ کردیم

(۱۶) بگرد روضہ ات گشتیم گستاخ
دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ

(۱۷) زدیم از اشکِ ابرِ چشمِ بے خواب
حریمِ آستانِ روضہ ات آب

(۱۸) گہے رفتیم زاں ساحت غبارے
گہے چیدیم زو خاشاک و خارے

(۱۹) ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم
وزیں برریشِ دل مرہم نہادیم

(۲۰) بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم
ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم

(۲۱) ز محرابت بسجدہ کام جستیم
قدم گاہت بخونِ دیدہ شستیم

(۲۲) بپائے ہر ستوں قد راست کردیم
مقامِ راستاں درخواست کردیم

(۲۳) زداغِ آرزویت بادلِ خوش
زدیم از دل بہر قندیل آتش

(۲۴) کنوں گرتن نہ خاکِ آں حریم ست
بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست

(۲۵) بخود درماندہ ام از نفس خودر اے
ببیں درماندۂ چندیں بہ بخشاے

(۲٦) اگر نہ بود چو لطفت دست. یارے
ز دستِ ما نیاید ہیچ کارے

(۲۷) قضا می افگند از راہِ مارا
خدارا از خدا درخواہ مارا

(۲۸) کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے
دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے

(۲۹) چوہولِ روزِ رستاخیز خیزد
بآتش آبروئے ما نہ ریزد

(۳۰) کند با ایں ہمہ گمراہئ ما
ترا اذنِ شفاعت خواہئ ما

(۳۱) چو چو گاں سرفگندہ آوری روے
بمیدانِ شفاعت اُمّتی گوے

(۳۲) بحسنِ اہتمامت کارِ جامی
طفیل دیگراں یابد تمامی

❁❁❁

ترجمۂ اردو

مولانا اسعد اللہ رح

(۱) آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے اللہ کے نبی رحم فرمایئے، رحم فرمایئے۔

(۲) آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں، ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

(۳) اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خوابِ نرگسیں سے ذرا بیدار ہو جایئے۔

(۴) اپنے سرِ مبارک کو یمنی چادر سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

(۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی عطا فرما دیجئے۔

(۶) جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

(۷) اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسم انور کا سایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے)

(۸) حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی نعلینِ مبارک زیب پا کیجئے اور ان کے تسمے ہمارے رشتۂ جان سے بنایئے۔

(۹) تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۱۰) حجرۂ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھئے، راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔

(۱۱) عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

(۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔

(۱۳) آپ ابرِ رحمت ہیں، شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم ڈالی جائے۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمتِ گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچۂ پاک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

(۱۵) مسجد نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجالاتے، روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جاں حزیں کو پروانہ بناتے۔

(۱۶) آپ کے روضۂ اطہر اور گنبد خضراء کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہ ہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

(۱۷) حریم قدس اور روضۂ پرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

(۱۸) کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دیکر گرد وغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

(۱۹) اس گرد وغبار سے ہم سیاہ پتلی کی روشنی حاصل کرتے اور خس وخاشاک سے دل کے زخموں کا مرہم بناتے۔

(۲۰) آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مَل مَل کر زرین وطلائی بناتے۔

(۲۱) آپ کے مصلائے مبارک اور محراب شریف میں نماز پڑھ کر تمنائیں پوری

کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلیٰ میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

(۲۲) آپ کی مسجد کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دعا کرتے۔

(۲۳) آپ کی دلآویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

(۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور میں نہیں ہے مگر بحمد اللہ روح وہیں ہے۔

(۲۵) میں خود اپنے نفس خودرائے سے عاجز ہوں، ایسے بے کس کی طرف التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔

(۲۶) اگر آپ کا لطف ہمارا مددگار نہ ہوگا تو ہم سے کوئی کام بھی نہ ہو سکے گا۔

(۲۷) ہماری بدبختی ہمیں راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے، خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

(۲۸) دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اولاً پختہ یقین و اعتقاد والی زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں پیش آئیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نار دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

(۳۰) اور ہماری تمام غلط روی اور گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائے۔

(۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسن اہتمام سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

نعت

مولانا عبدالرحمٰن جامی

﴿المتوفی ۸۹۸ھ﴾

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن
ز احوالم محمدؐ را خبر کُن

ببر ایں جانِ مشتاقم در آنجا
نثارِ روضۂ خیر البشر کُن

توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ
ز روئے لطف سوئے من نظر کُن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کُن

نعت

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

﴿المتوفی ۸۹۸ھ﴾

گل از رخت آموختہ نازک بدنی را
بلبل ز تو آموختہ شیریں سخنی را

ہر کس کہ لبِ لعلِ ترا دیدہ بہ دل گفت
حقا کہ چہ خوش کندہ عقیقِ یمنی را

خیّاطِ ازل دوختہ بر قامتِ زیبا
در قدِّ تو ایں جامۂ سروِ چمنی را

در عشقِ تو دندان شکست است بہ الفت
تو جامہ رسانید اویسِ قرنیؓ را

از جامیٔ بے چارہ رسانید سلامے
بر درگہِ دربارِ رسولِ مدنی را

ثنائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ سعدی شیرازیؒ

(المتوفی ۶۷۵ھ)

عرش است مکیں پایہ ز ایوانِ محمدؐ
جبریلِ امیں خادمِ دربانِ محمدؐ

آں ذاتِ خداوند کہ مخفی است بعالم
پیدا و عیان است بچشمانِ محمدؐ

توریت کہ بر موسیٰؑ و انجیل بر عیسیٰؑ
شد محو بہ یک نقطۂ فرقانِ محمدؐ

از مہرِ شفاعت چہ اولو العزم چہ مُرسل
درحشر زند دست بہ دامانِ محمدؐ

یک جاں چہ کند سعدیِ مسکیں کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمدؐ

نعت

سلطان المشائخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ

﴿المتوفی ۷۲۵ھ﴾

صبا بسوئے مدینہ رُو کن ازیں دعا گو سلام برخواں
بگردِ شاہِ رُسُل بگرد و بصد تضرّع پیام برخواں

بباب رحمت گہے گذر کن بباب جبریلؑ گہ جبیں سا
سلامِ رَبّی علٰی حبیبیؐ گہے بباب السلام برخواں

بہ ہِنہ بچندیں ادب طرازی سَرِ ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃِ وافر بہ روحِ پاکِ جنابِ خیر الانام برخواں

بشو زِ من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر آں جا
بلحنِ خوش سورۂ محمد تمام اندر قیام برخواں

بلحنِ داؤد ہمنوا شو بنالۂ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبرؐ ایں غزل رازِ عبدِ عاجز نظامؒ برخواں

نعت

شمس تبریزیؒ

یارسول اللہ! حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاک و بے ہمتا توئی

نازنین حضرتِ حق صدرِ بزمِ کائنات
نورِ چشمِ انبیا چشم و چراغِ ما توئی

در شبِ معراج بودت جبرئیل اندر رکاب
پانہادہ برسریرِ گنبدِ خضریٰ توئی

یارسول اللہ! تو دانی اُمّتانت عاجز اند
عاجزاں را پیشوا و رہنمائے ما توئی

شمس تبریزیؒ چہ داند نعت گوئی ہائے تو
مصطفیٰؐ و مجتبیٰؐ و سیّدِ اعلیٰ توئی

نعت

جگر مراد آبادی

(التوفی ۱۹۶۰ء)

اے از لبِ صادقت شنیدہ   نادیدہ خدا خدائے دیدہ
اے مثلِ تو در جہاں نگارے   یزداں دگرے نہ آفریدہ
اے آنکہ بہ امتزاجِ کامل   در جملہ صفات، برگزیدہ
تو پرتو حسنِ ذات و از تو   یک شمہ بہ دیگراں رسیدہ
اے بے ہمہ خلق و باہمہ خلق   اے از ہمہ خلق برگزیدہ
آں خیر کہ بود در زمانت   بعد از تو زمانہ ہم ندیدہ
در عشق و وفا یکے مثالے   نَے دیدہ و نے زکس شنیدہ
امروز ببیں کہ مرد ماں را   کارے بہ ہلا کتے رسیدہ

مشرق ہمہ پُر ز فتنہ و شر
مغرب ہمہ مست و سرکشیدہ

اے آنکہ زشوق بے نہایت حق را ہمہ آشکار دیدہ
طے کردہ مراحل و منازل تا سدرہ بہ ساعتے رسیدہ
وز سدرہ بہ منتہائے قوسین باعظمتِ خاص رہ بریدہ

اے آنکہ درون پردۂ راز
از خویش بہ خویشتن رسیدہ

کے عقل تواں رسد بہ پایاں ہم عشق ہنوز نا رسیدہ
لولاک لما خلقت الافلاک در مدحِ تو جانِ ہر قصیدہ
اے اسمِ تو حرزِ جانِ عشاق اے ذکرِ تو، نورِ قلب و دیدہ
اے بر تو نثار، شرمِ عصیاں اے بر تو فدا دلِ تپیدہ
یک گوشۂ چشمِ التفاتے بر امتیانِ غم رسیدہ
رحمت بہ اشارۂ تو جوشاں جنت بہ نگاہت آرمیدہ
استادہ بہ پیشِ بارگاہت پیرے بہ رُخ آستیں کشیدہ

شاید جگرِ حزیں ہمیں است
از بارِ گنہ کمر خمیدہ

نعت

مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ

بر سرم کوہِ گناہے یارسول اللہؐ
پیشِ لطفت برگِ کاہے یارسول اللہؐ

بر منِ خستہ جگر ہم کن کرم
از سرِ لطفِ نگاہے یارسول اللہؐ

گر سلامِ ما چو یابد یک جواب
بس بود ایں عزّ و جاہے یارسول اللہؐ

نیست در کونین ہمچو من گدا
درِ دو عالم چوں تو شاہے یارسول اللہؐ

بر درت باپشتِ دو تا آمدم
بستہ ام بارِ گناہے یارسول اللہؐ

بر درِ فیضت رسیدم کن نگاہ
برچنیں حالِ تباہے یارسول اللہؐ

نعت (غیر مطبوعہ)

علامہ اقبالؒ

﴿المتوفی ۱۹۳۸ء﴾

اے کہ بر دلہا رموزِ عشق آساں کردہ ای
سینہ ہارا از تجلّی یوسفستاں کردہ ای

اے کہ صد طور است پیدا از نشانِ پائے تو
خاکِ یثرب را تجلّی گاہِ عرفاں کردہ ای

اے کہ بعد از تو نبوّت شد بہر مفہوم شرک
بزم را روشن زنورِ شمعِ عرفاں کردہ ای

اے کہ ہم نامِ خدا بابِ دیارِ علمِ تو
اُمّیے بودی و حکمت را نمایاں کردہ ای

فیضِ تو دشتِ عرب را مطمحِ انظار ساخت
خاکِ ایں ویرانہ را گلشن بداماں کردہ ای

دل نہ نالد درفراقِ ماسوائے نور تو
خشک چوبے را زہجرِ خویش گریاں کردہ ای

بشکریہ ششماہی ''السیرۃ'' عالمی، مئی ۲۰۰۳
بحوالہ روداد انجمن حمایت اسلام لاہور، ۱۹۰۲ء، صفحہ ۳۲

نعت

مرزا مظہرِ جان جاناںؒ

والشمس نگر عارضِ تابانِ محمدؐ
والیل ببیں کاکل پیچانِ محمدؐ

بردند مرا سوئے جناں حور و ملائک
گفتند کہ این است ثنا خوانِ محمدؐ

من جانبِ شاہانِ زماں روئے نیارم
در یوزہ گرستم، ز گدایانِ محمدؐ

در وصفِ گُلِ قدس کنم نغمہ سرائی
من بلبلِ خوش لہجہ دبستانِ محمدؐ

ترساں نشود از المِ نارِ جہنم
آنکس کہ زند دست، بدامانِ محمدؐ

ایں حجتِ دعویٰ مسلمانیٔ مابیں
داریم بدل، الفتِ یارانِ محمدؐ

مظہر چہ تواں کرد بیاں وصفِ جمالش
شد خالقِ کونین، ثنا خوانِ محمدؐ